UNIVERSAL LIBRARY
OU_232731
UNIVERSAL LIBRARY

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

نسخه اصول شرع میرو شاستر

مؤلفه

میگناٹن صاحب واقع تاریخ نهم

ماه اپریل سنه ۱۸۵۸ع مطابق یازدهم ماه

شعبان سنه ۱۲۷۴ هجری بمقام اگره بکرمه

حاجی محمد حسن

در مطبع حسنی باهتمام سید حسن علی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرع شریف محمدیؐ

ازروی شرع شریف محمدیؐ کے درباب وراثت کے درمیان مال غیر منقولہ اور منقولہ اور موروثی اور اپنے حاصل کئے ہوئے کے کچھہ فرق نہین ہے

بسبب زیادتی عمر کے کچھہ حق زیادہ نہین ہوتا — تمام بیٹے خواہ کتنے ہی ہون برابر ورثہ لیتے ہین

حصہ بیٹی کا نصف ہی بیٹے کی حصہ سے کہ وہ باہم وارث ہون

وصیت نامہ جو لکہا گیا ہو بیچ حق ایک بیٹے یا ایک وارث کے وہ ناجائز ہی بےرضامندی اور بیٹون یا وارثون کے

قرضہ کا دعوے سے قبل از دعوی وصیت کے اور وصیت جو زیادہ نہو تیسرے حصہ مال وصیت کرنیوالے کے سے

تو لازم ہے کہ ادا کی جاوے پیش از تقسیم ترکہ کے

بسبب غلامی اور قتل مورث اور اختلاف دین اور اختلاف متابعت حاکم کے ورثہ جاتا رہتا ہے

لیکن وہ شخص جو مسلمان نہین ہین وارث ہوسکتے ہین اپنے ہم مذہبونکی اور مسلمانونکو اختلاف متابعت حاکم کا ورثہ سے خارج نہین کرتا

مال ایک شخص متوفی کے وہ لوگ جو مختلف رشتہ اوس سے رکہتے ہین وارث ہوتے ہین باہم بموجب اپنے علیحدہ علیحدہ مقرری حصون کے اور کچھہ اعلی کی طرف جاتا ہی اور کچھہ اسفل کیطرف آتا ہی اقربا و غیرہ

بیٹا کسی شخص متوفی کا بجای اوس متوفی کے نہین تصور کیا جاتا

اگر وہ شخص اپنے باپ کے آگے مرگیا ہو — اوسکو وہ جای نہین حاصل ہوگے جو اوسکی باپکو ہوتی بعد موت

اوسکی زندگی سکے بلکہ وہ خارج کیا جاویگا ورثہ سے اگر اسکا چچا ہووے مثلاً عمر سے دادا اور
زید باپ اور بکر ہی بیٹا ــــــ اگر زید یعنی باپ بکر کا فوت ہووے زندگی مین عمر یعنی دادا کی تو اس
صورتمین بکر یعنے بیٹا زید کا بجای اپنے باپ یعنے زید کے نہین ہوگا بلکہ مال دیا جاویگا عمر کے اور بیٹونکو
بیٹے اور پوتے اور اونکی اولاد گو وہ کتنی ہی نیچے ہوتی جاوین اور اوحصونکیواسطے کوی خاص حصہ ١٠
نہین مقرر کیا گیا ہی عام قاعدہ ہے کہ اونکو تمام مال ملجاتا ہے بعد اسکے کہ مقرری حصہ دار
اپنا حصہ پا چکین بشرطیکہ بیٹیان نہ ہوان اور اگر بیٹیان ہووین تو ہر ایک بیٹی وہ لیتی ہے نصف حصہ
نسبت بیٹے کے مثلاً جس صورتمین باپ اور ما اور شوہر یا زن اور بیٹیان ہووین تو بیٹونکا حصہ بہت
کم رہ جاتا ہے لیکن جس صورتمین مقرری حصہ دار نہووین اور نہ بیٹیان ہون تو تمام مال بیٹونکو پہونچتا ہی
لازم ہے کہ والدین اور اولاد اور شوہر اور زوجہ حصہ پاوین تمام صورتونمین اگرچہ اور وارث کتنی ہی ہون ١١
یا کتنا ہی قریب یا دور کا رشتہ رکہتے ہون
یہہ عام قاعدہ ہے کہ بہائی کا دوچند حصہ بہن سے ملتا ہی ــــ مگر یہہ قاعدہ اس صورت مین نہین کہ ١٢
بہائی اور بہن ایک ماں سے ہون اور باپ مختلف ہون،
حصہ ان حصہ دارونکا جو مقرری ہین نہ حصہ اونکا جو غیر مقرری ہین بیان ہو سکتا ہی تحقیقاً لکن حصہ انکا
جو کہ حصہ دار مقرری ہین اور غیر مقرری بہی ہین نہین بیان کیا جا سکتا ہے عام طور پر اور لازم ہے کہ
درست کیا جاوے بلحاظ ہر ایک موقع کے ــــــ مثلاً بیچ مقدمہ شوہر اور زوجہ کے جو صرف مقرری
حصہ دار ہین تو حصہ انکا مقرر کیا گیا ہے سب صورتونمین جو واقع ہووین لکن درصورت ہونے بیٹون انہوںکے
جو بعضے موقع پر مقرری حصہ پاتی ہین اور بعضے موقع پر غیر مقرری ۔ بیچ مقدمہ باپ اور دادا کے جو کہ
بعضے صورتونمین مقرری حصہ پاتے ہین اور بعضی مین غیر مقرری تو تعداد ان کے حصہ منحصر ہے اوپر
درجہ رشتہ کے اور وارثون کے اور اونکی تعداد کے

فصل دوسری بیچ حصہ داردن غیر مقرری کے

بیوہ کو آٹھواں حصہ اپنے شوہر کے مال سے ملتا ہے جبکہ اولاد یا بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور ہوتی جاوین موجود ہوں اور جبکہ کوئی نہو تو چہارم حصہ ملتا ہے

شوہر کو چوتھائی حصہ اپنی زوجہ کے مال سے پوہنچتا ہی جبکہ اوسکی یا اوسکے بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور کے رشتہ کی موجود ہوں اور جس صورت میں کوئی نہو تو نصف مال پوہنچتا ہے

جس صورتمین کوئی بیٹا نہو اور صرف ایک بیٹی ہو تو اوسکے حصہ مین نصف مال پوہنچتا ہی بطریق حصہ مقرری کے

جس صورتمین کوئی بیٹا نہو اور دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو اونکو دو تہائیاں مال کے پوہنچتی ہین بطریق حصہ مقرری کے

جس صورتمین بیٹا اور بیٹی نہ ہووین نہ پوتا ہو تو پوتیونکو پوہنچتا ہے مانند بیٹیوں کے یعنی نصف حصہ ایک کا اور تین حصونمین سے دو حصہ مین دو یا زیادہ کے

جس صورتمین ایک بیٹی ہو تو پوتیونکو چھٹا حصہ پوہنچتا ہے لیکن اگر دو یا زیادہ بیٹیاں ہووین تو بیٹے کی پوتیونکو کچھہ نہین پوہنچتا

جس حالت مین ایک پوتا ہو یا بیٹے کا پوتا ہو پوتیونکو نصف حصہ پہنچتا ہے بہ نسبت حصہ پوتے یا پوتیکے بیٹے بھائیوں اور بہنوں کو کچھہ حصہ نہین پہنچتا ہی مالکا جس صورتمین بیٹا یا پوتا کتنا ہی دور رشتہ کا ہووے اور یا جس حالتمین باپ ہو یا دادا ہو

جس حالتمین سگے بھائی اور بہن ہوں تو ہر ایک بہن لیتی ہے نصف حصہ بہ نسبت حصہ بھائیوں کے اور جیسکہ یہہ اسحالتمین حصہ دار غیر مقرری ہین تو تعداد انکی حصہ کا بیش و کم ہوتا ہی بموجب کمی اور بیشی اور حصہ داروں کے در صورت نہونی بیٹوں اور پوتونکے اور بیٹیونکے اور پوتیونکے اگر ایک بہن ہو اور کوئی سگا بھائی نہو تو نصف مال پہنچتا ہے اوسکو

۴۴ درصورت نہونے بیٹون اور پوتون اور بیٹیون اور پوتیون کے اگر دو یا زیادہ بہنین ہون اور کوئے حقیقی بہائی نہو تو انکو تین حصہ مال مین سے دو حصہ پہونچتے ہین

۴۵ جسحالتمین بیٹیان یا پوتیان ہون اور بہائی نہون تو بہنونکو پہنچتا ہے جو کچہہ باقی رہے بعد تقسیم حصہ بیٹیون یا پوتیونکے ——— یہہ بقیہ آدہا ہوتا ہے اگر صرف ایک بیٹی یا پوتی ہو اور تیسرا حصہ ہوتا ہی اگر دو یا زیادہ بیٹیان یا پوتیان ہون

۴۶ درمیان سوتیلے بہائیون اور سوتیلے بہنونکے فرق ہے ——— سوتیلی بہائی اور سوتیلی بہنین جو صرف ایک باپسے ہین تو وہ وارث نہین ہوسکتے سوتیلے بہائی کے مالکی جس صورتمین اُسکے بہائے اور بہن ایک ماباپسے ہون لیکن وہ جو صرف ایک ہی ماسے ہون اور باپ مختلف ہون تو وہ وارث ہوتے ہین سگے بہائیون کے ساتہہ

۴۷ جس صورتمین کہ صرف ایک سگی بہن ہو تو سوتیلی بہنین صرف ایک باپسے چہٹا حصہ لیتے ہین بطریق اپنے حصہ مقرری کے بشرطیکہ اُن کے کوئی بہائی حقیقی نہ ہون

۴۸ جس صورت مین کہ دو یا زیادہ بہنین ہون ایک ہی ماباپسے تو سوتیلے بہنین صرف ایک باپسے کچہہ نہین لیتے ہین اگر اونکی سگا بہائی نہون

۴۹ جس صورتمین کہ سوتیلی بہنین ایک باپسے رکہین ایک حقیقی بہائی تو ہر ایک کو اُنمین سے پہنچتا ہی آدہا حصہ نسبت حصہ بہائی اُسکے

۵۰ درمیان سوتیلے بہائیون اور بہنون کے جو ایک ماسے ہون کچہہ فرق نہین ہوتا زن و مرد ہونے سے بابت حصہ کے برعکس اُن بہائی بہنونکے جو ایک ہی ماباپسے ہون یا ایک باپسے لکن عام قاعدہ دو چند حصہ مرد کا عمل مین آتا ہے نسبت اونکی اولاد کے

۵۱ جس حالتمین صرف ایک بہائی ہو ایک ہی ماسے یا ایک بہن ہو اُسی ماسے تو چہٹا حصہ بہائی یا بہن کے بشرطیکہ متوفا کی اولاد نہو نہ بیٹے کی اولاد ہو اور نہ باپ ہو نہ دادا ہو اور جس صورتمین دو یا

زیادہ ہون ماکے اولاد سے تو اونکا تیسرا حصہ ہوگا

جس صورت مین ایک بیٹا ہو شخص متوفا کا یا پوتا کتنے ہی بعید رشتہ کا ہو تو باپکو چھٹا حصہ ملیگا

جس صورت مین اولاد ہو یا بیٹے کی اولاد ہو کتنی ہی دور رشتہ کی یا دو یا زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو ماکو چھٹا حصہ ملیگا

جس صورت مین اولاد نہو نہ بیٹے کی اولاد ہو اور صرف ایک بھائی یا بہن ہو تو ماکو پونہچتا ہی تیسرا حصہ زوجہ کے یا شوہر کے ساتھ جس صورت مین کہ اوسکا دادا حصہ لینے والا ہو بجاے باپکے لکن صرف بقیہ کا تیسرا حصہ پونہچتا ہی بعد حصہ پانے زوجہ یا شوہر کے جسصورت مین باپ حصہ لینے والا ہو

دادا کو کچھ حصہ نہین پونہچتا مال مین سے جس صورت مین باپ موجود ہے

جبکہ بیٹا متوفا کا ہووے یا پوتا کتنی ہی دور رشتہ کا ہووے اور باپ نہو تو دادا کو چھٹا حصہ پونہچتا ہے

دادیون یا نانیونکو کچھ نہین پونہچتا جبکہ ما حیات ہو اور نہ دادیان وارثہ ہو سکتی ہین اگر باپ زندہ ہووے دادیان کسے درجہ کی کیون خارج ہوتی ہین دادا کی ہوتے ہوے لیکن صرف باپکی ما خارج نہین ہے کیونکہ اوسکا رشتہ دادا کے سبب نہین ہے

حصہ نانیکا چھٹا ہی اور یہی حصہ دادیکو بہی ملتا ہے جس صورت باپ نہو

دو یا زیادہ یا نانیان برابر درجہ کے برابر حصہ لیتے ہین چھٹا

لیکن دادیان یا نانیان جو کہ رشتہ مین قریب ہین شخص متوفا سے تو وہ خارج کرتے اون دادیونکو یا نانیونکو جو کہ دور کا رشتہ رکھتے ہین

نانا نانا اور ما نانا کی مستحق نہین ہین حصہ مقرریکی کیونکہ وہ فرضی بزرگوار کہلاتے ہین اور وہ شامل نہین حصہ داران مقررے یا غیر مقرری مین

فصل سیوم درباب دور کے رشتہ دارونکے

جس حالتمین کہ بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی کتنی ہی بعید رشتہ کی نہون نہ باپ ہو نہ دادا ہو نہ کوئی اور

سے درجہ کا اور دادا ہو نہ نانا نہ نانی نہ دادی نہ کوئی اور اوپنچے درجہ کی دادی نہ بیوہ نہ شوہر نہ بیٹا
خواہ سوتیلے خواہ حقیقی نہ بیٹے بہائی حقیقی یا سوتیلے جو صرف ایک ہی باپ سے ہوں کتنے ہی بعید
رشتہ کے نہ بہن خواہ سوتیلی خواہ حقیقی نہ چچا نہ چچا کا بیٹا کتنی ہی دور رشتہ کا تمام جنہیں کہلاتے
ہیں یا تو حصہ دار مقرری یا غیر مقرری تو بیٹیونکی اولاد اور پوتیونکی اولاد وارث ہوتے ہیں ——
یہہ لوگ دور کے رشتہ دار ونمیں اول درجہ کے کہلاتے ہیں

۴۴ درصورت نہونے تمام ان شخصونکے جنکا اوپر ذکر ہے نانا اور دادیاں اور نانیاں اس قسم کے
جو کہ نہ حصہ دار مقرری ہیں نہ غیر مقرری ورثہ لینگے اور یہہ دور کے رشتہ دار ونمیں دوسری درجہ کے کہلاتی ہیں

۴۵ درصورتیکہ یہہ بہی نہوں تو اولاد بہن کی اور بہتیجیاں اور اور بیٹے ایسے بہائیوں کے جو صرف ایک ہی ماں کے
ہوں ورثہ لیتے ہیں اور یہہ دور کے رشتہ دار ونمیں سے تیسری درجہ کہلاتے ہیں

۴۶ درصورت نہونے انکے پہوپہیاں اور چچا باپ کی طرف کے ماموں اور خالہ وارث ہوتے ہیں اور یہہ دور کے
رشتہ دار ونمیں سے چوتہی درجہ کے کہلاتے ہیں

۴۷ درصورت نہونے انکی کے اولاد ایسی پہوپی اور چچا کی اور اولاد ایسے ماموں اور خالہ کی جو صرف ایک
ہی ماں سے ہوں وارث ہوتی ہیں

۴۸ قواعد جو اوپر گذرے عام صورتونمیں جاری نہیں درباب دور کے رشتہ دارونکی باعتبار حصہ دارون
غیر مقرری کی —— اگر مال جسکا ترکہ ہونا چاہیے ملکیت ہو کسی آزاد غلام کی تو آزاد کرنیوالا اور وارث
آزاد کرنیوالیکے ورثہ لیتے ہیں بسبب ترجیح انکی کے اور دور کے رشتہ دارون متوفی کے

۴۹ قاعدہ ہیچ اول درجہ دور کے رشتہ دارون متوفا کے یہہ ہے کہ وہ لیتے ہیں از روئی قریب ہونے
رشتہ کے اور جبکہ رشتہ میں برابر ہوں تو وہ جو دعوی رکہتے ہیں بسبب وارث کے ترجیح رکہتے ہیں
اوپر جنکا دعوے طفیل وارث کے نہیں ہے —— مثلا پوتے کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا برابر

ہین رشتہ مین ساتھہ داداکے لیکن اول کو ترجیح ہے اسسبب سے کہ پوتی وارث ہے اور نواسی وارث
نہین ـــــــ اگر تہوڑلیسی اس قسم کی اولاد مین سے برابر کے درجہ کے ہون اور تمام برابر ہون
بلحاظ ان شخصونکے جنکے طفیل سے وہ دعوی کرتے ہین ایکی جنس بزرگوار کے درجہ مین مختلف
ہون یعنی مرد و زن ہون تو ورثہ ہوگا بموجب جنس بزرگوارون کے ایسے اختلاف مین مثلاً دو ہیا ہین
نواسی کے بیٹے کی دوچند حصہ لینگی بہ نسبت دو بیٹی نواسی کے بیٹی کی کیونکہ ایک بزرگوار پہلے
کا مرد تہا اور اوسکا حصہ عورت سے دوچند تہا

ورثہ بلحاظ دوسرے درجہ کے رشتہ دارون دوسری قسم کا بہی مقرر کیا جاتا ہے ایسی طور پر
یعنی بذریعہ قریب ہونے رشتہ کے اور طور رشتہ داری اور جنس ان شخصونکے جنکے سبب سے
دعوی کیا گیا ہے جسحالتمین کہ دعوے کرنیوالے رشتہ رکہتے ہون ایک ہی طرف سے لیکن جبکہ
طرفین رشتہ کے مختلف ہون تو تین حصونمین سے دو حصہ باپکی طرف والونکو دیئے جاتے ہین
اور ایک حصہ ماکی طرف والونکو بغیر لحاظ جنس دعوے کرنیوالونکے

یہی قاعدہ عمل مین آتے ہین بلحاظ تیسرے درجہ کے دوسرے رشتہ دارونکی مانند پہلے درجہ کے
رشتہ دارونکی مثلاً بہتیجے کی بیٹی اور بہانجے کا بیٹا برابر ہین رشتہ مین دادا سے لیکن اول کو
ترجیح ہوگی اسسبب سے کہ بہتیجا وارث حصہ غیرمقرر کا ہی اور جسصورتمین وہ برابر ہین اس لحاظ
مین تو قاعدہ جو کہ لکہا گیا ہے واسطے اول کے درجہ کے رشتہ دارونکے وہ عمل مین آسکتا ہے
اسصورت مین بلحاظ چوتہے درجہ کے رشتہ دارونکے جو کچہہ کہا جا سکتا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر
طرفین رشتہ کے برابر ہون تو سگے چچا اور خالاؤنکو ترجیح ہے سوتیلونپر اور وہ جو کہ رشتہ
رکہتے ہین صرف بسبب باپ کے ترجیح دیئے گئے ہین انپر جو کہ صرف بسبب ماکے رشتہ رکہتے ہون لیکن
جبکہ رشتہ برابر ہو مثلاً اسصورتمین کہ دعوے کرنیوالے حقیقی ماموا اور ہوا مرتبہ

سے ہے کہ مرد کو دوچند حصہ ملیگا عورت سے لیکن جس صورتمین ایک دعوی کرنیوالا رشتہ رکھتا ہے
صرف بسبب باپ کے اور دوسرا دعوی کرنیوالا رشتہ رکھتا ہی بسبب ما کے تو دعوی کرنیوالا باپکی
طرف کا خارج کرتا ہی دوسریکو بشرطیکہ طرفین اُنکے رشتہ کے ایک ہی ہون مثلاً خالہ صرف
باپکی طرفسے خارج کریگی دوسری خالہ کو جو صرف ماکی طرف سی ہے لیکن اگر طرفین انکی رشتہ
کے مختلف ہون مثلاً ایک دعویدار حقیقی پھوپی ہو اور دوسری خالہ صرف باپکی طرف سے
تو اول کو بالکل ترجیح نہین ہے اگرچہ وہ حاصل کرتی ہے دو حصہ بسبب باپکی طرف کے رشتہ کے
ورثہ اولاد شخصون مرقومۂ بالا کا مقرر ہوتا ہے بموجب قواعد مفصلہ ذیل کے —— قریب ہونا ۵۳
رشتہ کا دادا سے اول قاعدہ ہے —— جسجا لتمین قرابت رشتہ کی برابر ہو تو وہ دعویدار
جو طفیل وارث کے دعوی کرتا ہے تو وہ وارث ہوتا ہے پیش از ایسے دعویدار کے جو طفیل وارث
کے دعوی نہین کرتا بغیر لحاظ جنس دعوی کرنیوالونکے مثلاً چچا زادی یا تایا زادی وارث ہوتی
ہے ترجیح مین پھوپی کے بیٹی سے بشرطیکہ پھوپی مذکورہ رشتہ نرکھتی ہو دونو ماں اور باپ سے اور رشتہ
چچا تایا کا صرف ماں ہی کیطرف سے نہو —— لیکن جس صورتمین بیٹا ایسے پھوپیکا جو ایک
ماں باپ سے ہو اور بیٹا ایسی خالہ کا جو ایک ہی ماں باپ سے ہو یا صرف ایک باپ ہی سے ہو
دعوی کرین تو خالہ زادہ خارج نہین ہو سکتا پھوپی زادیکی طرف سے مگر فرق یہہ ہے کہ
تین حصونمین سے دو حصہ باپکی طرف والیکو پہنچتے ہین اور تیسرا حصہ ماکی طرف
والیکو —— اگر کچھہ فرق نہو درمیان طرفون یا جنس اُن شخصونکے طفیل جنکے دعوی
کیا گیا ہے تو لحاظ رکھنا چاہیئے خود جنس اُن شخصونکا جو دعوی کرتے ہین
بیچ تقسیم کرنے ورثہ کے درمیان اولاد شخصون مرقومۂ بالا کے وہی قاعدہ جائز ہے جو نسبت ۵۴
اولاد اولٰی درجے کے رشتہ دارونکے ہے مثلاً دو بیٹیان چچا یا تایا کی پوتیکی دوچند حصہ لیونگی بنسبت

دو بیتوان چچا کی نواسی سے بشرطیکہ دونو چچا کی قرابت ایک ہی سی ہو اور جبکہ تمام لحاظون مین برابر
ہو وے تو لحاظ سنہ کا چاہئے جنس دعوا کرنیوالونکا

درصورت ہونے دو رکے رشتہ دار کے اوس شخصکو ورثہ پہنچتا ہی جسکو متوفی اقرار کیا ہو اپنا رشتہ دار
خواہ کسی شرط پر ایسے شرط بشرطیکہ اوس اقرار سے متوفی نے انکار نکیا ہو اور بشرطیکہ یہ ثبوت ہو
کہ وہ شخص جسکے رشتہ کا اقرار کیا گیا تہا اور خاندانکا ہے

درصورت نہونے ان سب کے اور وصیت نامہ کے مال حاکم کو بطریق لاوارث کے پہونچتا ہی لیکن ہمیشہ
ایسی صورت مین پہونچتا ہی کہ کوئی ذرہ بہی دعوی کرنیوالا نہووے

فصل چوتہی قواعد تقسیم مین ہی گی

جس صورتمین دو دعویدار ہون ایک کا جنمین آدہا حصہ ہو اور دوسریکا چہارم تو تقسیم کرنا چاہئے
چار سے مثلا ایک شوہر اور ایک بیٹی ہے تو مال تقسیم کیا جاتا ہی چار حصو نمین جسمین اول کو ایک
حصہ ملتا ہے اور دوم کو دو ——— باقی کا چوتہا حصہ بیٹی کو پہونچتا ہے

جسصورتمین دو دعویدار ہون جنمین ایک کا نصف حصہ ہی اور دوسریکا آٹہوان تو لازم ہے
کہ مال تقسیم کیا جاوے آٹہہ مین مثلا درصورت ہونے ایک زوجہ اور ایک بیٹی کے مال تقسیم
کیا جاتا ہی آٹہہ حصو نمین جسمین چار حصہ بیٹی کو پہنچتے ہین اور ایک زوجہ کو ——— باقی جو تین
حصہ رہین وہ بہی بیٹی کو ملین گے

کسیصورتمین ایسے دو دعویدار نہین ہو سکتے کہ ایک کا حصہ چوتہائی ہو اور دوسریکا آٹہوان نہ تین
ایسے دعویدار ہو سکتے ہین کہ ایک مستحق ہو نصف کا اور دوسرا چہارم کا اور تیسرا آٹہوین حصہ کا

جس صورتمین دو دعویدار ہون جنمین ایک کا چہٹا حصہ اور دوسریکا تیسرا ہو مثلا جبکہ ما اور باپ صرف
دعویدار ہون تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چہہ حصو نمین جنمین ماکو دو حصہ اور باپکو ایک حصہ بطریق مقرر کے

پہنچتا ہے اور باقی تین باپکو پہنچتے ہیں

٦١ جس صورتمین دو دعویدار ہوں جنمین چہٹا حصہ ایک کا ہو اور دو ثلث دوسرے کے مثلاً جبکہ ایک باپ اور
دو بیٹیاں صرف دعویدار ہوں تو مال تقسیم کیا جاتا ہی چہہ حصوںمین جنمین سے باپ لیتا ہے ایک حصہ
بطریق اپنے حصہ مقرر کے اور دونو بیٹیاں چار حصے ——— باقی کا حصہ باپکو پہونچتا ہے

٦٢ جس صورتمین دو دعویدار ہوں جنمین ایک کا حصہ تیسرا ہو اور دوسرے کی دو ثلث مثلاً درصورت ہونے
ایک ما اور دو بہنوں کے مال تین حصوںمین تقسیم ہوتا ہے جنمین سے ما ایک حصہ لیتی ہی اور دونو بہنین دو حصہ

٦٣ ایسے تین دعویدار نہیں ہو سکتے کہ ایک مستحق ہو چہٹے حصہ کا اور دوسرا تیسرے کا اور تیسرا تین حصوںمین دو حصہ کا

جس صورتمین شوہر ورثہ لیتا ہی اپنی بے اولاد زوجہ کا تو اس صورتمین اوس کا حصہ نصف ہی اور اور دعویدار
ہوں جو مستحق ہیں چہٹے اور ثلث اور دو ثلث کے مثلاً باپ ما یا دو بہنیں تو لازم ہے کہ تقسیم کیجاوے
چہہ حصوں میں

جس صورتمین ایک شوہر ورثہ لیوے اپنی زوجہ کا جو اولاد چہوڑ گئی ہو یا زوجہ ورثہ لیوے شوہر بے ٦٥
اولاد کا حصہ ان شخصوں کا ایسی صورتمین چہارم ہے اور اور دعویدار مستحق ہیں چہٹے تیسرے یا دو ثلث
کے تو تقسیم کیجاوے بارہ سے

٦٦ جس صورتمین ایک زوجہ ورثہ لے اپنی شوہر کا جو اولاد چہوڑ گیا ہو اوسکا حصہ اس صورتمین
آٹھواں ہوتا ہی اور اور دعویدار ہوں جو مستحق چہٹے تیسرے یا دو ثلث کے ہیں تو لازم ہے کہ تقسیم کیجاوے چوبیس

٦٧ جسصورتمین چہہ حصوں ہوں جنمین تقسیم مال مناسب ہوسکیں چہہ مطابق نہ آتے ہوں حصہ دار دیر پورے
تو وہ زیادہ ہو سکتے ہیں سات آٹھ نو یا دس تک

٦٨ جسصورتمین حصہ بارہ کے عدد سے ہوں اور پورے نہ بیٹھتے ہوں تو وہ زیادہ کئے جاسکتے ہیں تیرہ
پندرہ یا سترہ حصہ تک

جس صورتمین جو بیس حصہ ہون اور وہ مطابق نہ آتے ہون تو وہ زیادہ کئے جاسکتے ہین ۱۲ مین

فصل پانچوین قواعد تقسیم مال درمیان بہت دعویدارونکے

متماثل — عدد آپسمین جو مساوی ہون اونکو متماثل کہتے ہین

متداخل — متداخل ان عددونکو کہتے ہین کہ جب ایک کو ضرب دو کسی عدد مین تو وہ دوسرے کے برابر ہوجاوے

متوافق — متوافق وہ عدد کہلاتے ہین جو کسی تیسرے عدد پر بے کسر تقسیم ہوسکین

متباین — وہ عدد متباین کہلاتے ہین جبکہ کوئی تیسرا عدد دونوکو پورا تقسیم نہ کرسکے

سات قاعدہ — سات قاعدہ تقسیم کے ہین تین اونکے منحصر ہین اوپر مطابقت تعداد وارثونکے اور تعداد حصونکے اور چار باقی منحصر ہین اوپر مطابقت تعداد مختلف قسم کے وارثونکی اور مطابقت تعداد ہر ایک قسم کے وارثونکے ساتھ اونکے علیحدہ علیحدہ حصونکے

پہلا قاعدہ — اول یہ کہ جسحالتمین مطابقت عدد وارثون اور عدد حصون کیسے یہ معلوم ہو کہ بے کسر حصہ مطابق ہین تو اور کچھ حاجت حساب کی نہین ——— مثلاً جس صورتمین وارث ہون باپ ما اور دو بیٹیان تو حصہ ماں باپکا چھٹا ہی اور بیٹیونکے دو ثلث اس موقع پر موجب قاعدہ ایک ۶۱ کے چاہیے کہ تقسیم کیا دیے چھہ مین جنمین سے ایک ایک حصہ والدین کو ملے اور باقی کے چار حصہ دو بیٹیونکو

دوسرے یہ ہی جبکہ اوپر مطابقت عدد وارثون اور عدد حصونکی یہ ظاہر ہو کہ وارث نہین پا سکتے اپنا پورا حصہ اور کوئی تیسرا عدد تقسیم کرتا ہی دونونکو یعنے جبکہ متوافق ہون مثلاً درصورت ہونے باپ ما اور دس بیٹیونکے ——— اس موقع پر موجب قاعدہ ۶۱ کے تقسیم چھہ سے کیجاویگی لیکن جبکہ ہر ایک والدین نے لیلیا اپنا چھٹا حصہ تو صرف چار رہے تقسیم ہونیکو درمیان دس بیٹیونکے جو پورے تقسیم نہین ہوسکتے اور اوپر مطابقت عدد وارثونکے جو نہین پاسکتے اپنا حصہ پورا اور عدد حصونکے جو اونکے لئے باقی رہے وہ ظاہر ہوتے ہین متوافق یعنی دو سے

تقسیم ہو سکتے ہین اس صورتمین قاعدہ یہ ہی کہ اضعف عدد وارثونکا یعنی پانچ ضرب دیا جاوی درمیان
اول عدد تقسیم کے یعنی چہہ کے اسطرح سے اگر پانچ کو ضرب دو چہہ مین تو تیس ہوتے ہین جنمین سے
والدین لیوینگے دس یعنے پانچ پانچ فی اسم اور بیٹیان بیس یعنی دو دو فی اسم

۷۷ تیسرا یہی جبکہ اوپر مطابقت عدد وارثونکے اور عدد حصونکے یہ ظاہر ہو کہ وارث نہین پا سکتے اپنا
حصہ پورا اور ایک زیادہ ہو درمیان عدد وارثونکی اور عدد حصونکے جو کہ اونکے واسطے رہے
اسکو متبائن کہتے ہین مثلاً درصورت ہونے باپ. اور پانچ بیٹونکے ـــــ اس موقع پر موجب قاعدہ ۶۱ کے
تقسیم کیجاوے چہہ مین لکن جبکہ والدین نے لیلیا اپنا حصہ چہٹا تو صرف چار رہے تقسیم کو درمیان
پانچ بیٹونکے جو نہین تقسیم ہو سکتے پورے اور عدد وارثونکے جنکو پورا حصہ نہین پہونچنے سکتا اور
عدد حصونکے جو کہ اونکی واسطے رہی وہ متبائن ہین ـــــ اس صورتمین قاعدہ یہ ہی کہ کل عدد وارثونکا
یعنی پانچ ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرح سے اگر پانچ کو ضرب دو چہہ سے تو تیس
ہوتے ہین جنمین سے والدین لینگے دس یعنی پانچ فی اسم اور بیٹیان بیس یعنی چار فی اسم

چوتہے یہی جب اوپر مطابقت مختلف قسمکے وارثونکے یہ ظاہر ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث
نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور تمام قسمکے وارث متماثل ہون یعنی برابر مثلاً درصورت ہونے چہہ
بیٹون تین دادیون اور تین چچا کے اسصورتمین بموجب قاعدہ ۶۱ کے تقسیم کیجاوے چہہ سے
ـــــ اول مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسمکے وارثون اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصونکے ـــــ
حصہ بیٹونکا ہے دو ثلث لکن دو ثلث چہہ کے چار ہین اور اگر چار مطابق کرو ساتہہ عدد چہہ
بیٹونکے تو متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہوتے ہین ـــــ حصہ تین دادیونکا ہی چہٹا حصہ
لیکن چہٹا حصہ چہہ کا ایک ہے اور اگر ایک کو مطابق کرو عدد دادیونکے ساتہہ تو متبائن ہین
باقی حصہ جو ایک رہا وہ پہونچیگا تین چچا کو لیکن اگر ایک مطابق کرو تین تو یہہ بہی متبائن ہے

بس صورتین قاعدہ یہہ ہے کہ حصین خود وارثوں کی مطابق کیجاوین ساتہہ ایک دوسرے کے کل سے اگر وہ
ظاہر ہوں کہ یہ متداخل ہیں یا متباین ہیں اور عدد تقسیم کرنیوالے سے جو صورتین ظاہر ہو کہ وہ متوافق ہیں
اور اگر دو سے تقسیم ہو سکیں تو مطابقت کیجاوے نصف سے ـــ نسبت بیٹیونکے پہلی مطابقت سے
معلوم ہوا تہا کہ وہ عدد سے تقسیم ہو سکتے نہین اسی سبب سے نصف عدد انکا مطابق کیا جاوے
ساتہہ کل دادیون اور چچاؤنکے جو وقت مطابقت متباین معلوم ہوئے تہے ـــ اسیطرح سے تین
برابر ہیں تین کے اور تین برابر ہیں تین کے جو متماثل یعنی برابر ہیں تو قاعدہ یہی کہ ایک ان عدد و تین
کا ضرب کیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے جیسے اگر تین کو ضرب دو چہہ مین تو اٹہارہ ہوئے
جسمین بیٹیان لینگے دو ثلث یعنی ۱۲ یا دو فی اسم اور دادیان لینگی چہٹا حصہ یعنی تین یا ایک
فی اسم اور چچا لینگے باقی کے تین یعنی ایک فی اسم

پانچوان قاعدہ

پانچوان قاعدہ یہ ہے کہ جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثونکے یہ ظاہر ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے
وارث نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور یہ حصین متداخل ہوں مثلاً در صورت ہونے چار بیبیون
تین دادیون بارہ چچاؤنکے اس صورت مین بموجب قاعدہ ۶۵ کے تقسیم کیجاوے ۱۲ سے ـــ اس
موقع پر اول مطابقت کیجاوے درمیان مختلف قسم کے وارثونکے اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصونکے ـــ
حصہ چار بیبیونکا چوتہائی لیکن چوتہا حصہ بارہ کا تین ہیں اور اگر تین کو مطابق کرو عدد سے بیبیونکے
تو متباین ہیں ـــ حصہ تین دادیونکا چہٹا ہے لیکن چہٹا بارہ کا ہے دو اور اگر دو کو مطابق
کرو عدد دادیونکے سے تو یہہ بھی متباین ہیں باقی حصہ جو سات رہے پہنچتے ہین ۱۲ چچاؤنکو لیکن اگر
سات کو مطابق کرو ۱۲ سے تو یہ بھی متباین ہین ـــ قاعدہ یہی کہ خود قسمین وارثونکی مطابق
کیجاوین کل ہر ایک کا ساتہہ کل ہر ایک کے جیسا کہ پہلی مطابقت سے معلوم ہوا تہا کہ وہ متباین
ہین اوپر مطابقت تمام وارثونکے ساتہہ انکے علیحدہ حصونکے اسطرح سے اگر ۴ کو ضرب دو ۳

تو بارہ ہوتے ہیں اور تین کو ضرب کو دو چار میں تو بارہ ہوتے ہیں جو متداخل ہیں قاعدہ یہ ہے
کہ بڑا عدد ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرح سے اگر بارہ کو ضرب دو بارہ میں تو
۱۴۴ ہوتے ہیں جنمیں سے بی بیان ہوئیگی چہارم یعنی ۳۶ یا نو فی السہم دادیان چھٹا حصہ یعنی ۲۴
یا ۶ فی السہم اور جی باقی کے ۸۴ یعنی سات فی السہم

چھٹا قاعدہ یہ ہی جبکہ اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثونکی دریافت ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث ۸۰ چھٹا قاعدہ
نہیں پا سکتے اپنا حصہ پورا اور بعض قسم کے وارث متوافق ہیں ایک دوسرے سے مثلاً چار بیبیاں
۱۸ بیٹیاں اور ۱۵ دادیاں اور چھہ چچا ہو دین تو اسصورتمیں بموجب قاعدہ ۶۶ کے اول تقسیم ۲۴ سے
ہوگی —— اول مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثون اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصونکے
اسطرح کسی کو حصہ چچا ہی ہوئیگا یعنی آٹھواں لیکن آٹھہ ۲۴ کا تین ہیں اور اگر تین کو مطابق کرو عدد
بی بیون کیسے تو متبائن ہوتے ہیں اور حصہ ۱۸ بیٹیونکا ہی دو ثلث لیکن دو ثلث ۲۴ کے ۱۶ ہیں
اور ۱۶ کو مطابق کرو عدد اٹھارہ بیٹیون سے تو متوافق ہیں اور تقسیم ہو سکتے ہیں دو سے
حصہ ۱۵ دادیونکا ہی چھٹا لیکن چھٹا حصہ ۲۴ کا ہی ۴ اور اگر ۴ کو مطابق کرو عدد ۱۵ اسی دادیوں کے
تو متبائن ہیں باقی حصہ عصبہ مقرری جو ایک رہا پہنچتا ہی چھہ چچاؤنکو لیکن ایک اور ۶ ہیں متبائن
—— اسصورتمیں قاعدہ یہ ہی کہ قسمیں تمام وارثونکی مطابق کیجاوین آپس میں ساتھہ کل عدد وارثونکے
جس صورتمیں کہ پہلے مطابقت سے ظاہر ہو کہ متبائن ہیں اور ساتھہ دوسری یعنی عدد تقسیم کرنیوالے کے جس صورتمیں
ظاہر ہو کہ متوافق ہیں اسطرح سے اگر چار کو ضرب دو دو سے تو آٹھ ہوتے ہیں ایک کم تو لازم ہے
کہ ایک عدد ضرب دیا جاوے ساتھہ دوسرے کی اور جو باقی رہ گئے وہ مطابق کیا جاوے ساتھہ
تیسرے قسم کے اسواسطے کہ پہلی مطابقت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قسم متبائن ہے اسطرح سے اگر
۱۵ کو ضرب دو دو سے تو ۳۰ ہوتے ہیں ۶ کم اور ۶ برابر ہیں ۱۵ اسکے ۹ کم اور ۶ برابر ہیں ۹ کے

تین کو جو تقسیم ہو سکتے ہیں تین سے تیسرا حصہ ایک عدد کا ضرب دیا جاوے درمیان کل دوسرے
کے اب جو ہاتھ لگے وہ ہی مطابق کیا جاوے ساتھ چوتھی قسم کے اسواسطے کہ مطابقت گذشتہ
سے معلوم ہوتا ہی کہ متباین ہیں اسطرح سے اگر ۲ کو ضرب دو ۴۰ مین تو ۸۰ ہوتے ہین جو
متداخل ہین یعنے چھ سے تقسیم ہو سکتے ہیں اور چھٹا حصہ ایک عدد کا ضرب دیا جاوے درمیان
کل دوسرے لکن چونکہ یہ ظاہر ہی کہ مطابقت اب بہی وہی ہوگی تو ضرب دینیکی حاجت نہیں
اس صورتمین یہ ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرح سے اگر ۸۰ کو ضرب
دو ۲۴ مین تو ۱۹۲۰ ہوتے ہین جنمین سے چار بیبیان لیوینگی آٹھوان حصہ یعنی ۲۴۰ یا
ایک سو پینتیس فی اسم ۹ بیٹیان لیونگی دو ثلث یعنی ۱۲۸۰ یا ۱۶۰ فی اسم دادیان
لیونگی چھٹا حصہ یعنے ۳۲۰ یا ۸۰ فی اسم اور چچا باقی کے ۸۰ یا تیس فی اسم

ساتوان یعنی اخیر ہی کہ جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثوں کے دریافت ہو کہ تمام قسم کے
وارث متباین ہیں اور آپسمین مطابق نہین ہین مثلاً صورۃ دو بیبیوں چھ دادیوں
دس بیٹیوں اور سات چچاؤں کے اس موقع پر بموجب قاعدہ ۱۶ کے اول تقسیم ۲۴ سے ہونی
چاہئے اول مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثوں اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصوں کے
اسطرح سے حصہ دو بیبیوں کا ہی آٹھوان لکن آٹھوان جو چوبیس کا تین ہین اور اگر تین کو مطابق
کرو ساتھ عدد بیبیوں کے تو متباین ہین — حصہ چھ دادیوں کا ہے چھٹا لکن چھٹا حصہ ۲۴ کا چار
ہے اور چار کو مطابق کرو ساتھ عدد دادیوں کے تو متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہو سکتے ہین حصہ
بیٹیوں کا ہی دو ثلث اور دو ثلث ۲۴ کے ۱۶ ہین اور اگر ۱۶ کو مطابق کرو ساتھ عدد بیٹیوں کے تو بھی
متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہو سکتے ہین اور باقی کا حصہ جو ایک ہی وہ پہونچتا ہی سات
چچاؤں کو لکن ایک اور سات متباین ہین — اس صورتمین قاعدہ یہ ہے کہ خود قسمین وارثوں

مطابق کیجاوین کل سے جسصورتمین پہلی مطابقت سے ظاہر ہوکہ وہ متباین ہین اور نصف
یا تقسیم کرنیوالے عدد سے جس صورتمین ظاہر ہوکہ متوافق ہین بموجب اس قاعدہ کے کل اول
قسم کے وارثونکا مطابق کیا جاوے ساتھہ نصف دوسری قسم کے اسطرحسے دو برابر ہین تین یا
کے ایک کم یہ چونکہ متباین ہین تو ضرب دئے جاوین ساتھہ ایک دوسریکے ——— بعد اسکے
جو اس ضرب سے حاصل ہوا مطابق کیا جاوے ساتھہ نصف دوسری قسم کے پہلی مطابقت
یعنی تقسیم ہوسکتی تہی دو سے اسطرحسے پانچ برابر ہین چھہ کے ایک کم یہ چونکہ متباین ہین تو ضرب
دئے جاوین درمیان ایک دوسریکے اسطرحسے اگر ۲ کو ضرب دو ۴ سے تو ۸ ہوتے ہین یا دو
کم اور دو کو ضرب دو تین سے تو ۶ ہوتے ہین ایک کم چونکہ یہ متباین ہین تو ضرب دئے جاوین
درمیان ایک دوسریکے اسطرحسے اگر ۶ کو ضرب دو ۷ سے تو برابر ہین ۴۲ کے اور اس صورتمین
قاعدہ یہ ہے کہ ۴۲ ضرب دئے جاوین درمیان اصل تقسیم کے ——— اسطرحسے اگر ۴۲ کو ضرب
دو ۱۲ سے تو ۵۰۴ ہوتے ہین جنمین سے بیبیان لیوینگی اٹھوان حصہ یعنی ٦٣ یا ١١٥ فی اسم
اور دادیان لیوینگی چھٹا حصہ یعنی ۸۴ یا ۴۲ فی اسم بیٹیان لیوینگی دو ثلث یعنی ٣٣٦ یا ٢٣٦
فی اسم اور چچا لیوینگے باقی ۲۱ یا ۳ فی اسم

۸۲ جس صورتمین کہ کل عدد حصونکا جسمین مالکا تقسیم کرنا چاہئے دریافت ہوجاوے تو طریق تحقیق کرنے
عدد حصونکا جسکے ہر ایک قسم کے وارث مستحق ہین یہ ہیکہ ضرب دیئے جاوین حصے جو کہ اول انکو
دئے گئے تہے اسی عدد مین جس سے کل عدد حصونکا ضرب دیا گیا تہا واسطے آسانی کے بطریق
مثال کے ایک مقدمہ مفصلہ الذیل لکہا جاتا ہے ——— ایک بیوہ آٹھہ بیٹیان اور چار چچا ہین
حصے دو اول قسم کے وارثونکی آٹھوان اور دو ثلث ہین مال کے بموجب قاعدہ ٦٦ کے اول تقسیم
کیا جاوے ۲۴ حصونمین جنمین سے بیوہ مستحق ہی تین کی اور بیٹیان ١٦ کی اور ۵ باقی رہے

[illegible]

قاعدہ دریافت … حصون …

تقسیم ہونیکو درمیان چار رچیاد نیلے لکن یہ نہین تقسیم ہوسکتی ہو چہا اس موقع پر نسبت درمیان
حصون ان ایسے وارثون کے جو نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا تحقیق کیجاوے اسلیے ۳ برابر ہین ۵ کے ایک کم
جو متباین ہین تو قاعدہ یہ ہی کہ ضرب دیجاوے عدد اصل تقسیم کو بیچ کل عدد ایسے وارثونکے — اسطرح سے
اگر ۳۲ کو ضرب دو ۳ سے تو ۹۶ ہوتے ہین اس موقع پر واسطے دریافت کرنے حصون ہر ایک قسم وارثونکے
ضرب دیجاوے اصل حصہ کو جسکا ہر ایک مستحق تہا بیچ اس عدد کے جس سے کل تمام اصل حصونکا ضرب
دیا گیا تہا — اسطرح سے اگر تین کو ضرب دو ۳ سے تو ۱۲ ہوتے ہین جو حصہ بیوہ کا ہی اور ۱۶ کو
ضرب دو ۳ سے تو ۴۸ ہوتے ہین جو حصہ بیٹیونکا ہی اور پانچ کو ضرب دو چار سے تو ۲۰ ہوتا جو حصہ لڑکونکا ہی
۸۳ بنظر دریافت کرنے حصہ ہر ایک شخص کے بیچ تمام قسم کے وارثون کے ہدایت کیا جاوے کہ گنتی
دفعہ عدد شخصونکا ہر ایک قسم کے وارثونکے ضرب دیا جا سکتا ہی درمیان عدد حصون کے جو کہ آخر
دیا گیا ہر قسم کے وارثونکو اسطرح سے اگر ۶ کو ضرب دو ۸ مین تو ۴۸ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو چار
سے تو ۲۰ ہوتے ہین — اسطرح سے اس صورت مین ۶ ہوگا حصہ ہر ایک بیٹیکا اور ۵ ہر ایک چچا کا جو
سوا ۱۲ کے جو حصہ تہا رانڈ کا عدد مطلوبہ یعنے ۹۶ ہوتے ہین — یعنی جب ارادہ کری تو حصہ معلوم
کرنا ہر ایک شخص کا ہر فریق سے وارثونکے تصحیح مین سے پس بابت تو حصہ ہر فریق کا اصل مسئلے اوپر
عدد اُس فریق کے پہر ضرب کر تو خارج قسمت کو بیچ اُس عدد کے کہ ضرب کیا تہا اصل مسئلہ مین واسطے
تصحیح کے پس حاصل ضربکا حصہ ہر شخص کا ہی اُس فریق سے مثلاً چہٹے قاعدہ مین حصہ ۴ بیبیونکا ہی
اور اگر ۳ کو تقسیم کرین چار پر تو پونا پونا آتا ہی اسی پونیکو اگر ضرب کرین ۱۸۰ مین جو ضرب کیا گیا
تہا اصل مسئلہ مین تو ۱۳۵ ہوتے ہین یہ حصہ ہر بی بی کا ہی — اسی پر قیاس کر باقی اشخاص کا

فصل چہٹی درباب حجب کے

۸۴ حجب یعنی مانع ہونا ورثہ کا ہی یا تو بالکل یا تہوڑا سا — بالکل مانع آنیسے مراد ہی یہ وفعہ

بالکل جاتا رہے اور دوسری قسم سے یہ مراد ہے کہ حصہ ترکہ سے کم ہو جاتا ہے جسکا وارث ذوالحقوق
ہوتا ہے بالکل اخراج عمل میں آتا ہے بسبب انہی قصورات کے جنکا قاعدہ چھٹے میں ذکر
ہے بالسبب درمیان میں آجانے ایک وارث کے کہ جسکے ہونے سے ایک دعویدار مستحق ہوتا

نتیجہ

پانے وراثت کا لیکن بسبب اوسکے درمیان میں آجانیکے وہ حق وراثت کا نہیں رکھتا

۸۵ وہ شخص جو بالکل خارج ہوتے ہیں بسبب قصور ذاتی کے خارج نہیں کرسکتے اوروں کو
خواہ بالکل خواہ تھوڑا سا لیکن وہ خارج ہوتے ہیں بسبب درمیان میں آنے وارث کے تو
بعض اوقات تھوڑا سا خارج کرتے ہیں اوروں کو

مثال

۸۶ مثلاً ایک شخص مرجاوے اور اوسکے باپ ماں دو بہنیں کافر ہوویں اس موقع پر ماں کو تہائی
حصہ ملیگی باوجود ہونے دو کافر بہنوں کے جو خارج کی گئی ہیں بسبب اپنی قصور کے لیکن اگر وہ کافر
نہ ہوتیں تو ماں مستحق ہوتی چھٹے حصہ کی اگرچہ بہنیں ہو کر کچھ ایک حصہ سے خارج کرتی ہیں ماں کو
خود بالکل خارج کی گئی ہیں بسبب درمیان میں آنے باپ کے

۸۷ اگر کوئی ایک وارث تو مین کا چھوڑ دے اپنا حصہ ترکہ کا کسی سبب سے تب بھی لازم ہے
کہ وہ شامل رہے تقسیم میں مثلاً درصورت ہونی ایک شوہر ایک ماں ایک چچا کے حصہ ان کا
نصف اور ایک ثلث اس موقع پر موجب قاعدہ ۶۴ کے مال تقسیم کیا جاوے چھ حصوں
میں جنمیں سے شوہر مستحق ہے تین حصوں کا ماں دو حصوں کی اور چچا بطریق حصہ غیر مقرر کی باقی
ایک حصہ کا — فرض کرو کہ مال چھ لاکھ روپیہ کا ہے اور شوہر قانع ہو واسطے لینے دو حصوں
کے — تو تقسیم کیجاوے اس طرح سے کہ گویا وہ حصہ دار تھا اور باقی کے چار لاکھ میں
ماں کو پہنچتے ہیں دو اگر شوہر حصہ دار نہوتا تو ماں کو صرف تیسرا حصہ چار لاکھ کا ملتا بجائے
ایک ثلث چھ لاکھ کے بطریق اسکے حصہ غیر مقرر کی باقی کا چچا کو پہنچتا بطریق حصہ غیر مقرر کی

فصل ساتوین بیچ عول یعنے زیادتی کے

۸۸ زیادتی اُس صورتمین ہوتی ہی کہ جب چند ایک حصہ دار ہون جنمین کا ہر ایک مستحق ہی مقرری حصہ کا اور یہ بات دریافت ہو بروقت تقسیم حصون کے جتنے حصون مین مال کا تقسیم کرنا ضرور ہو کہ تمام حصہ دار اپنا پورا حصہ نہین پا سکتے

۸۹ یہ بات وقوع مین آتی ہی تین صورتون مین یعنے یا تو مال تقسیم کیا جاوے چہہ حصون مین یا ۱۲ مین یا ۲۴ مین دیکھو قاعدہ ۶۷ — ۶۸ — ۶۹ ایک مثال کفایت کریگی

۹۰ ایک عورت چہوڑے ایک شوہر اور ایک دختر اور ما باپ اس موقع پر تقسیم کرنی چاہیے ۱۲ سے جنمین سے جبکہ شوہر نے اپنا چوتہائی حصہ یعنی ۳ لیلیئے ہین اور ما باپ نے اپنے ۲ ۲ یعنی ۴ لیئے تو صرف پانچ حصہ رہے بجای ۶ کے واسطے بیٹی کے یعنی نصف جسکے ... آئین کے وہ مستحق ہی اس صورتمین عدد ۱۲ کو جنمین تقسیم کرنا مال کا مناسب تہا زیادہ کیا جاوے ۱۳ تک تاکہ دختر کو چہہ حصے مال کے مل جاوین

فصل آٹھوین بیچ رد یعنی واپسی کے

۹۱ واپسی اُس صورتمین ہوتی ہی کہ حصہ دار غیر مقرری نہووین تو بجت بعد تقسیم حصون کے دیجاتی ہی حصہ دارونکو اور مسئلہ یہ ہی

۹۲ یہ ہ صورتمین ہوتا ہی اول جس صورتمین کہ صرف ایک قسم کی وارث ہون اور نہون اُنکے ساتہہ وہ جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی کے مثلا در صورت ہونے ا بیٹیون یا ما بہنونکے بچت تقسیم کیجاوے اتنی حصون مین جتنے حصہ دار ہون اور تقسیم کیجاوے آپس مین برابر

۹۳ دوم صورتمین دو یا زیادہ قسم کے وارث ہون اور نہون ساتہہ اوسکے جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی کے مثلا در صورت ہونے ایک ما اور دو بیٹیون کے ما کا چہٹا حصہ

اور بیٹیونکا دو ثلث — لازم ہی کہ تقسیم کیا جاوے اتنی حصوںمین کہ مطابق ہوں ساتہہ حصوں ترکہ کے اور بقیہ کے پانچ حصہ کئے جاوین جنمین سے ماکو پہونچتا رہے ایک اور بیٹیونکو چار —

تیسری مثال

۹۴ سیوم جس صورتمین ایک قسم کے حصہ دار ہوں اور تعلق رکہتے ہوں ساتہہ اونکی جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی مثلا درصورت ہونے ۳ بیٹیوں اور ایک شوہر کے اس صورتمین کل مال تقسیم کیا جاوے کم سے کم عدد مین جسمین وہ ہوسکے اور دین اس شخص کو اسکا حصہ جو خارج کیا گیا ہی واپسی حصہ سے اسصورتمین وہ عدد چار ہین شوہر لیگا ایک بطریق حصہ مقرریکے باقیکے ۳ حصہ مقرری طور پر بیٹیونکو ملینگے اور واپسی کے لکن اگر وہ ۱۰ اسطرح تقسیم نہو سکے پورا مثلا درصورت ہونے ایک شوہر چہہ بیٹیونکے تین نہین تقسیم ہوسکتے درمیان ۶ کے تو لازم ہے کہ نسبت کیجاوے درمیان حصہ او حصہ دارونکے اسطرح سے کہ اگر ۳ کو ضرب دو ۲ سے تو ۶ ہوتے ہین اور چونکہ یہہ ۶ تین سے تقسیم ہوسکتے ہین تو قاعدہ یہ ہے کہ عدد چار جسمین ارادہ تہا تقسیم مالکا ضرب دیا جاوے ۲ مین جو تقسیم کر سکتا ہی یعنی ۳ — ا — اسطرح سے اگر ۴ کو ضرب دو ۲ سے تو ۸ ہوتے ہین جسمین شوہر لیگا ۲ بیٹیان ۶ یا ایک ایک فی اسم اور اگر مطابقت پر معلوم ہوکر متباین ہین مثلا درصورۃ ایک شوہر اور پانچ بیٹیونکے عدد ۴ جسمین تقسیم مالکا ارادہ تہا لازم ہے ضرب دیا جاوے ۵ یعنی کل عدد ان شخصونکے مین جو مستحق ایسے کے ہین اسطرح سے اگر ۴ کو ضرب دو ۵ مین تو ۲۰ ہوتے ہین جنمین سے شوہر لیگا ۵ اور بیٹیان ۵ یا تین تین فی اسم

چوتھی مثال

۹۵ چوتہا یہ ہی کہ جس صورتمین ۲ یا کہ زیادہ قسم کے حصہ دار ہوں اور ساتہہ انکے وہ ہوں جو مستحق نہین واپسیکے مثلا درصورت ہونے ایک بیوہ چار دادیوں اور ۶ بہنونکے جو صرف ایک ماں سے ہوں اس صورتمین تمام مال تقسیم کیا جاوے کم سے کم حصوںمین جو ہوسکین مخرج حصہ او ہسکے سے کو واپسی کا مستحق نہین ہی جیسے بیوہ کا حصہ ہی چوتہائی تو ۴ سے تقسیم کرین بعد اسکے

کہ بیوہ نے لیلیا ہے اپنا حصہ یعنی ایک تو ٣ باقی رہی واسطے تقسیم ہونیکے درمیان دادیوں اور سوتیلی
بہنوں کے لیکن حصہ دادیونکا ہی چھٹا سوتیلی بہنونکا تیسرا اور بنظر دینے اونکے اپنی اپنے حصہ کے
باقیکو تقسیم کرنا چاہیئے ٦ میں لیکن تیسرا اور چھٹا حصہ ٦ کا ٣ ہوتے ہیں جو مطابق ہی ساتھ اوس
عدد کے جو تقسیم کرنا چاہیئے درمیان اونکے جنہیں سی سوتیلی بہنیں لیونگی ٢ اور دادیاں ایک
— اگر ایک ہی دادی ہوتی — اور صرف دو سوتیلی بہنیں تو کچھ ضرورت ہوتی کسی اور تقسیم کرنیکی
دادی نے لیلیا ہوتا تیسرا حصہ اور بہنوں نے دو ثلث — لیکن یہ ظاہر ہی کہ ٢ حصہ نہیں تقسیم
ہوسکتے درمیان ٦ سوتیلی بہنوں کے نہ ایک حصہ تقسیم ہوسکتا ہی درمیان ٤ دادیونکے پورا —
بنظر دریافت کرنے اسبات کے کہ کس عدد میں باقیکو تقسیم کرنا چاہیئے تو لازم ہی کہ رجوع کیجاوے
قاعدہ ساتویں تقسیم کے — نسبت درمیان حصوں اور حصہ دارونکے لازم ہی کہ علیحدہ
علیحدہ اوسکی تحقیق کیجاوے اسطرح سے اگر ٢ کو ضرب دو تین سے تو ٦ ہوتے ہیں جو متوافق ہیں
یعنی ٢ سے تقسیم ہوتی ہیں اور ایک کو ضرب دو تین سے تو ٤ ہوتے ہیں ایک کم جو متباین ہیں
کل تمام ایک قسم کے حصہ دارونکا مطابق کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے حصہ
دارونکے — اسطرح سے ٣ برابر ہیں ٤ کے ایک کم اور یہ بھی متباین ہیں لازم ہی کہ ایک ان
عدد دونوں کا ضرب دیا جاوے ساتھ دوسرے کے اسطرح سے اگر ٣ کو ضرب دو ٤ سے تو ١٢
ہوتے ہیں اور یہ عدد ضرب دئے جاوینگے اصل عدد میں تقسیم کے یعنی ٦ میں اسطرح سے اگر
٦ کو ضرب دو ١٢ سے تو ٧٢ ہوتے ہیں جنمیں سے دادیاں لیوینگی ١٢ یا ٣ ہر ایک نے اس قسم کیونکہ
١٢ — ٧٢ سے وہی نسبت رکھتے ہیں جو ایک رکھتا ہی ٦ سے اور سوتیلی بہنیں لیونگی ٤٨
٨ فی القسم کیونکہ ٤٨ کو وہی نسبت ہی ٧٢ سے جو ٢ کو ہی ٣ سے اور بیوہ کو باقی کے ١٢ حصہ پہنچتے ہیں
— یہ مختلف ہوتا ہی اگر حصہ اُن شخصوں کے جو مستحق ہیں وراثت کے مطابق ہوں ساتھ

ساتھ عدد کے جو بچا ہے واسطے اونکے بعد منہا کرنے حصہ اس شخص کے جو مستحق نہین ہی والہم
کا مثلا در صورت ہونے ایک بیوہ نو بیٹیوں کے اور ۶ دادیوں کے اس موقع پر تقسیم کیا جاوے
اول حصوں نہین کیونکہ یہ کم سے کم عدد ہے جسمین وہ تقسیم ہو سکتا ہے اور مخرج ۸ بیوہ کے بعد کا
— بعد اسکے کہ بیوہ نے اپنا حصہ لے لیا ہی تو ۷ تقسیم ہونے چاہئیں درمیان بیٹیوں اور دادیوں کے
لکن حصہ دادیوں کا چھٹا ہی اور بیٹیوں کے دو ثلث اور اس موقع پر واسطے دینے انکے حصوں کے
مال تقسیم کیا جاوے درمیان ۶ ٹکڑوں کے لکن چھٹا حصہ اور دو ثلث اس عدد کے ۵ ہوتے
ہین جو مطابق نہین ہین ساتھ اوس عدد کے جو کہ تقسیم کرنا چاہئے درمیان انکے اس
صورتمین قاعدہ یہ ہے کہ عدد حصہ انکا جو کہ مستحق ہین واسطے ضرب دیا جاوے ساتھ
اس عدد کے جسمین پہلے تقسیم کرنا ضرور تھا اسطرح سے کہ ۸ کو ضرب دو پانچ مین تو چالیس
ہوتے ہین جنمین بیوہ کو ۵ پہنچتے ہین بیٹیوں کو ۲۸ دادیوں کو ۷ — لکن یہ ظاہر ہے
کہ ۲۸ نہین تقسیم ہو سکتے ہین درمیان ۹ بیٹیوں کے اور نہ ۷ تقسیم ہو سکتے ہین درمیان
۶ دادیوں کے پورے — واسطے حاصل کرنے اس عدد کے جس سے باقی تقسیم
کیا جاوے عمل مین آوے بموجب چھٹے قاعدہ تقسیم کے — اندازہ درمیان حصوں
اور حصہ داروں کے لازم ہے کہ اول علیحدہ علیحدہ تحقیق کیا جاوے اسطرح سے اگر ۹
کو ضرب دو ۳ سے تو ۲۸ ہوتے ہین ایک کم اور ۶ برابر ہین ۷ کے ایک کم یہ دونو جو کہ
متباین ہین تو کل ایک قسم کے حصہ داروں کا مطابق کیا جاوے ساتھ کل دوسرے تقسیم کے
— اسطرح سے جیسے ۶ برابر ہین ۹ کے ۲ کم جو متوافق ہین کیونکہ ۳ سے تقسیم ہو سکتے ہین
تو قاعدہ یہی ہے کہ تیسرا حصہ ایک عدد دونون کا ضرب دیا جاوے درمیان کل دوسرے
کے اسطرح سے اگر ۳ کو ضرب دو ۶ سے تو ۱۸ ہوتے ہین اور سبب ساتھ لگے تو اسکو ضرب

دینا چاہئے درمیان ۳۰ کے اسطرحسے اگر چالیس کو ضرب دو ۴۸ امسے تو ۸۴۰ ہوتے ہین جنمین سے بیٹیونکو ملین گے ۵۶۰ یعنی ۵۶ فی اسم کیون کہ ۵۶۰ وہی اندازہ رکہتے ہین ساتھہ ۴۸ کے جو ۳۰۰ رکہتے ہین ۳۰ سے دادیونکو ملین گے ۱۲۶ یعنی ۲۱ فی اسم کیونکہ ۱۲۶ وہی اندازہ رکہتی ہین ساتھہ ۴۸ کے جو ۷ رکہتے ہین ۳۰ سے اور بیوہ کو ملین گے باقی ۱۵۴ ۹۵

فصل نویں درباب مناسخہ یعنی نقل اور تحویل ورثہ کے

تعریف مناسخه

۹۶ جسصورتمین ایک شخص مرے اور چہوڑے وارثونکو بعضی جنمین کے مرجاوین پیشتر تقسیم مال کے تو زندہ وارثونکو ملتا ہے فائدہ ورثہ کا اور اسصورتمین قاعدہ یہہ ہے

قاعده

کہ مال پہلے شخص متوفا کا تقسیم کیا جاوے درمیان اون وارثونکے جو زندہ تہے بروقت اُسکی موت کے اور یہہ فرض کیا جاوے کہ لیا اپنا اپنا حصہ بموجب اسکے اُنہونے

ثانیاً

۹۷ یہی قاعدہ عمل مین آتا ہی بلحاظ مال دوسرے شخص متوفا کے فقط اتنا فرق ہے کہ اندازہ تحقیق کیا جاوے درمیان عدد حصونکے جبکا دوسرا شخص متوفا مستحق تہا بروقت اول تقسیم کے اور درمیان عدد کے جسمین تقسیم کرنا چاہئے اسکے مال کو واسطے تقسیم کرنے کے تمام وارثونمین

ثالثاً

۹۸ اگر اندازہ تباین ہو تو قاعدہ یہی ہے کہ کل اور علیحدہ علیحدہ حصے پہلے تقسیم کے ضرب دیجاویں ساتھہ کل عدد ان حصونکے جنمین تقسیم کرنا اُسکا ضرور ہے جو پہلی تقسیم میں پایا اور ہر ایک حصہ بیچ پہلی تقسیم کے لازم ہی کہ ضرب دیا جاوے ساتھہ عدد حصون کے جبکا شخص متوفا مستحق پہلی تقسیم مین تہا

رابعاً

۹۹ اگر نسبت ہو متداخل یا متوافق تو قاعدہ یہی کہ کل اور ہر ایک حصے پہلی تقسیم کے ضرب دیجاوین ساتھہ اصل عدد حصون کے جنمین تقسیم مال پہلی تقسیم مین ضرور ہو

اور علیحدہ حصے بیچ پہلی تقسیم کے لازم ہی کو ضرب دیئے جاوین ساتھ عدد اول کے جو
سکا شخص متوفا مستحق تہا پہلی تقسیم مین

مثال — مثلاً ایک آدمی مرے اور چھوڑے ایک جورو مسمات زینب اور میان عمر اور زید دو بیٹے
اور دو بیٹیان مسمات وزیرن اور خیرن جنمین سے زینب اور وزیرن مر جاوین پیش از
تقسیم کے اور اول یعنی زینب تو ما چھوڑے یعنی سوا اولاد کے اور دوسری شوہر یعنی وزیرن
علاوہ وارثون سے — اول تقسیم مین تقسیم کیا جاوے ۴۸ حصون مین جنمین سے بیوہ
لیگی ۶ بیٹے ۱۴ فی اسم بیٹیان ۷ فی اسم — بروقت فوت بیوہ کے جو ما چھوڑ گئی ہے
اور چار لڑکے لڑکیان جنکا ذکر اوپر ہے اوسکا مال ۳۶ ٹکڑون مین تقسیم کیا جاوے جنمین
سے ما مستحق ہے چھٹے حصے کی اور ہر ایک بیٹا دس کا اور ہر ایک بیٹی پانچ کی لکن چونکہ مقدمہ
اول ورثہ کا ہے تو ضرور ہے دریافت کرنا اندازہ تعداد حصونکا جنکے وہ مستحق تہے پہلی تقسیم
مین اور درمیان اوس عدد کے جسمین تقسیم کرنا مالکا ضرور ہے — اسطرح سے اگر ۶
کو ضرب دو ۶ مین تو ۳۶ ہوتے ہین جو متوافق ہین یعنی ۶ سے تقسیم ہو سکتی ہین تو قاعدہ
یہہ ہے کہ کل اور علیحدہ حصے پہلی تقسیم کی ضرب دیئے جاوین ۶ سے یا اوس نمبر عدد حصونکا
کے جسمین ضرور تہا تقسیم کرنا مالکا دوسری تقسیم مین اسطرح سے اگر ۴۸ کو ضرب دو ۶ سے
تو ۲۸۸ ہوتے ہین اور ۱۴ کو ضرب دو ۶ سے تو ۸۴ ہوتے ہین اور ۷ کو ضرب
دو ۶ سے تو ۴۲ ہوتے ہین لیکن چونکہ [illegible] اوس عدد کی بسبب کا شوہر
مستحق تہا پہلی تقسیم مین صرف ایک ہی تو کچھہ احتیاج نہین ہے ضرب دینی کی اوس سے حصونکو
دوسرے تقسیم مین اور بروقت فوت ہونے ایک کے بیٹون مین سے جو دو بہائی چھوڑ گئے ایک
بہن اور ایک شوہر تو اوسکا مال اول تقسیم کیا جاوے دس حصون مین جنمین سے شوہر مستحق ہے ۵

حصونکا اوسکے بھائی دو حصون کے فی اسم اور اوسکی بہن ایک کی لیکن چونکہ یہ مقدمہ
نقل و تحویل ترکہ کا ہے تو ضرور ہے تحقیق کرنا اندازہ کا درمیان عدد حصون کے جنکے وہ
مستحق ہتے پہلی تقسیم مین اور درمیان اوس عدد کے جسمین ضرور ہے تقسیم کرنا اوسکے
مالکا —— لیکن اوسنے حاصل کیا ۴ حصے سابق کی تقسیمون سے پانچ دوسری تقسیم
۴ ہہ پہلے سے —— اسطرح سے اگر ۱ کو ضرب دو ۴ سے تو ۴ ہوتے ہین ۲ کم اور ۲
برابر ہین دش کے ۳ کم اور ۳ برابر ہے ۲ کے ۴ کم اور ۳ برابر ہین ۴ کے ایک کم جو بتبائن ہین
تو قاعدہ یہی کہ کل او علیحدہ حصے سابق کے تقسیمون کے ضرب دئے جادین ۱۰ ایا کل
عدد حصون کیسے جنہین تقسیم کرنا ضرور ہو مالکا تیسری تقسیم ہین —— اگر ۴۸ کو ضرب
دو ۱۰ سے تو ۴۸۰ ہوتے ہین اور ۴۸ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۴۸ ہوتے ہین اور ۲۴ کو
ضرب دو ۱۰ سے تو ۲۴۰ ہوتے ہین اور ۶ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۶۰ ہوتے ہین اور ۱ کو
ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۰ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۵۰ ہوتے ہین ——
اس صورت مین حصے تیسری تقسیم ہین ضرب دئے جادین اس عدد حصون کیسے جنکی بہن
متوفا مستحق تہی سابق کی تقسیمو مین —— اسطرح سے اگر ۵ کو ضرب دو ۴۷ سے تو ۲۳۵
ہوتے ہین اور ۲ کو ضرب دو ۴۷ سے تو ۹۴ ہوتے ہین اور ایک کو ضرب دو ۴۷ سے
تو ۴۷ ہوتے ہین —— اسی سبب سے ۲۸۰۰ حصونمین سے عمر بیٹا لیویگا ۸۴ معہ
ایک سو اور ۴۹ کے یعنی ۱۰۳۲ اور زید پاویگا ۸۴ معہ ایک سو اور ۴۹ یعنی ۱۰۳۲ اور بیٹی خیرن لیوے
۲۰ معہ پچاس اور ۴۷ کے یعنی ۵۱۷ اور ماں زینب کی ۱۶۰ اور شوہر وزیرن کا ۲۳۵ ——

* **فصل دسوین در باب مفقود الخبر یعنے گم ہونے لوگونکے اور ایسے لوگون کے جو پیٹ مین ہون** *

۱۰۱ مال ایسے شخص کا جو نہین گم ہوگیا ہو رکہا رہتا ہے ۹۰ سال تک —— اوسکے باپ بین

اس عرصہ مین کچھہ زیادتی نہین ہو سکتی بسبب درمیان واقع ہونے موت اور دنکے نزاع کوئی شخص جو اس عرصہ مین مرجاوے وارث ہو سکتا ہی اوسکا

۱۰۲ جو مفقود اور دنکی شراکتمین وارث ہو تو مال تقسیم کیا جاوے جہانتک انکا حق ہی وہ لیو ینگے تمام صورتونمین وہ شخص زندہ ہو یا مردہ — مثلا ایک شخص مرجاوے اور اسکے دو بیٹیان ایک بیٹا مفقود ہو اور اسکا ایک بیٹا ایک بیٹی ہو — اس صورتمین بیٹیان پاویںگی نصف مال فورا کیونکہ وہ تمام صورتونمین انکا حصہ ہے لیکن پوتی اور پوتونکو کچھہ نہین ملیگا کیونکہ وہ خارج ہین ترکہ سے بگمان اسکے کہ انکا باپ زندہ ہی

۱۰۳ جبکہ ایک شخص مرجاوے اور اوسکا قبیلہ حاملہ ہو اور بیٹے ہوویں تو حصہ ایک بیٹے کا رکھا جاوے اس لحاظ سے کہ شاید بیٹا پیدا ہو

۱۰۴ جس صورتمین ایک شخص مرجاوے اور اوسکا قبیلہ حاملہ ہووے لیکن اسکے کوئی بیٹا نہو الا اور ایسے رشتہ دار ہوں جو وارث ہوتے بصورت نہونے اولاد شخص متوفی کے یعنی بھائی یا بہن ہوں تو مال فورًا تقسیم نہین کیا جاتا

۱۰۵ لیکن اگر وہ اور رشتہ دار ہو جو تمام صورتونمین وارث ہوتے ہین کسی حصہ کے مثلا در صورت ہونے ماکے مال تقسیم کیا جاوےگا اور ماں لیویگی چھٹا حصہ جسکی وہ ضرورةً مستحق ہی اور بعدہ اگر لڑکا زندہ پیدا ہوگا تو اوسکا حصہ ثلث ہو جاویگا

فصل گیارہوین درباب اتفاقًا مرجانے شامل بہت لوگونکے

۱۰۶ جس صورتمین دو یا زیادہ شخص کی اتفاق سے قریب ایک وقت کے مرجاوین تو بموجب ایک راے کے فرض کیا جاوےگا کہ جو [illegible] دیر تک جیا لیکن بموجب سنت قاعدہ مستمرہ کے یہ فرض کیا جاوےگا کہ موت [illegible] کی [illegible] ہی اور مال جو کہ [illegible] وہ تقسیم کیا جاوےگا زندہ

[illegible] مفقود [illegible] وارث [illegible]

[illegible] حمل [illegible]

[illegible] وارث [illegible]

[illegible] وارث [illegible]

[illegible] اتفاق سے [illegible]

وارثون مین اسطرح پر دیا کہ درمیان کے وارث جو مرگئے ایک ہی وقت ساتھہ اصل
مالک کے پیدا نہین ہوئے تھے

فصل بارھوین درباب تقسیم مال متوفا کے

107 جو سابق مین بیان کیا گیا ہے تعلق رکھتا ہے تحقیق کرنے حصون سے جنکے تمام وارث مستحق ہین جبکہ مناسب عدد حصونکا جسمین مال تقسیم ہونا چاہئے دریافت ہوگیا ہی یہہ کم واقع ہوتا ہے کہ مال ٹھیک مطابق ہوتا ہی ساتھہ ایسے عدد کے یعنی دریافت ہو کہ مال تقسیم کیا جاوے درمیان ۱۰ یا ۵۰ حصونکے تو یہہ کم واقع ہوتا ہی کہ مال متوفا کا قیمت دس یا پچاس روپیہ یا اشرفیونکا پورا ہووے ـــ واسطے دریافت کرنے مناسب حصون مختلف قسم کے وارثونکے اور قرضدارونکے ایسی مقدمونمین قواعد مفصلہ ذیل لکھے گئے ہین

108 جبکہ عدد اُن حصونکا دریافت ہوجاوے جنمین مال تقسیم کرنا چاہئے اور عدد حصونکا جنکی ہرایک قسم کے وارث مستحق ہین تو لازم ہے کہ پہلا عدد مقابلہ کیا جاوے ساتھہ عدد کل متوفی کے ـــ اگر یہہ عدد متباین ہون ایک دوسرے سے تو قاعدہ یہہ ہی کہ حصہ ہرایک قسم کے وارثونکا ضرب دیا جاوے درمیان عدد مال کے اور عدد جو ضرب دینے سے حاصل ہووے اوسکو تقسیم کیا جاوے عدد اُن حصونکے سے جنمین مناسب تھا تقسیم کرنا مالکا مثلاً اگر ایک آدمی مرے اور اوسکے ایک بیوہ اور دو بیٹیان اور ایک چچا ہووے اور مال پچیس روپیہ کا ہو ـــ اس صورت مین مال اول تقسیم کیا جاوے درمیان ۲۴ حصونکے جنمین سے بیوہ مستحق ہے ۳ حصون کی اور بیٹیان ۱۶ کی اور چچا ۵ کا ـــ اس موقع پر منظور دریافت کرنیکی کہ کتنی حصون مال پچیس باندہ کے یہہ وارث مستحق ہین قاعدہ مرقومہ بالا عمل مین آوے ـــ اسطرح سے اگر ۳ کو ضرب دو ۲۵ مین سے تو ۷۵ ہوتے ہین

اور ۱۶ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۴۰۰ ہوتے اور ۵ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۱۲۵ ہوتے ہین اگر ۷۵ کو تقسیم کرو ۱۴۴ سے تو ۳ $\frac{3}{144}$ ہوتے ہین اور ۴۰۰ کو تقسیم کرو ۱۴۴ سے تو ۱۶ $\frac{16}{144}$ ہوتے ہین اور ۱۲۵ کو تقسیم کرو ۱۴۴ سے تو ۵ $\frac{5}{144}$ ہوتے ہین

۱۰۹ اگر عدد متوافق ہون تو قاعدہ یہ ہو کہ حصہ ہر ایک قسم کے حصہ دارونکا ضرب دیا جاوے درمیان اُس عدد کے جو تقسیم کرتا ہے مال ترکہ کو اور جو اُس ضرب سے حاصل نکلے تو وہ تقسیم کیا جاوے اُس عدد سے جو تقسیم کرتا ہے حصوں کی جنمین مناسب تھا تقسیم کرنا مال کا مثلاً ایک آدمی مر جاوے اور چھوڑ جاوے [illegible] وارث جنکا اوپر ذکر ہے اور مال ہی پچاس روپیہ کا ـــــ اس صورت مین چونکہ [illegible] پچاس تقسیم ہو سکتے ہین [illegible] دو سے تو مطابق بالنصف ہین اگر [illegible] کو ضرب دو پچیس سے تو [illegible] ہوتے ہین اور اگر ۱۶ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۴۰۰ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۱۲۵ ہوتے ہین لیکن اگر ۷۵ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۶ $\frac{3}{12}$ ہوتی ہین اور ۴۰۰ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۳۳ $\frac{4}{12}$ ہوتے ہین اور ۱۲۵ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۱۰ $\frac{5}{12}$ ہوتے ہین

۱۱۰ اگر دریافت کرنا ضرور ہے عدد حصوں مال کا جنکا ہر ایک وارث مستحق ہے تو یہ بات لازم ہے کہ عمل مین آوے مگر اتنا فرق ہے کہ عدد مال کے مطابق کئے جاوین ساتھ حصے کے جو کہ اول دیا گیا تھا ہر ایک وارث کو اور ضرب اور تقسیم عمل مین آوے بموجب مرقومہ بالا کے ـــــ مثلاً [illegible] اصل حصہ ہر ایک بیٹی کا تھا ۸ اور اگر ۸ کو ضرب دو پچیس سے تو ۲۰۰ ہوتے ہین اور ۲۰۰ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۱۶ $\frac{8}{12}$ ہوتے ہین

۱۱۱ بروقت تقسیم مال کے درمیان قرضخواہون کے قاعدہ یہ ہے کہ کل رقم انکے قرضہ کی لازم ہے کہ ہووے عدد جسمین [illegible] تقسیم کرنا مال کا اور [illegible] ہر ایک قرضخواہ کے دعوے

لازم ہی کہ تصور کیا جاوے بطریق اوسط حصہ کے — مثلاً فرض کرو کہ ایک قرض خواہ
قرضخواہ کا ۱۶ روپیہ ہے اور دوسرے کے پانچ روپیہ اور تیسرے کے ۳ اور قرضدار نے چھوڑا
مال ۱۲ روپیہ کا — بسبب عمل میں لانے طریق مندرجہ قاعدہ ۱۰۹ کے یہ معلوم ہوگا کہ قرضخواہ
جسکو ۱۶ روپیہ واجب تھے مستحق ہی ۸ روپیہ کا اور قرضخواہ پانچ روپیہ کا مستحق ہی ۲ روپیہ کا
اور پھر اور قرضخواہ تین روپیہ کا مستحق ہی دو روپیہ دس آنہ کا

فصل تیرہویں درباب تقسیم مال کے

۱۱۲ جس صورت میں دعوی کریں دو شخص تقسیم مال کا جو انکو بطریق وراثت کے ملا ہے تو تقسیم مال کا
لازم ہے اور بسبب جب کہ ایک وارث دعوی کرے تقسیم مال غیر منقولہ کا تو
بشرطیکہ اوسکے تقسیم کرنے سے فائدہ جو اوس سے متصور ہو اوسمیں نقصان نہ آوے
۱۱۳ لیکن جس صورت میں مال علیحدہ ہو سکے بغیر نقصان کے اسکے تمام اجزا میں تو لینا
تمام شامل وارثونکے ضروری اور اس صورت میں ہی جبکہ مال مشتمل ہو مختلف قسموں
۱۱۴ پر وقت تقسیم مال کا بشرطیکہ روپیہ نہو تو لازم ہے کہ مال تقسیم کیا جاوے علیحدہ علیحدہ حصوں میں جو برابر
ہوں حصوں میں شامل وارثوں کے اور ہر ایک حصہ پر لازم ہے کہ قیمت مقرر کیجاوے اور ہر حصہ دلوایا جاوے
ہر شامل وارث کو بموجب قرعہ یعنی چٹھی ڈالنیکے
۱۱۵ ایک اور عام طریق تقسیم کا ہی بذریعہ شرکت میں لینے پیداواری کے جس صورت میں
کہ ایک وارث حاصل کرتا ہی فائدہ مال کا باری باری سے لیکن طریق مذکورہ میں تقسیم نہیں
ہو سکتی ہی اور جب شریک چاہے علیحدگی اور دوسرا طرف علیحدگی آمادہ نہ ہو تو پہلا دعوی مستحق
ہی ترجیح کا ایسے صورتوں میں جو ہو سکیں *

** تمام ہوئے مسائل اوپر طریقہ مذہب اہل سنت جماعت کے حضور ۱۲۸۲ ** **

باب دوسرا بیچ بیان وراثت کے بموجب مذہب امامیہ کے

۱ بموجب مسئلہ اس فرقہ کے حق وراثہ کا واقع ہوتا ہی تین مختلف طرح سے —

۲ اول وراثہ واقع ہوتا ہی بسبب نسب کے دوسرے بسبب نکاح کے تیسری بسبب ولا کے

۳ تین درجہ دار ہونگے ہیں جو وراثہ لیتے ہیں بسبب قرابت کے اور جبتک کوئی ہو وسے اول درجہ کا وارث ہونمیں سے گو عورت ہی ہو تو دوسری درجہ میں سے کوئی وراثہ نہیں لے سکتا اور جبتک دوسرے طبقہ سے کوئی ہو تو تیسرے درجہ میں سے وراثہ کسیکو نہیں مل سکتا

۴ اول طبقہ مشتمل ہے ... والدین ... اور لڑکوں اور پوتوں نواسوں کو گو کتنی ہی اسفل رشتہ کے ہوں جنمیں قریب کے رشتہ کا خارج کرتا ہے دور کے رشتہ دار کو — ... دونو والدین یا ایک لڑکے یا پوتے یا نواسے کے بیٹے لیکن ایک پوتا نہیں وارث ہوتا ساتھ ایک بیٹے کے اور ... ساتھ ...

۵ یہ طبقہ تقسیم کیا گیا ہے دو قسموں میں اول ... دوسری غیر ... ... جنکی جگہمیں اونکے والدین وارث نہیں ہوسکتے اور دوسری ... اولاد جنکی جگہمیں ... اولاد وارث ہیں — ہر ایک شخص ایک قسم کا خارج کرتا کسی شخص دوسری قسم کو اگرچہ اسکا رشتہ متوفی کے ساتھ زیادہ قریب ہووے لیکن اشخاص ایک ... خارج کرتے ہیں ایک دوسرے کو باندازہ قرابت انکے رشتہ کے

۶ کوئی دعویدار مستحق نہیں ہی وراثہ کا ساتھ اولاد کے لیکن والدین یا شوہر اور ...

۷ اولاد بیٹوں کی لیتی ہی حصہ بیٹوں کا اور اولاد بیٹیوں کی لیتی ہی حصہ بیٹیوں کا گو کہ کتنی ہی ... درجہ ...

۸ دوسرا طبقہ مشتمل ہے دادا اور دادی ... اور ... اور بھائی بہنوں ... اور انکی اولاد

ہین گو وہ کتنی ہی منزل میں ہوں تیسین سے قریب کے رشتہ داروں کو خارج کرتے ہین دور کے رشتہ

دارونکو ——— پردادا انہین شامل وارث ہوسکتا ساتھہ [illegible] دادا یا دادی کی اور بھتیجا نہین

وارث ہوسکتا ساتھہ بہائی یا بہن کے اور پوتا بہائیکا نہین وارث ہوسکتا ساتھہ

بھتیجے یا بہانجے کے

حصص

9 یہہ طریقہ بہی دو قسموں میں منقسم ہے یعنی دادا اور دادی بزرگونمین اور بہائیون

اور اونکی اولاد مین دونو یہہ قسمیں غیر محدود ہین اور اونکے وارث اعلا اور اسفل کی

طرف غیر محدود ہوسکتے ہین ——— [illegible] ایک طبقہ کا نہین خارج کرتا ایک شخص

دوسری قسم کے لوگو انکا رشتہ متوفی [illegible] زیادہ قریب ہے لیکن اشخاص دونو قسمونکے

آپسمین خارج کرتے ہین ایک دوسرے کو [illegible] انداز اونکی قرابت کے

بیشتر ازینکہ اونکے علیحدہ علیحدہ حصص

10 تیسرا طبقہ مشتمل ہے چچا اور پہوپہی ماموں اور خالا اور اونکی اولاد مین اور قریب کے رشتہ کا

خارج کرتا ہے دور کے [illegible] بیٹا [illegible] نہین وارث ہوسکتا ساتھہ چچا کے

یا پہوپہی کے اور بیٹا [illegible] ساتھہ [illegible] کے

علاوہ نواسہ

11 یہ طبقہ غیر محدود ہے طرف بزرگوں اور اولاد کے اور اونکی جگہہ مین بعید وارث

ہوسکتے ہین لیکن جبتک ایک خالا یا چچی [illegible] ہووے تو انکی اولاد وارث نہین ہوگی

چچا اور خالہ حصہ لیتے ہین شامل الا صورتمین کہ بعضے سگے ہوں اور بعضے سوتیلے ———

ایک چچا صرف ایک باپ سے خارج کیا [illegible] اوس چچا کی میراث سے جو کہ ایک ماں باپ سے

ہو اور بیٹا ایک سگے چچا کا خارج کرتا ہے ایک سوتیلے چچا کو

بیان اولاد والدین

12 درصورت نہونے [illegible] والا کے چچا اور ماموں اور خالا باپ اور ماں کے [illegible] لیتے

ہین اور درصورت نہونے [illegible] انکی [illegible] دور کے رشتہ کے ہوں وارث [illegible]

بموجب اُن کے رشتہ قرابت کے شخص متوفا سے ــــ درصورت نہونے تمام ذوالارحام کے چچا اور ماموا و خالہ دادا اور دادیون پردادا پردادیون کے ورثہ لیتے ہیں بموجب اُنکے درجہ قرابت کے شخص متوفا سے

۱۳ یہ عام قاعدہ ہے کہ حقیقی خارج کرتے ہیں غیر حقیقی کو جو ایک درجہ کے ہوں لیکن یہ قاعدہ عمل میں نہیں آسکتا نسبت اُن شخصوں کے جو مختلف درجہ کے ہوں ــــ مثلاً سگے بھائی یا بہن خارج کرتے ہیں سوتیلے بھائی یا بہن کو لیکن بیٹا سگے بھائی کا نہیں خارج کرتا سوتیلے بھائی کو اس سبب سے کہ وہ مختلف درجہ کے ہیں لیکن وہ خارج کرتا ہی سوتیلے بھائی کے بیٹے کو جو ایک درجہ ہی اسیطرح سے سگا چچا نہیں خارج کرتا سوتیلے بھائی کو باوجود اسبات کے کہ وہ خارج کرتا ہے سوتیلے چچا کو

۱۴ قاعدہ درباب خارج ہونے سوتیلے کے سگے کی طرف سے مقید ہے ایک درجہ بہن بھائی یا بہن کے اولاد کے مثلاً اگر بھتیجا بھائی کا جسکا باپ سگا تھا نہیں خارج کرتا اپنے سوتیلے چچا یا پھوپی کو الا اس صورت میں کہ ایک بیٹا سگے چچا کا ہووے اور ایک چچا سوتیلا ہووے صرف ایک ہی باپ سے تو اخیر والا خارج کیا جا سکتا ہے پہلے کی طرف سے ۱۵ یہ قاعدہ خارج کرنے کا نہیں عمل میں آتا نسبت چچا اور پھوپیوں کے جو مختلف طرف کے رشتہ دار ہوں متوفا سے مثلاً ایک سگا چچا یا پھوپی نہیں خارج کرتی ماموں یا خالہ سوتیلی کو لیکن ایک چچا یا پھوپی سگے خارج کرتے ہیں ایک ماموں یا خالہ سوتیلی کو اور اسیطرح سے ایک ماموں یا خالہ سگے خارج کرتے ہیں ماموں یا خالہ سوتیلی کو

۱۶ اگر ایک آدمی چھوڑے ایک سوتیلا چچا اور سگی خالہ تو شخص اول لیگا دو ثلث اس سبب سے کہ وہ باپ کی طرف سے دعوی کرتا ہے اور دوسری یعنی خالہ لیگی ایک ثلث [illegible]

دہوے سکے ماں کی طرف سے کیونکہ مال تقسیم ہوا ہوتا درمیان والدین کے اوسی اندازہ
پر اگر دعوی کرنیوالے ہوتے بجای چچا اور خالہ کے

۱۷ یہہ جو عام قاعدہ ہے کہ جو رشتہ رکہتے ہیں طرف سے ایک ہی باپ اور ماں کی خارج کرتے
ہین انکو جو کہ رشتہ رکہتے ہین صرف بسبب ماں کے نہین عمل مین آسکتا بیچ مقدمہ اُن شخصون
کے جنکے واسطے حصہ مقرری معین کیا گیا ہے

۱۸ اگر ایک شخص چہوڑے ایک سگی بہن اور ایک بہن جو صرف ایک ماں سے ہو تو
سگی بہن لیگی نصف مال اور سوتیلی چہٹا حصہ بقیہ جو رہا وہ سگی بہن کو پہونچیگا
اور اگر ایک بہن سے جو صرف ایک ماں سے ہی زیادہ ہون تو اونکو ثلث پہونچتا ہی اور باقی سے
دو ثلث سگی بہن کو پہونچتے ہین

۱۹ جس صورت مین دو وارث ہون ایک شخص کا دو چند رشتہ رکہتا ہو مثلاً اگر ایک آدمی
مرے اور چہوڑے ایک ماموں اور ایک چچا جو کہ متوفی کا ماموں بہی ہو تو پہلا لیگا ایک ثلث
اور دوسرا دو ثلث اور مستحق ہوگا نصف کا بہی اوس تیسرے حصہ مین سے جو کہ بطریق وراثت
کے پہونچتا ہی ماموں کو اور اس طرح سے وہ پاویگا ۵ حصہ ۶ مین سے اور چہٹا حصہ پہونچتا ہی دوسرے کو

۲۰ دویم وہ شخص جو ورثہ لیتے ہین بسبب نکاح کے وہ شوہر اور بی بی ہین جو کسی صورت
مین خارج نہین ہو سکتے اور شوہر کا حصہ آدہا ہی اور زوجہ کا چوتہائی جس صورت مین
کہ اولاد نہو اور چوتہا حصہ شوہر کا ہوتا ہی اور آٹہواں بیوی کا در صورت ہونے
اولاد کے

۲۱ جس صورت مین ایک زوجہ مرے اور کوئی اور اوس کا وارث نہو تو تمام مال اوسکے شوہر کو پہونچتا
اور جس صورت مین شوہر مرے اور سوا بیوہ کے اور کوئی اوس کا وارث نہو تو

ہوسکو عرف جو تہا حصہ مالکا ہو نہچتا ہی اور باقیکی ۳/۴ حصہ حاکم سکے ہین لیطریق لا وارث سکے

٤٢ اگر کوئی بیمار آدمی نکاح کرے اور اوس بیماری مین مرجاوے بغیر دخول سکے تو اوسکی زوجہ ورثہ نہین لیسکتی اوسکے مالکا نہ مرد وارث ہوسکتا ہے اگر زوجہ پہلے مرجاوے ایسی حالت مذکورہ مین —— لیکن اگر ایک عورت بیمار نکاح کرے اور اوسکا شوہر مرجاوے اوس سے پہلے تو وہ وارث ہوگی اوسکی باوجود اسبابت سکے کہ شرط مرقومہ بالا عمل مین نہ آئی ہو اور باوجود اسبابت سکے کہ اوسنے شفا نہین پائی اوس بیماری سے

٤٣ اگر کوئی شخص بیماری مین طلاق دے اپنی جورو کو تو وہ وارث ہوگی بشرطیکہ وہ مرجاوے درمیان ایک برس کے روز طلاق سے اوسی بیماری سے لیکن اگر ایک برس سے زیادہ زندہ رہیگا تو وہ عورت وارث نہین ہوسکتی

٤٤ [illegible] ایسی طلاق سکے جس سے پھر نکاح جائز ہوسکے اگر شوہر مرجاوے درمیان [illegible] یا عورت مرجاوے درمیان اس عرصہ سکے تو وہ دونو مستحق ہین ورثہ کے

٤٥ زوجہ بسبب متعہ سکے مستحق نہین ہی ورثہ سکے

٤٦ سیوم جو وارث ہوتی ہی بسبب ولا کے وہ کبھی نہین وارث ہوسکتے جبتک کوئی دعویدار بسبب رشتہ یا نکاح سکے ہو

٤٧ ولا ہی دو قسم کا وہ ولا جو کہ حاصل ہوتا ہی آزاد کرنے سے جبکہ آزاد کرنیوالا بسبب آزاد کرنیکے حاصل کرتا ہی ایک حق ورثہ کا اور دوسرا منحصر ہی اوپر آپس کے معاملہ کے یعنی جسمین دو شخص آپسمین معاملہ کرتے ہین واسطے ایک دوسرے کے آپسمین وارث ہونیکے ——

٤٨ دعویدار پہلی قسم کے خارج ہوتے ہین طرف سے دعویدار دن پہلی قسم کے ——

۲۹ عام قاعدہ اخراجکا بموجب اس فرقہ کے یکسان ہے ساتھ قاعدہ سنیونکے
مگر اتنا فرق ہے کہ تمیز نہین ہی رشتہ مرد وزنمین ـــ اسطرحسے بیٹی خارج کرتی ہے
پوتیکو اور نامو خارج کرتا ہے باپ کے چچا کو مگر بموجب سنیونکے ایسی صورتمین بیٹی کو نصف ملتا ہے
ور نامو بالکل خارج ہوتا ہی باپ کے چچا کی طرف سے

۳۰ اختلاف متابعت حاکم مانع نہین ہی ورثہ کا اور قتل خواہ واجبی ہو یا اتفاق سے نہین خارج
کرتا ورثہ سے ـــ قتل جس سے ورثہ جاتا رہتا ہی لازم ہی کہ ہو عمداً اور ظلم سے

۳۱ عدد حصونکا جسمین ضرور ہو تقسیم کرنا مالکا نہین زیادہ کیا جا سکتا اگر تمام وارثونکو
پورا نہ پہونچے ـــ ایسی صورتمین بموجب اندازہ کے کمی کیجاوے حصہ مین سے ایسی وارث
کے جو کہ بموجب خاص موقعون کے محروم کیا جاوے اپنے حصہ مقرری سے یا حصہ کسی اور وارث
سے جسمین کمی ہو سکے ـــ مثلاً درصورت ہونے ایک شوہر ایک بیٹی اور والدین کے
اس موقع پر مال التقسیم کیا جاوے بارہ مین جسمین سے شوہر کو ہوگا ۳ یعنی چہارم اور والدین
کا حصہ ہمین سے دو یعنی ۴ اور بیٹی آدھا لیکن بجائی ۶ یعنی نصف جسکے وہ مستحق ہے یعنی
نصف جسکے وہ مستحق ہے اوسکے لئے ۵ حصہ رہتے ہین اس صورتمین بموجب مسئلہ سنیون
کے مالکے ۱۳ حصہ ہو جاتے تاکہ بیٹی کو ۶ حصہ ملتے لکن بموجب امامیہ مسئلہ کے بنی تابع ہوگی ساتھ
۵ حصہ کی جو اوسکی ہی اسواسطے بعضے موقعون پر جو بکہ وہ حصہ دار مقرری ہی تو وہ سکا
حصہ مستوجب ہے کمی کا مثلاً اگر ایک بیٹا ہوتا تو بیٹی مستحق نہین ہوتی کسی خاص حصہ
کی اور حصہ دار غیر مقرری ہو جاتی الا شوہر اور والدین کسی صورتمین محروم نہین ہو سکتے اپنے حصہ مقرری سے

۳۲ جس صورتمین مال زیادہ ہووے عدد وارثون کے سے تو بچت پہنچتی ہی وارثونکو
ـــ شوہر مستحق ہی حصہ کا واپسیمین سے لیکن زوجہ نہین ـــ یا ہی مستحق نہین ہے

ہے ایسی کی درصورتیکہ بھائی ہو دین اور جس صورت مین کوئی شخص ... عمدہ ...
بیت بالکل اسی شخص کو پہونچتی ہے

۳۲ بروقت تقسیم مال کے بڑا بیٹا اگر لیوے تو مستحق ہے اپنے باپ کی تلوار کا اور قرآن
اور پہننے کی پوشاک کا اور اسکی انگشتری کا

باب تیسرا درباب بیع کے

تعریف بیع

۱ مراد بیع سے بدلنا ایک مالکا دوسرے مال سے ساتھ اسکی رضامندی اور خوشی کے
معاملہ بیع کا ہوتا ہے ساتھ ایجاب و قبول کے یا بدل لینے کے بغیر ... کے

بیع چار قسم

۲ بیع چار قسم ہوتی ہے جو مشتمل ہے اوپر سودا اسباب کے عوض مال کے اور روپیہ کے عوض
میں روپیہ کے اور روپیہ کے عوض مال کے اور مال کے عوض روپیہ کے یہ آخر قسم بیع کی نہایت عام ہے

۴ بیع یا تو نافذ یعنی مطلق یا موقوف یا فاسد یا باطل ہوتی ہے

بیع مطلق

۵ بیع مطلق وہ ہے جو عمل میں آتی ہے فورًا اور کوئی روک اوسمین نہیں ہوتی

بیع موقوف

۶ بیع موقوف وہ ہے جو ملتوی رہتی ہے رضامندی پر مالک کی اور اس صورت مین وہ شخص
ہو تو اوپر رضامندی اوسکی ولی کے اور آئین کی رو سے ممانعت نہین ہے اور کوئی
حرج نہین ہے اوسکے تمام ہونے مین مگر ایسی رضامندی

بیع فاسد

۷ فاسد بیع وہ ہے جو عمل مین آتی ہے اوپر قبضہ کے یعنی بعد قبضہ کے ملک مین آتی

بیع باطل

۸ باطل بیع ہے جو اصلا فائدہ نہین دیتی کبھی سبب وہ چیزین جو مقابل ہین ایک دوسرے
سے یا ایک اون مین سے قیمت نرکھتی ہو موجب آئین کے

۹ عوض ہو سکتا ہے ہر ایک شے کا جسکی ازروی آئین قیمت ہے بشرطیکہ بائع اور مشتری کے
رضامند ہوں اور مال ایسا فروخت ہو سکتا ہے جس قیمت پر وہ خرید ہوا ہو یا کم اوس سے یا زیادہ

۱۰ یہ ضرور ہے کہ دو شخص ہوں ہر ایک معاملہ بیع کے بیچ میں الا اس صورت میں کہ بیچنے والا اور خریدار مقرر کریں ایک ہی مختار سرانجام لیجانیوالا یا جس صورت میں باپ یا ایک وصی باپ کا یا قاضی صغیر سن کیطرف سے بیع کرے یا خریدے اپنی مال کو یا جس صورت میں ایک غلام خریدے آزادی باجازت اپنے آقا کے

۱۱ یہ کافی ہے کہ طرفین رکھتے ہوں تمیز اس معاملہ کی جو وہ کرتے ہیں اور ایک صغیر ساتھ رضامندی اپنی ولی کے یا ایک دیوانہ وقت ہوش جو اسمیں ہو معاملہ کر سکتے ہیں

۱۲ بروقت مبادلہ مال کے ساتھ مال کے یا مبادلہ روپیہ کے ساتھ روپیہ کے بشرط ادا کرنے آیندہ کے ناجائز ہے لیکن بروقت مبادلہ کے ساتھ مال کے یا مال کے ساتھ روپیہ کے ایسی شرط جائز ہے

۱۳ یہ ضروری ہے واسطے انجام ہر ایک معاملہ بیع کے کہ شے مبیعہ اور عوض اسکا اسطرح مقرر کئے جاویں کہ آیندہ کو تنازع نہووے درباب مراد معاملہ کرنیوالوں کے

۱۴ یہ بھی ضرور ہے کہ شے معاملہ کی بروقت کرنے معاملہ کے موجود ہووے اور قابل ہو سپرد کرنے کے خواہ فوراً یا بعد عرصہ مقررہ کے

۱۵ بروقت مبادلہ روپیہ کے عوض میں روپیہ کے یا مبادلہ مال کے عوض میں مال کے اگر اجناس جو مقابل ہیں ایک قسم کے ہوں تو برابری درباب مقدار مال کے ضرور شرط ہے

۱۶ ناروا ہے ایسی شرط جسمیں طرفین سے ایک کو ناجائز فایدہ ہو واسطے کسی تحقیق چیز کے جس سے آیندہ کو فساد ہو لیکن اگر اس شرط کی تعمیل ہو جاوے یا تحقیق بات رفع کیجاوے تو معاملہ جایز رہیگا

۱۷ جایز ہے عقد کرنا درباب اختیار فسخ معاملہ بیع کے لیکن شرط تین دن سے زیادہ نہووے

۱۸ جس صورت میں ادا کرنا زر قیمت کا قرار پاوے آیندہ پر تو عرصہ مقررہ اور ملتوی نہیں

ره سکتا ایسی بابت پر وقت جسکے واقع ہونیکا مجہول ہو اگرچہ وہ ضرور واقع ہونیوالا ہو

مثلاً جایز نہین ہے ملتوی رکھنا ادای قیمت کا تاوقت چلنی ہوا کے یا برسنے مینہ کے — مثال

اور یہہ بھی جایز نہین ہے باوجودیکہ وقت اسقدر کم مجہول ہو کہ بمنزلہ وقت مقرری کے

ہووے مثلاً جایز نہین ہے ملتوی رکھنا ادائی قیمت کا تاوقت بونے یا کاشنی کے

۱۹ جایز نہین بیچنا مال کا مبادلہ مین ایک قرض کے جو تیسرے شخص سے واجب الوصول — بیع قرض کے

ہی باوجود اسبات کے اگرچہ بابت ایسے قرضہ کے ہو جو خود بیچنے والے پر آتا ہے

۲۰ دوبارہ بیع اسباب منقولہ نہین عمل مین آسکتی خریدار کیطرف سے جبتک کہ مال حقیقتاً

مین اسکے قبضہ مین نہ آگیا ہو

۲۱ بے عیبی مراد ہے ہر ایک معاملہ بیع مین

۲۲ جس صورتمین اسباب مبیعہ مختلف ہو خواہ بلحاظ اُس تعداد یا قسم کے جیسا کہ بایع نے

بیان کیا تھا تو مشتری کو اختیار ہے پہر جانیکا معاملہ سے

۲۳ بسبب بیع زمین کے کوئی چیز یعنی بدون ذکر کرنے حقوق اور منافع اور قلیل و کثیر کے

داخل ہوتی ہی بیع مین جو چیز ملای گئی ہی زمین سے واسطے ہمیشگی کے اور جو کہ چندروزی

ہو وہ بیع نہین ہوتی ہی — مثلاً میوہ درخت کا تعلق رکھتا ہے بایع سے باوجود اسبات

کے کہ درخت جو اسمین نصب ہے تعلق رکھتا ہی مشتری زمین سے

۲۴ جس صورتمین فسخ کرنا معاملہ بیع کا شرط ہوگئی ہو خریدار کیطرف سے اور مال مبیعہ

کو کچھ آسیب پہونچا ہو یا تلف ہوگیا ہو اسکے قبضہ مین تو وہ ذمہ دار ہی اوسی قیمت کا جسکے

اوپر قرار پایا تھا لیکن جس صورتمین کہ شرط ہووے بایع کیطرف سے تو مشتری ذمہ دار ہے

صرف اصل قیمت مال کا

۴۵ لیکن شرط اختیار استرداد کی جاتی رہتی ہے بسبب خریدار کے استعمال میں لانے اوس چیز کے بطور مالکانہ کے اسطرح کہ اوسمین کچھہ فرق آجاوے

۴۶ جس صورت مین مشتری نے مال نہ دیکھا ہو یا نمونہ نہ دیکھا ہو جسمین کہ نمونہ کفایت کرے تو اوسکو اختیار ہے پہرنیکا معاملہ سے بشرطیکہ خریدار اوسکو بطریق مالک کے کام مین نہ لایا ہو اگر بروقت دیکھنے مال کے وہ اوسکے بیان کے موافق ٹہرے اور باوجود اسبات کے بہی کہ اختیار واپسی کا مقرر نہوا ہو

۴۷ لیکن اگرچہ بایع نے مال نہ دیکھا ہو تو اوسکو اختیار نہین ہے پہرنیکا معاملہ سے اگر اختیار پہرجانیکی شرط نہ کری ہو الا بیع بیع مال کے عوض مین مال کے

۴۸ جس خریدار نے نہ اقرار کیا ہو لینے اسباب کا اس طرح کہ وہ کیسا ہی ہو تو اوسکو اختیار ہے پہیر دینیکا بایع کو بروقت معلوم ہونے نقص کے جسکی اوسکو بروقت خریدنے کے خبر نہتی بشرطیکہ اوس اسباب مین خریدار کے قبضہ مین کچھہ اور زیادہ نقصان نہ آگیا ہو والا اس صورتمین خریدار مستحق ہے صرف نقصان عیب کا

۴۹ لیکن اگر خریدار نے بیچڈالا ہو ایسی ناقص چیز کو کسی اور شخص کے ہاتہہ تو اوسکو نقصان عیب نہین مل سکتا پہلے بیچنے والے سے مگر اوسنے بسبب زیادہ کرنے کسی اور چیز کے اوس چیز پر بیش از بیع کے نہ خارج کیا ہو اپنے تئین واپس کرنے سے پہلے مالک کو

۵۰ جس صورتمین کہ اجناس بیچی جاوے اور امتحان پر ناقص معلوم ہو تو واپسی کل قیمت کی طلب کیجا سکتی ہے بایع سے باوجود اسبات کے کہ وہ خراب ہوگئی ہو آزمایش مین بشرطیکہ خریدار حاصل کر سکے کوئی فائدہ اوس سے لیکن اگر خریدار لا سکتا ہو اس نقص چیز کو فائدہ کے کام مین تو صرف مستحق ہے نقصان عیب کا بقدر ناممکن کے

۴۱ اگر ایک شخص نے بیچے ایک جنس جو اُسنے خریدا تھا اور وہ مجبور کیا جاوے پھیر لینے پر ایسی چیز کے اور واپس کرنے پر زر قیمت کو تو وہ مستحق ہے ایسی بابت کا نسبت بیچنے والے کے بشرطیکہ نقص ذاتی ہووے

۴۲ اگر ایک خریدار بعد دریافت کرنے قصور کے جنس خریدی ہوئی میں کام میں لاوے اوس جنس کو یا کوشش کرے بیع کرنے میں اُس قصور کے تو دعویٰ نہیں ہو سکتا بائع پر کیونکہ وقوع ایسی بات کا دلالت کرتا ہے اوسکی رضامندی پر در صورت خیار شرط ہونے خریدار کے +

۴۳ یہ عام قاعدہ ہے کہ اگر اجناس فروختہ اس قسم کے ہوں کہ وہ باآسانی علیحدہ تقسیم ہو سکیں بغیر نقصان کے اور ٹکڑا اُنمیں کا بعد اوسکے خریدار کو ناقص معلوم ہو یا مال ہو تیسرے شخص کا تو خریدار کو اختیار نہیں ہے کہ اپنے ایک ٹکڑے کا اور واپس کرنے دوسرے کا اور طلب کرے گا بموجب اندازہ کے واپسی قیمت بابت واپس کئے ہوئے ٹکڑے کے ـــــ اس صورت میں اسے چاہئے یا تو رکھنا کل کا اور طلب کرنے نقصان عیب کا بقدر امکان کے یا وہ پھیر دے کل کو اور طلب کرے کل واپسی قیمت کے لیکن جس صورت میں تمام ٹکڑے علاحدہ ہو سکتے ہیں بغیر نقصان کے تو برعکس اسکے عمل میں آتا ہے

۴۴ استعمال جنس فروخت کا کسی طور پر ہو ممنوع ہے بعد اذان جمعہ کے اگرچہ جواز ہے

باب چوتھا درباب شفعہ کے + +

۱ شفعہ کے معنی ہیں اختیار حاصل کرنا قبضہ ایسی زمین کا جو بیچی گئی ہو بعد ادا کرنے اوس روپیہ کے جو کہ خریدار نے ادا کیا ہو

۲ • حق شفعہ فائدہ دیتا ہے بلحاظ ایسے مال کے جو بیع کیا گیا ہو یا جدا کیا گیا ہو اسطور کہ برابر بیع کی لیکن فائدہ نہیں دیتا نسبت ایسے مال کے جو بخشا گیا ہو اور وصیت

یا ورثہ سے کے پہنچا ہو مگر عوض میں کچھ لیکر بخشا ہو جسکی شرط ہوگئی ہو لیکن شفعہ کا دعویٰ
نہیں ہو سکتا جس صورت میں بخشنے والا لیوے عوض میں کچھ شے بغیر کرنے شرط کے

۳ حق شفعہ واجب ہے بلحاظ ایسے مال کے جو خواہ تقسیم ہو سکے یا نہ ہو سکے لیکن مراد نہیں ہے
مال منقولہ سے اور وہ نہیں واجب ہے جبتک کہ بیع نہو چکے ہو بیچنے والیکی طرف سے

۴ حق شفعہ کا دعوا ہو سکتا ہے سب لوگوں کی طرف سے اور کچھ فرق نہیں ہے بلحاظ اختلاف مذہب کے

۵ تمام مراتب جو تعلق رکھتے ہیں خریدار سے اوسیطرح تعلق رکھتے ہیں ایسے خریدار سے جو کہ شفیع ہو

۶ اشخاص مفصلہ ذیل دعوی کر سکتے ہیں شفعہ کا درجہ بدرجہ — اول شریک ذات مال مبیعہ
کا دوئم شریک حقوق مبیعہ کا ہمسایہ

۷ یہہ ضروری ہے کہ وہ شخص جو دعوے کرے اس حق کا تو وہ ظاہر کرے اپنے ارادہ خرید کو
فوراً ہر وقت خبر پانی بیع کے اور اوسکو لازم ہے کہ بلا تاخیر اظہار کرے خریدار کے سامنے
گواہوں کے اور دعوی روبرو بائع یا خریدار کے یا اوس مکان کے جو بکتا ہے

۸ جبکہ شرائط مرقومہ بالا تمام ہو جاویں دعویدار شفعہ کو اختیار ہے کہ بموجب جس کرے
اپنے دعوے کو عدالت میں

۹ پہلا خریدار حق رکھتا ہے قبضہ میں رکھنی مال کا جبتک کہ وہ پاوے زر خرید کا دعویدار
حق شفعہ سے اور اسیطرح بائع بھی قبضہ رکھ سکتا ہے اگر اوسنے نہ سپرد کیا ہو خریدار کو

۱۰ جس صورت میں کہ ایک مال خریدار نے تعمیر کچھ کی ہو مبیعہ کی تو دعویدار شفعہ کو لازم ہے یا تو وہ اوسکی
قیمت کا ادا کرے یا دور کروا دے اس تعمیر کو — اور جس صورت میں مبیعہ مذکورہ میں نقصان آگیا ہو ہاتھ
سے دینا خریدار کے تو دعویدار طلب کر سکتا ہے کمی قیمت کی اندازہ سے لیکن جس صورت کہ
نقصان واقع ہوا ہو بغیر اختیار خریدار کے تو لازم ہے کہ دعویدار شفعہ بالکل قیمت

حق شفعہ مال غیر منقولہ
حقوق مساوی
ترتیب دعوی شفعہ
ضروری اظہار
دعوی بعدالت
حقوق خریدار
حقوق دعویدار

ادا کرے یا دست بردار ہو دعوی سے

۱۱ جس صورتمین دعویدار شفعہ نے قبضہ حاصل کر کے کچھ تعمیر کی ہو ملکیت مین تو وہ مستحق نہین قیمت بنا کا اگر بعد دریافت ہو کہ ملکیت کسی تیسرے شخص کی ہی ـــ اس صورتمین وہ لیا دیگا قیمت بائع سے یا خریدار درمیانی سے اگر اُسکو قبضہ دیا گیا ہو گا اور اُسکو اختیار ہے

ڈھا لینے اپنی تعمیر کا

۱۲ جس صورتمین تنازع واقع ہو درمیان دعویدار شفعہ اور خریدار کے زر قیمت [illegible] ہوئی ہے اور کوئی انمین سے گواہ نہ رکھتا ہو تو اظہار خریدار کا اور [illegible]

جس صورتمین دونو فریقون کے گواہ ہین تو گواہان دعویدار شفعہ کو ترجیح ہوگی

۱۳ از روے شرع کے اکثر باتین جنکے سبب سے حق [illegible] کا جاتا رہتا ہی مثلا جس صورتمین کسیکو خوف ہو کہ اُسکا ہمسایہ دعوی کریگا شفعہ کا تو وہ بیچ سکتا ہے تمام اپنی ملکیت بجز [illegible] جو کہ ملحق ہے مکان ہمسایہ سے [illegible] اُسے اندیشہ ہو کہ شریک دعوی کریگا تو [illegible] اول معاملہ کر سکتا ہے ساتھ خریدار کے واسطے زیادہ فرضی قیمت کے اور بعد [illegible] اسکا ادا کرے قیمت کو ساتھ کسی چیز کم قیمت کے ـــ جس صورتمین دعویدار شفعہ کو [illegible] ہو تو اُسکو چاہیے کہ ادا کرے قیمت جسپر پہلے معاملہ ہوا تھا بغیر لحاظ پہلے معاملہ کے ٭

باب پانچوان درباب ہبہ کے

۱ ہبہ سے مراد ہی دینا ایک شے کا بغیر عوض کے

۲ قبول کرنا اور قبضہ مین لینا موہوب لہ کا اُسی قدر ضروری ہے جیسا کہ دست بردار ہونا واہب کا ـــ لیکن یہ اصل ہی ہبہ مین اور قبول کرنا شرط ہے

۳ ہبہ درست نہین ہے بلکہ وہ موقوف ہر کسی امر مجہول پر اور ہبہ نہین ہو سکتا قیمت آئندہ کا

۴ ضروری ہی کہ ہبہ کے ساتھ قبضہ بھی دیا جاوے اور قبضہ لیا جاوے سو اگر [illegible] بعد ہبہ کے تو لازم ہے کہ بموجب اجازت واہب کے

۵ ہبہ نہیں ہو سکتا ایسی شے کا جو آئندہ کو پیدا ہوگی باوجود اس بات کے بھی کہ [illegible] بعد پیدا ہونے [illegible] قبضہ میں [illegible] موہوب لہ کے [illegible] شے ہبہ کی لازم [illegible] موجود ہوں بوقت ہبہ کے

۶ ہبہ ایسی شے کا جو کہ غیر منقسم ہو اور شامل ہو ساتھ اور شے کے بوقت ہبہ کے تقسیم ہو سکتی ہو نادرست ہی اگرچہ علیحدہ کیا گیا ہو پیشتر [illegible] سپردگی کے کیونکہ سپردگی [illegible] موہوب کی نہیں ہو سکتی بغیر تقسیم ہونے کے [illegible] شے [illegible] ہبہ میں داخل نہیں ہے [illegible] اس صورت میں [illegible] کیا جاوے [illegible] کو تو حصہ ہر ایک کا بانٹا چاہئے خواہ [illegible] کرنے ہبہ کے خواہ بوقت سپردگی کے

[illegible] مراد یہ نہیں نکلتی مگر لازم ہے کہ واضح ہو [illegible] اس میں کسی طرح کا شک نہ ہو اور ارادہ واہب کا ثابت ہو [illegible] بالکل دست بردار ہو نیکے شے موہوب سے اس طرح سے کہ شے [illegible] ملک سے [illegible] انتقال [illegible] باطل ہے جبکہ واہب کسی طرح سے شے موہوب [illegible] نام [illegible] بطریق مالک کے

[illegible] اگر کوئی عورت دیوے ایک گھر اپنے شوہر کو یا باپ دیوے اپنے صغیر بیٹے [illegible] قاعدہ بالا میں داخل نہیں [illegible] قبضہ شرط نہیں [illegible]

[illegible] بموجب قاعدہ بالا کے سپرد کرنا اور قبضہ لینا ضرور نہیں ہی جبکہ ہبہ ایسے شخص کے نام کیا جاوے جو کہ امین اور قابض ہے شے موہوب کا اور اس صورت میں بھی ضرور نہیں ہی کہ صغیر بیٹا ہو — قبضہ لینا [illegible] صغیر کی طرف سے کافی ہی

ہبہ مرض الموت

۱۱ ہبہ مرض موت کا خیال کیا جاتا ہی بطریق وصیت کے اور جایز نہین ہی زیادہ ثلث مال کے اسکی سبب سے کوی شخص نہین ہبہ کر سکتا کسی چیز کا اپنے مال سے تمام اپنے وارثون کے وقت موت کے کیونکہ جایز نہین ہی کہ ایک وارث لیوے وصیت نامہ بے رضامندی باقی وارثون کے

واہب کو اختیار ہے واپس لینے ہبہ کا سوای بعض مقدمات مین

۱۲ واہب کو اختیار ہے واپس کر لینے کا ہبہ کے مگر بیچ مقدمات مفصلہ ذیل کے

۱۳ ہبہ نہین واپس لیا جا سکتا جس صورتین موہوب لہ رشتہ دار محرم ہو یا جس صورتین کوئی چیز عوضین لیگئی ہو یا جس صورتین شئے ہبہ پر کوئی چیز زیادہ ہوگئی ہو بشرط علاحدہ نہ ہو سکنے یا جس صورتین کہ شئے موہوب نکل جاوے ملک سے موہوب لہ کے

دو خاص قسمین ہبہ کے

۱۴ علاوہ متعارف قسمون ہبہ کے بموجب آئین کے دو قسم کے ہبہ ہوتی ہین جو زیادہ تر مشابہت رکھتے ہین مبادلہ یا بیع سے وہ کہلاتے ہین ہبہ بالعوض یعنی ہبہ عوض پر اور ہبہ بشرط العوض یعنے ہبہ اوپر اقرار عوض کے

ہبہ بالعوض

۱۵ ہبہ بالعوض مشابہت رکھتی ہے بیع سے تمام لحاظ مین اور وہی شرطین تعلق رکھتی ہین اور اسکا قبضہ لینا تمام صورتون مین ضرور نہین

ہبہ بشرط العوض

۱۶ ہبہ بشرط العوض مشابہت رکھتا ہی ہبہ سے جب تک کہ وہ شئے عوضین جسکے ہبہ کیا گیا حاصل نہو اور قبضہ واہب اور موہوب لہ کا اسی سبب سے ضروری شرط ہی

باب چھٹا بیچ مسایل وصیت کے

وصیت لکھی ہوئی اور زبانی مین تمیز نہین

۱ کچھہ ترجیح نہین ہے لکھی ہوئے وصیت نامہ کو اوپر زبانی کے وصیت اور یہہ دونو برابر حکم رکھتے ہین خواہ جنس وصیت کی غیر منقولہ ہو یا منقولہ ہو

ثلث سے زیادہ وصیت

۲ وصیت نہین ہو سکتی زیادہ ثلث مال سے وصیت کنندہ کے بغیر رضامندی وارثونکے

۳ وصیت جایز نہین ہی واسطے ایک وارث کے بغیر رضامندی باقیون کے

۴ درمیان اس مال کے جو ورثہ کا ہوا اور اسکے جو وصیت نامہ مین ہو یہ فرق ہے کہ اول ہو جاتا ہے مال وارثکا مرث ازروی آئین کے اور دوسرا نہین ہو جاتا مال موصی لہ کا جبتک کہ اوسکی رضامندی نہ حاصل ہوگئی ہو صراحتًا یا دلالتًا

۵ دینا جنس وصیت عمل مین آتی ثلث مال تک ہے اور اگر سلے دعوی دار تو سکے

۶ تمام قرض جو وصیت کنندہ سے پر واجب ہے کہ ادا کیا جاوے پیشتر دعوی وصیت نامہ کے

۷ ذمہ دار ہونا قرضہ کا کسی وارث کے بروقت موت کے مشابہت رکہتا ہی وصیت سے یہان تک کہ زیادہ از ثلث مال ہے

۸ یہہ ضرور نہین ہی کہ شے وصیت کی وجود مین ہو وقت تحریر وصیت نامہ کے اوسکے جائز ہونیکے لئے یہی کافی ہے کہ اوسکا وجود ہو بروقت موت وصیت کنندہ کے

۹ وصیت نامہ مین نہین نقص آتا گو اوسمین زیادہ وصیت سے مراتب درج ہوں لیکن تعمیل ومین تک ہوگی جہانتک کہ موافق آئین کے ہے

۱۰ جو شخص وارث نہو بروقت نوشت وصیت نامہ کے لیکن وارث ہو جاوے پیش از موت وصیت کنندہ کے تو مال وصیت اوسکو نہین پہنچ سکتا لیکن جو شخص وارث ہو بروقت نوشت کے اور خارج ہو جاوے پیش از موت وصیت کنندہ کے تو وہ لیسکتا ہی شے مندرجہ وصیت نامہ

۱۱ اگر کوئی شخص بطریق وصیت کے دیوی ایک چیز کسی شخص کو اور بعدہ اوسی چیز کی کسی اور کے حق مین وصیت کرے تو پہلی وصیت باطل ہے اور اسیطرح سے باطل ہوگا اگر فروخت کریگا یا دیدیگا وصیت نامہ کو کسی اور شخص کو باوجودیکہ وہ اوسکے قبضہ مین آگئی ہو پیش از اوسکے موت کے کیونکہ عمل مین لانا اسبات کا باطل کرتا ہے اپنی وصیت کو

۱۲ جس صورت مین ایک وصیت کنندہ دیوے کسی شخص کو سوا بہ نسبت اسکے کہ وہ دیسکتا ہی

بموجب آئین کے اور وارث قائم نرکہین انکی وصیت کو تو موافق اندازہ کے کمی عمل مین اوسے

تمام وصیت نامو مین

۱۳ جس صورتمین ایک وصیت نامہ کیا جاوے ایک شخص کے نام اور بعدہ ایک زیادہ وصیت
کیی دے اوسی شخصکے نام تو بڑا وصیت نامہ جایز ہی لیکن جس صورتمین زیادہ وصیت کی ہو
بیشتر چہوٹے وصیت نامہ کے تو چہوٹا وصیت نامہ جایز ہوگا

۱۴ اگر وصیت نامہ ہو بیچ حق دو شخصون کے شاملاتمین اور اونمین کا مرجاوے پیش از بنے
مشتہری وصیت کے تو کل پہنچا ہی زندہ کو لیکن اگر برابر ایک کے واسطے نصف لکہا گیا تہا تو زندہ کو صرف
نصف ملیگا اور باقی نصف پہنچا ہی وارثونکو اور اسکی اسیطرح عمل مین آویگا در صورت ہونے
ایک وارث اور ایک غیر کے جنکے حقمین شامل وصیت ہی

۱۵ جس صورتمین کوئی وصی نہ مقرر کیا گیا ہو تو نایب اور ورثا اوسکے بطریق وصی کے
در صورت ہونے اونکے وصی کام کر سکتے ہین

۱۶ مسلمان کو لازم نہین ہی مقرر کرنا ایک غیر مذہب شخص کا بطریق وصی کے اور ایسا عہدہ باطل
ہو جا سکتا ہی حاکم کی طرف سے

۱۷ جبکہ وصیون نے ایک دفعہ قبول کر لیا ہے سامنے موصی کے تو بعدہ انکار نہین کر سکتے

۱۸ جس صورتمین دو وصی ہو دین تو ایک کو اختیار نہین ہی علیحدہ کام کرنیکا الا در صورت ضرورت
کے اور اوس صورتمین کہ فایدہ نسبت مال کے بیشک واقع ہووے

باب ساتوان در باب نکاح کے

۱ نکاح سے مراد ہی ایک عقد جو کہ بنظر حلالی کرنے اولاد کے ہوتا ہی

۲ ایجاب و قبول ضرور ہین عقد نکاح مین

۳ شرطیں عقل و بلوغ اور آزادی دونوں کی درصورت نہونے پہلی شرط کے عقد باطل
اسواسطے نکاح نہیں ہوسکتا طرف سے ایک معصوم کی جو عاقل نہیں اور نہ ایک دیوانہ کی طرف
سے ـــ درصورت نہونے دو آخر کے شرطوں کے عقد قابل باطل ہونیکے ہے اسواسطے کہ صداقت
ایسے نکاح کی جو عمل میں آیا ہو طرف سے ناقل خوردسال لڑکی یا غلاموں کی منحصر رضامندی
انکے ولیوں کی اور آقا کی ہے ـــ یہہ بھی ایک شرط ہے [illegible] بموجب آئین کے صحیح ہو نسبت
عورت کے اور ہر ایک جانب [illegible] گواہوں عقد کی ادائیگی
قبول عمل میں آوے اور سنوے [illegible] ایک جگہہ

۴ صرف چار شرطیں [illegible] جائز ہونے گواہوں کی عقد نکاح میں یعنی آزادی عقل بلوغ اور
۵ اگر گواہ نکاح کے ہمجلس اور رشتہ دار ہوں تو کچھہ قباحت نہیں واقع ہوتی انکی گواہی
میں برعکس اور معاملات کے

۶ ایجاب ہوسکتا ہے بذریعہ پیغام یا خط کے لیکن شرط ہے کہ گواہ رسید پیغام یا خط کے
اور قبول شخص منسوب الیہ کے ہوویں ـــ اور نکاح جائز ہوتا ہے اسی [illegible] میں

۷ حاصل عقد نکاح سے ہے جائز کرنا خوشی طرفین کا [illegible] اختیار شوہر
اور بخشنا عورت پر ایک حق مہر اور پرورش اور نگہبانی اور پیدا کرنا طرفین کے [illegible]
حق وراثت کا اور رشتہ جسمیں نکاح نہو سکے اور لازم کرنا برابر [illegible] تمام بیبیوں [illegible]
سے شوہر کی اور تابعداری طرف سے بی بی کی اور تفویض کرنا اختیار [illegible] کا شوہر کو [illegible]
فرمان برداری کے

۸ آزاد آدمی چار بیبیاں کرسکتا ہے لیکن غلام صرف دو
۹ ایک شخص نکاح نہیں کرسکتا اپنی ماں یا دادی یا خوشدامن یا سوتیلی یا بہن 1

بھتیجی یا بہن یا پھوپھی یا سوتیلی دادی یا بیٹی یا پوتی یا پھو یا پوتے کی زوجہ یا سوتیلی بیٹی یا دادی بہن یا بھانجی یا خالہ یا دائی سے

۱۰ یہہ بھی جائز نہین کہ کوئی نکاح کرے ایک ہی زمانہ مین دو عورتون سے جو ایسی ایسی نسبت رکھتی ہون کہ اگر او مین ایک مرد ہوتا تو انکا نکاح آپسمین نا درست ہوتا

۱۱ نکاح درست نہین ہی ساتھہ ایک شخص کے جو غلام ہو نکاح کرنیوالیکا لیکن آزاد کا ساتھہ ایسے غلام کے جو اوسکا مال ہو بہ رضامندی آقا اس غلام کے جائز ہی بشرطیکہ اوسنے کسی آزاد عورت سے نکاح نکر لیا ہو

۱۲ عورتین عیسائی یہودی اور مذہب کتابیہ کی نکاح کیجا سکتی ہین مسلمانون سے

۱۳ نکاح فرض کیا جا سکتا ہی بغیر گواہی گواہون کے اگر یہہ ثابت ہی کہ مرد و زن مدت سے باہم رہتے ہین لیکن گواہ ہونا اسمیں بہتر ہی تمام معاملوں نکاح مین

۱۴ جو عورت عمر بلوغ کو پہنچی ہو وہ نکاح کر سکتی ہی جس شخص سے کہ وہ چاہی اور اوسکے ولی کو اختیار نہین ہی مداخلت اگر وہ ہم کفو ہو

۱۵ اگر نہو تو اختیار ہی مسترد کرد اسکا ولی کو

۱۶ جس صورتمین عورت نے عمر بلوغ نہ حاصل کی ہو تو موجب آئین کے وہ اپنا نکاح نہین کر سکتی بغیر رضامندی اپنی ولیون کے اور جواز نکاح بالکل منحصر ہے اونکی رضامندی پر

۱۷ لیکن دونو صورتون مین مذکورہ بالا کے لازم ہے کہ ولی مداخلت کرین قبل ہونے ادائے

۱۸ معاملہ نکاح کا جو عمل مین لایا ہو طرف سے باپ یا دادا کے بیچ حق ایک صغیر سن کے تو وہ جائز ہے اور صغیر سن کو اختیار نہین ہی اوسکے مسترد کرنیکا بروقت حصول سن تمیز کے لیکن اگر یہہ طرف کسی اور ولیکی تو صغیر سن مسترد کر سکتا ہی بروقت اسنے عقلکے بشرطیکہ اتناء عرصہ نگذ گیا ہو

جدا طلاق رکھتا ہو رضامندی پر

۱۹ جس صورت مین باپ کی طرف کا ولی نہو تو ماں کی طرف کے رشتہ دار صغیر سن نکاح کر سکتے ہین
اور درصورت نہونے ماں کیطرف کے ولیکی حاکم اونکی عوض مین ہو سکتا ہے

۲۰ ایک ضروری شرط ہی معاملہ نکاح مین ہونا مہر کا زیادہ سے زیادہ جسکا غیر مقرر ہی لیکن کم سے
کم دس درہم ہین اور وہ واجب ہو جاتا ہی بروقت دخول یا خلوت صحیحہ کے یا اوپر موت
ایک کے طرفین سے یا طلاق کے اگرچہ واسطے ادا کرنے ایک جزو کے آیندہ کے
واسطے قرار کیا جاتا ہے

۲۱ جسصورت مین تعداد مہر کی نہین واضح ہو تو عورت مستحق ہی مہر مثل کی یعنی اوس روپیہ
کی جو ہووے مساوی نرخ اوس مہر سے جو دیا گیا ہو اوسکے باپ کے خاندان والیونکو

۲۲ جس صورت مین یہہ ظاہر ہو کہ آیا ادا کرنا مہر کا فوراً ہوگا یا آئندہ کو تو یہہ خیال
کیا جاوے کہ کل واجب ہی بروقت طلبی کے

۲۳ یہہ قاعدہ ہی کہ جو کچھہ ممانعت ہے بسبب رشتہ داری کے اوسیقدر ہی بسبب دودہ پلانیکے
لیکن جہانتک کہ نکاح سے تعلق ہی ایک یا دو مقدمے مستثنا مین اوس قاعدہ سے
مثلاً ایک شخص نکاح کر سکتا ہی اپنی بہنکی دائی سے یا اپنی دودہ بہنکی ماں سے یا دودہ بہن سے یا دائی کی بہن سے

۲۴ شوہر طلاق دیسکتا ہی اپنی زوجہ کو بغیر کسی بداطواری کے اوسکی نسبت یا بغیر بیان کرنے
کسی باعث کے لیکن طلاق بموجب نہایت ناپسندیدہ مسئلہ کے اگر ناممکن التبدیل یعنی
یعنی ضروری ہو جاوے تو لازم ہی کہ طلاق دیجاوے تین ۳ دفعہ اور ہر ایک مین عرصہ ایک مہینے
کا ہووے اور اوس عرصہ مین وہ ابہ قبول کر سکتا ہی صراحتہً یا دلالتہً پیشتر از تین دفعہ کے

۲۵ شوہر نہین دوبارہ صحبت کر سکتا ہی اپنی زوجہ سے جسکو اوسنے تین دفعہ طلاق دیہے

رجعی ہوتا وقتیکہ اُس عورت نے نکاح نکر لیا ہو ساتھ اور شخص کے اور علیحدہ ہوگئی ہو دوسرے اُس سے
خواہ بسبب موت شوہر کے یا طلاق سے لیکن یہ بات ضرور نہیں ہے دوبارہ نکاح کے لئے اگر وہ
علیحدہ ہوگئی ہو صرف ایک یا دو طلاق سے

۲۶ اگر شوہر طلاق دیوے مرنے کے وقت اپنی جورو کو تو وہ اسپر بھی مستحق ہے ارث کے اگر
وہ شخص مرجاوے بیچ عدت کے یعنی جس عرصہ میں اوسپر فرض ہے کہ وہ دوسرا نکاح نکرے

۲۷ نیت کنایہ کی قسم جو کہ شوہر نے عورت سے کی ہو اور اوسپر چار مہینے منقضی ہو جاویں
تو وہ ایسی طلاق ہو جاتی ہے کہ پھر جائز نہیں ہو سکتی بغیر نکاح کے اُس سے صحبت

۲۸ ایک زوجہ کو اختیار ہے ساتھ اپنے شوہر کے رضامندی کے کہ وہ خرید لے اپنے نفس کو خلع
یعنی طلاق اپنے شوہر سے بدلے مال پر

۲۹ ایک اور طریق علیحدگی کا یہ ہے کہ مرد قسم کھا کر کہے کہ اوسکی بی بی خراب ہے اور گواہ نہ ہو
اور اسیطرح اگر وہ انکار کرے والد ہونے اولاد سے جسکی وہ حاملہ ہے اور وہ اولاد مجہول النسب ہوگی

۳۰ اگر عورت ثابت کردے کہ اوسکا شوہر نامرد ہے تو یہ بھی وجہ ہے علیحدہ ہو جانے کی

۳۱ جو لڑکا پیدا ہو درمیان دو برس کے بعد موت شوہر کے یا طلاق کے تو وہ بھی اُسی کا خیال کیا جاویگا

۳۲ پہلی اولاد ایک شخص کی لونڈی سے تصور کیجاویگی اوسکی اولاد ثابت جبکہ وہ مرد
دعوے کرے ولدیت کا اور جو ایسا نہ ہو تو نہیں — لیکن اگر سوا اُس بات کے کہ اُسنے ایک
لڑکے کو اپنا بیٹا کہہ لیا ہو اور اسی عورت کی اوس مرد سے ایک اور اولاد ہو تو پدر ہونا اوسکا
لڑکے کی نسبت ثابت ہے بغیر کسی دعوے کے

۳۳ اگر ایک مرد اقرار کرے اسبات کا کسیکو کہ یہ میرا بیٹا ہے اور ظاہرا کوئی ایسی بات نہو کہ جس سے اُسکا باپ ہونا
ناممکن معلوم ہوتا ہے اور وہ شخص اُسکی تصدیق کرے تو باپ ہونا اوسکا ثابت ہو جاویگا

باب آٹھوان درباب ولیون او صغیرون کے

۱ تمام شخص خواہ مرد ہون خواہ عورت تصور کئے جاتے ہین صغیر سنہ بہ ۱۸ برس کی عمر تک بشرطیکہ علامت بلوغت کی نہ ظاہر ہو اس سے پہلے

۲ لفظ صغیر سے مراد ہے تمام وہ شخص جو کہ سن بلوغ کو نہ پہونچے ہون لیکن خاص مراد ہے ان سے جو طفل ہون اور لفظ مراہق مراد ہے ان شخصون سے جنہون نے عمر بلوغ کے قریب جا حاصل کرلی ہے

۳ صغیر کو مختلف حق نہین ہے بیچ مختلف درجون انکی صغیری کے برعکس انگریزی قانون کے

۴ ولی ہین یا تو حقیقی یعنی باپ اور یا اونکے وصی

۵ یہ قریب اور بعید کے ہی ہین پہلی قسم کے ہین باپ اور دادا اور انکے وصی اور وصی وصیونکے دوسری قسم کے ہین ماکی طرف دور کے رشتہ دار اور اونکا ولی ہونا شامل صرف ان باتون جو کہ تعلق رکھتی ہین تربیت اور نکاح نابالغ کے سے

۶ اول قسم کے ولی اختیار رکھتے ہین صغیر کے مال پر ایسے باتون کے لئے جو مفید مطلب ہون واسطے اُس صغیر کے اور درصورت نہونے انکی کے یہ اختیار نہین دور کے ولیونکو بلکہ حاکم کو

۷ ماکی طرف کے رشتہ دار ہین کم سے کم درجہ کے ولی کیونکہ اونکا حق ولی ہونیکا واسطے تربیت اور نکاح کے جاتا ہی صرف اس صورتمین کہ کوئی باپ کی طرف کا رشتہ دار نہو اور نہ ماہو

۸ ما اختیار رکھتی ہی درصورت بیوہ رہنیکے قبضہ بیٹونکا جبتک کہ وہ ساتہ برس کی عمر ہون اور اونکی بیٹیونکا ہی جبتک کہ وہ حاصل کرین عمر بلوغ کی

۹ ماکا حق جاتا رہتا ہی بسبب نکاح کرنے ایک بیگانہ سے لیکن پھر حاصل ہوجاتا ہے اگر وہ بیوہ ہوجاوے

۱۰ باپ کی طرف کے رشتہ دار مستحق ہین واسطے تربیت اور نکاح کے باندازہ قریب ہونے دعوے وراثت کے مال صغیر پر

۱۱ قرض جو ہو گیا ہو ولی پر بسبب پرورش یا تربیت کے واسطے صغیر کے تو لازم ہے کہ ادا کیا جاوے اوسکی طرف سے بر وقت ذی ہوش ہونے کے

۱۲ صغیر کو اختیار نہین ہے برضامندی اپنی ولیکی نکاح کرنیکا یا طلاق دینیکا یا آزاد کرنیکا غلام کے یا دین لین قرض کا یا کسی اور معاملہ کا جسمین ظاہرا اوسکا فائدہ نہو

۱۳ لیکن وہ لے سکتا ہے ایک ہبہ یا کر سکتا ہے کوئی اور بات جو کہ ظاہرا اوسکی فائدہ کی ہو

۱۴ وصی کو اختیار نہین ہے بیچنے مال غیر منقولہ مملوکہ صغیر کا الا سات صورتونمین اول جس صورت مین کہ وہ حاصل کرے دو چند قیمت دویم جس حالتمین کہ صغیر کے پاس اور کچھہ مال نہو اور بیع ضرور ہو واسطے اوسکے پرورش کے تیسری جس صورتمین کہ مالک متوفی قرضدار مرا ہو جو قرض نہ ادا کیا جا سکتا ہو مگر بسبب بیع ایسے مال کے چوتھی جس صورتمین کہ بعضی مراتب مندرج ہوں وصیت نامہ مین جنکی تعمیل نہو سکتی ہو بغیر ایسی بیع کے پانچوین جس صورتمین کہ پیداوار ہی مال غیر منقول کے غیر کافی ہو واسطے ادا کرنے اوسکے اخراجات کے چھٹی جس صورت مین کہ مال کی نسبت خوف ہو کہ ضائع ہو جاویگا ساتوین جس صورتمین کہ وہ ناحق کسی نے لیلیا ہو اور ولیکو خوف ہو کہ وہ کسی وجہ سے واپس نہین آویگا

۱۵ ہر ایک معاملہ جو کہ قریب کا ولی کرے صغیر کیطرف سے یا واسطے اوسکے فائدہ کے اور ہر ایک معاملہ جو کہ صغیر کرے ساتھہ صلاح اور اجازت اپنے نزدیک کے ولیکے درباب اپنے مال غیر منقولہ کے تو وہ جایز ہے بشرطیکہ کوئی شبہ فریب کا اوسمین نہو

۱۶ صغیر جواب دہ ہو سکتے ہین عدالت مین واسطے عمداً نقصان یا آسیب کے جو اونسے

باب نوان درباب غلامی کے

۱ صرف دو قسم کے شخص ہیں جو مانے گئے ہیں غلام بطریق آئین محمدیؐ کہ اول کافر جو قید ہوجاتی ہیں لڑائی میں دوم اونکی اولاد اس قسم کے شخص ورثہ میں آتے ہیں اور معاملہ اونکی نسبت ہر وجہ سے ہوتا ہی مانند اور مال کے

۲ مطلق غلامی تقسیم کیگئی ہی درمیان دو قسموں کے اور وہ ہوسکتی ہی یا تو مطلق یا مشروط

۳ مشروط غلام ہیں تین قسم کے مکاتب مدبر اور ام ولد

۴ مکاتب وہ غلام ہی درمیان جسکے اور اوسکے آقا کے معاملہ ہوگیا ہو واسطے اوسکی آزادی کے اوپر شرط اوسکے ادا کرنے کچھہ روپیہ کے خواہ فوراً خواہ آئندہ کو بموجب قسطوں کے

۵ اگر وہ پورا کرے شرط کو تو وہ آزاد ہوجاویگا اور اگر ادا نکرسکے تو وہ پھر مطلق حالت غلامی میں ہوجاویگا — مکاتب اپنے آقا کی قبضہ میں نہیں رہتا لیکن اوسکا مال ہے مگر وہ بیع نہیں ہوسکتا نہ ہبہ ہوسکتا ہی نہ گرو نہ کرایہ دیا جاسکتا ہے

۶ مدبر وہ غلام ہے جس سے اسکے آقا نے اقرار کیا ہی آزادیکا اقرار ہوسکتا ہی یا قطعی یا [illegible] حد کے یعنی آزادی غلام کی منحصر ہوسکتی ہی موت پر اوسکی آقا کی جب کبھی وہ واقع ہو یا منحصر ہوسکتا ہی اوپر شرط موت کہ درمیان عرصہ مقرری کے

۷ اس قسم کا غلام بیع یا بخشش نہیں ہوسکتا لیکن خدمت اوس سے لیجاسکتی ہی اور وہ کرایہ کو بھیجا سکتا ہی اور درصورت ہونے اسکے کی عورت اوسکا نکاح پڑھوا دیا جاسکتا ہے پس صورتین اسکے آقا کا قطعی اقرار ہو تو غلام آزاد ہوجاتا ہی پیش از وقت مقررہ کے اگر اوسکا آقا پیش از وقت مقررہ کے مرجاوے

۸ عام آئین درباب وصیت اور قرضوں کے جاری ہوسکتا ہی نسبت ایسے غلاموں کے کو

وہ خیال کئے گئے ہین حق دارثون کے مانند اور تقسیم مال کے اسی سبب سے وہ آزاد ہو سکتے ہین بانداز ثلث قیمت اپنی کے جس صورت مین کہ آقا نے اسباب چھوڑا ہو اور انہین لازم ہی کہ اپنی محنت واسطے فائدہ وارثون کے بتعداد دو ثلث کے اور جسصورت مین آقا مرجاوے قرضدار تو وہ آزاد نہین ہو سکتی جب تک کہ واسطے متوفی کے قرضخواہون کے بذریعہ اپنی محنت کے کما دیا ہو کل روپیہ اپنی قیمت کا

۹ اُم ولد ہی لونڈی جسکے اولاد ہوئی اپنی آقا سے — غلام اُم ولد

۱۰ آئین وہی ہی درباب اس قسم کے غلامون کے جیسا کہ درباب مدبر کے مگر اتنا فرق ہے کہ وہ آزاد ہو جاتی ہی بغیر شرط کے بروقت موت اپنی آقا کی گو اسنے ترکہ چھوڑا ہو یا نہ چھوڑا ہو یا وہ مرگیا ہو قرضدار یا غیر قرضدار — لکن یہ بیان کرنا لازم ہی کہ پیدا ہونا لڑکون ایسی لونڈیکا نہین ثابت ہے اگر اُسکے آقا نے اقرار نکیا ہو پہلی اولاد کا — [illegible]

۱۱ غلام ہر ایک طرح کے آئین کے رو سے ناقابل ہین وہ نہین نکاح کر سکتے بغیر رضامندی آقا کی اور انکی گواہی جائز نہین ہی درباب ایسی باتون کے جو تعلق رکھتے ہین مال سے اگر انکو اجازت نہ ملی ہو اور وہ مامور نہین ہو سکتے ہین کسی عہدہ ملکی پر نہ اختیار رکھتے ہین ہبہ کرنے یا بیع کرنیکا نہ حصہ لیتے ہین مالکانہ وصیت نامہ لکھہ سکتے ہین نہ وصی نہ قضا نہ نگہبان ہو سکتے ہین — الا نگہبان اپنے آقا کے صغیر لڑکون کے ہو سکتے ہین بشرطیکہ وہ مقرر کئے گئے ہون — بے اختیاری غلامون کی

۱۲ لیکن عوضمین ان باتونکے وہ آزاد ہین بہتیری باتونمین جسکے آزاد آدمی پابند ہین اُنپر نالش نہین ہو سکتی الا حضور مین اُن کے آقا کی اور اُن سے جزیہ نہین لیا جا سکتا اور قید نہین کئے جا سکتے بابت قرضہ کے — فوجداری مقدمات مین اُنکے حقمین بہت رعایت ہی — بعض باتون مین آزادی

۱۳ ہر ایک قسم کے غلام کو اختیار دیا جاسکتا ہی درباب کسی خاص مطلب کے یا درباب سوداگری کے جس صورتمین اُن کو اجازت دے تو وہ کام کرینگے بعد اجازت کے ؁

۱۴ آقا مجبور کر سکتے ہین غلامون کو واسطے نکاح کے ــــ مطلق غلام نہ بیچے جاسکتے ہین واسطے پورا کرنے اونکی جورو نکے مہر کے اور اونکی پرورش کے اور مشروط غلام مجبور کئے جا سکتے ہین محنت کرنیکو واسطے ایسی باتون کے ــــ ایک آدمی نہین نکاح کر سکتا ہی ایک لونڈیکو جبتک کہ رکھتا ہی ایک آزاد بیوی اور نہ وہ کسی صورتمین نکاح کر سکتا ہی اپنی لونڈیکو نہ ایک غلام نکاح کر سکتا ہی اپنی بیوی سے

۱۵ جو شخص ایسا رشتہ رکھتے ہوں درمیان درجہ ممنوعہ نکاح کے تو غلام نہین ہو سکتے ایک دوسرے کے

۱۶ جس صورتمین اولاد پیدا ہووے درمیان ایک شخص کے غلام اور لونڈی دوسرے شخص کی تو مستحق رہنے اولاد کا ماں کے ساتھ عمل مین آتا ہی اور اول شخص کو کچھ دعوی نہین ایسی اولاد سے ــ

۱۷ کس حد تلک بیع ایک آدمی کو اپنی بزرگی جایز ہی جبکہ وہ بہت لاچار ہو جاوے ٹھیک مقرر نہین ہی یہہ جایز لکھا ہی محیط السرخسی مین اور یہ کتاب بہت معتبر ہی ــــ لیکن اگرچہ بسبب لحاظ اس کتاب کے یہ بات جایز ہی لیکن تیسیر ہی عام مین یہ بات جایز ہی کہ یہ معاملہ فسخ ہو جاوے بروقت درخواست اس غلام کے اور وہ مجبور کیا جاوے واسطے محنت کے تاکہ قیمت جو اسنے اپنی خریدار سے لی ہی وہ واپس ہو جاوے

۱۸ تیسیر ہی یہ جایز ہی کسی طرف سے کہ ایک شخص اپنے تئین کرایہ پر دیوے لیکن جو لوگ اس کے لئے ہوں لیکن صغیر جو کہ کرایہ مین دیے گئے ہوں باطل کر سکتے ہین معاملہ کو بروقت بلوغ ہونے کے ــ

باب دسوان درباب وقف کے

وقف سے مراد ہی علیحدہ کرنا مال کا عند الله اور حق مالک کا جاتا رہتا ہی اور فایدہ ایسے مالکا

۱۹۳۸۶

دیا جاتا ہی واسطے فائدہ عباد کے یعنی بندون کے

۲ وقف کی بیع یا ہبہ یا ارث نہین ہوسکتا اور اگر وقف مقرر کیا جاوے مرض الموت تو
صرف ایک ثلث مالک کے مال تک جائز ہی — ملکیت غیر محدود لایق وقف ہوسکنے کے ہے

۳ مال وقف بیع ہوسکتا ہی حاکم کیطرف سے جس صورتمین بیع بنظر مرمت عمارت کے ضرور
ہو یا بسبب کسی اور ضرورت کے جس صورتمین وہ بات نہ حاصل ہوسکی بسبب اجارہ یا
اور کسی چندروزہ معاملہ کے

۴ درصورتیکہ بخشنا ایک وقف کا بنام ایک شخص کے ہمراہ اوسکے کہ بعد اوسکی موت کی
محتاجون کو ہو پہنچے یہ ضرور نہین ہے کہ یا بندہ جسکے نام لکھا گیا ہی اوسوقت وجود مین ہو مثلا
اگر وقف کیا جاوے بنام اولاد عمر کے اور عمر ثابت کرے کہ اوسکی اولاد نہین ہی تو وقف
البتہ بھی جائز ہی اور فوائد وقف کے تقسیم ہو جاوین کے درمیان محتاجون کے ٭

۵ حاکم موقوف نہین کرسکتا مہتمم کو جسے وقف کرنیوالے نے مقرر کیا ہی اگر اوسکی بدوضعی نہ ثابت
ہو نہ خود وقف کرنیوالا بھی موقوف کرسکتا ہی ایسے شخص کو اگر اختیار اس معنی کا اوسنے خود
نرکھا ہو بروقت کرنے وقف کے

۶ جس صورتمین مقرر کرنیوالا وقف کا کوئی خاص بات نہ مقرر کرے کہ کون مقرر ہوگا عہدہ مہتمم
پر بروقت فوت ہونے اس شخص کے جسکو اوسنے خود مقرر کیا ہو اور اوسنے کوئی وصی چھوڑا
ہو تو ایسا مہتمم بروقت موت کے مقرر کرسکتا ہی اپنا قایم مقام مگر منظوری حاکم وقت کی ضروری ہی

۷ خاص مال وقف کیا ہوا نہین بدلا جاسکتا ہی کسی اور مال سے اگر شرط اسباب نہوگئی ہو طرف
سے وقف کرنیوالے کی یا اگر بموجب روئداد کے رکھنا قبضہ کا ناممکن نہ معلوم دے یا اگر
فائدہ تبدیلی سے حاصل ہو — اراضی وقف کا اجارہ بھی نہین ہوسکتا اور کسی شرط کے

کم ہو اس کی آمدنی سے اور نہ زیادہ تین برس سے الا صورتوں میں جبکہ یہ بات بہت مفید ہو واسطے حفاظت کے

۸ حکم وقف کرنیوالے کی تعمیل بجز باتوں ذیل کے ہوگی ۔ اگر وہ استرار کرے کہ مہتمم موقوف نہیں کیا جاویگا حاکم کیطرف سے تو وہ شخص تب بھی موقوف ہو سکتا ہے حاکم کی طرف سے بروقت بد وضعی کے اگر اس نے شرط کی ہو کہ زمین وقف اجارہ میں نہ دیجاوے زیادہ ایک برس سے اور کوئی اجارہ دار نہ مل سکے واسطے اسقدر تھوڑے عرصہ کے اور یا بسبب کرنے زیادہ عرصہ کے بہتر ہو واسطے فائدہ زمین وقف کے تو حاکم وقت کو اختیار ہے زیادہ عرصہ اجارہ دینے کا بغیر رضامندی مہتمم کے ۔ اگر اس نے شرط کی ہو کہ بچت فائدہ کی تقسیم کیجاوے درمیان ان شخصوں کے جو مسجد میں آ جاتے ہیں تو تب بھی وہ تقسیم کیا جا سکتا ہے اور مقاموں میں درمیان محتاجوں کے گو وہ فقیر نہ ہوں ۔ اگر اس نے شرط کی ہو کہ ہر روز کھانا دیا جاوے واسطے محتاجوں کے تو روزینہ تب بھی دیا جا سکتا ہے نقد حاکم اختیار ہے زیادہ کرنے تنخواہ نوکروں کا جو زمین وقف سے تعلق رکھتے ہیں جس صورت میں کہ وہ زیادہ کے مستحق ہوں اور وقف تبدیل ہو سکتا ہے جس صورت میں مفید ہو موجب حکم حاکم کے باوجود وقف کرنیوالے نے خاص شرط کی ہو در باب نہ کرنے تبدیلی کے

۹ جس صورت میں ایک وقف کرنیوالا مقرر کرے دو شخصوں کو مہتمم شراکت میں تو ایک کو ان میں سے اختیار نہیں ہے علیحدہ کام کرنیکا لیکن جس صورت میں وقف کرنیوالا نصف اہتمام اپنے پاس رکھتا ہے اور شامل رکھتا ہے ایک اور کو تو وقف کرنیوالے کو اختیار ہے الگ کام کرنیکا مہتمم اپنے ساتھی کے اسطرح کہ گویا وہ خود مہتمم ہے ۔

۱۰ جس صورت میں وقف کیا گیا ہو حاکم کیطرف سے روپیہ خزانہ سرکار سے واسطے فائدہ عام کے

بغیر خاص کسی کے مقرر کرنے کے تو اہتمام سپرد کیا جاوے ایسے شخص کو جو نہایت مستحق ہو بلحاظ علم کے
لیکن حاکم کی وقف کرنیوالے کی تعمیل ہووے بجز مراتب مرقومہ بالا کے

باب گیارہوان درباب قرض و ضمانت کے

۱ وارث ذمہ دار مین قرضہ اپنے والدین کے جہانتک کہ مال ترکہ کا ہو

۲ ادا کرنا ایک ایسے قرض کا جسکا اقرار کیا ہو بروقت نزع کے ملتوی رہے جبتک کہ ادا کرنا تندرستی کے قرضہ کا عمل مین نہ آوے اگر ظاہر ہو کہ بیماری کا قرض واجبی تھا اور اقرار کرنا قرض کا ہیچ حق وارث کے حالت بیماری مین بالکل باطل ہے جبتک اور وارث نہ قبول کرین قرض واجبی

۳ اگر دو شخص شامل قرض لین اور ایک اونمین سے مرجاوے تو زندہ صرف نصف قرضہ کا ذمہ دار ہے بشرطیکہ صاف مشروط نہو کہ ہر ایک ذمہ دار ہے کل روپیہ کا اسواسطے کہ اونکی رو سے ہر ایک برابر حصہ دار ہے فائدہ زر قرضہ کے اور لازم ہے کہ ایک ذمہ دار نہو واسطے حصہ فائدہ کے جو کہ دوسرا حاصل کرتا ہو

۴ اسی طرح سے جس صورت مین دو شخص شامل ضامن ہووین واسطے ادا کرنے قرض کے اگر ایک اونمین سے مرجاوے تو زندہ نہین تصور کیا جاویگا ضامن کل زر قرضہ کا بشرطیکہ مشروط نہو کہ ہر ایک ضامن ہے کل کا اور ہر ایک ضامن ہے دوسرے کا

۵ جبکہ دو شخص شریک ہوں سو اگر اونمین اور دونو کا حصہ مساوی ہو اور دونو برابر [illegible] تمام لحاظ مین اس صورت مین ایک شریک ذمہ دار ہے تمام کا مونمین اور بابت تمام قرضہ کے جو لیا ہو [illegible] لیکن یہ نہین ہوتا بلحاظ اور شریکون کے جس صورت میں [illegible] کر سکتا کل قرضہ کا علیحدہ کسی ایک شریک سے لیکن لازم ہے کہ سب شریکون سے [illegible] اگر وہ دعویٰ کرے ایک کے اوپر تو صرف بقدر اوسکے حصہ کے ہو

۶ ضروری قرض جو کہ ایک ولی نے واسطے اپنی صغیر کے اوٹھایا ہو تو لازم ہے کہ وہ ادا کرے
اوسے بروقت بالغ ہونے کے

۷ ہر نوع کی ممانعت نہیں ہو سکتی نسبت ایک قرضدار کے کہ وہ بالکل خارج ہو جاوے
المقدور کاموں سے لیکن باز رکھا جا سکتا ہے کرنے ایسے معاملوں سے جو ظاہراً مضر ہو دیں
نسبت قرضخواہ کے

۸ اگر کسی قرضدار پر نالش ہو اور وہ قرض کا اقرار کرے تو اوسکو فوراً قید کرنا نہیں چاہیے
لیکن اگر وہ انکار کرے اور دعوے ثابت ہو گواہی سے تو لازم ہے کہ اوسکو فوراً قید کیا جاوے

۹ اگر بعد فیصلہ کے کچھ تاخیر ہو طرف سے قرضدار کی جسکو قید نہیں کیا تھا اور اوسکے پاس
ہو کوئی قیمتی چیز جو شامل نہیں زر قرضہ کے یا اگر اوس قرض سے اوسے کچھ فائدہ مقصود ہو
تو لازم ہے کہ وہ قید کیا جاوے باوجود اس بات کے کہ وہ عذر مفلسی کا کرے

۱۰ لیکن اگر قرض ہوا ہو کسی ضرورت کے اور اوسکے عوض میں کچھ قیمتی چیز پائی ہو یا کہ
درصورت ایسے قرض کے جو کہ اسکے ضامن موجود ہے تو قرضدار قید نہیں ہو سکتا جب تک
کہ قرضخواہ اوسکی طاقت ادا کرنے کی نہ ثابت کرے

۱۱ یہ منحصر ہے اوپر رائے حاکم کے کہ وہ مقرر کریں عرصہ قید کے تعین واسطے ظاہر ہونے
بے استطاعتی کے

۱۲ لیکن رہائی قرضدار کی خارج نہیں کر دیتی حق دہی اوسکی قرضخواہوں سے
وہ بعدہ بھی قید دلوا سکتے ہیں بروقت ثابت کرنے اسبات کے کہ وہ قرض ادا کر سکتا ہے

۱۳ بروقت قرقی و بیع مال قرضدار کے بہت احتیاط ضرور ہے اول قرضدار کا روپیہ
کام میں آوے واسطے ادا کرنے اوسکے قرضہ کے بعدہ اوسکا اسباب منقولہ اور سب کے بعد اوسکا گھر اور زمین

۱۴ کچھ فرق نہین ہے درمیان رہن اراضی کے اور رہن اسباب کے

۱۵ رہن کرنا بغیر قبضہ کے آئین محمدی مین نہین ہے اور قبضہ ضرور شرط ہے رہن مین

۱۶ قرض خواہ کو اختیار نہین علیحدہ کرنے اور بیچنے شے مرہونہ کا کسیوقت لیکن اگر اس معنی کے شرط نہ ہو گئی ہو درمیان اوسکے اور قرضدار کے کیون مال مرہون برابر ہے قرض کے اور قرض پر کچھ زیادتی نہین ہو سکتی کیونکہ سود منع ہے

۱۷ یہہ عام قاعدہ ہے کہ مرتہن کا ذمہ ہے خرچ حفاظت شے مرہونہ کا اور راہن کا ذمہ خرچ پرورش شے مرہونہ کا مثلاً اگر ایک گھوڑا رہن کیا جاوے تو یہہ ضرور ہے کہ راہن فکر کرے اوسکی خوراک کا اور مرتہن اوسکے اصطبل کا

۱۸ جس صورت مین مال گرو کیا گیا ہو عوض مین قرضہ کے تو مرتہن نہین کام مین لا سکتا اوسے بغیر رضامندی راہن کے اور اگر وہ کام مین لاویگا تو ذمہ دار ہوویگا کل قیمت مال کا —

۱۹ جس صورت مین اس قسم کا مال جو برابر ہووے قرض کے اور وہ تلف ہو جاوے اسطرح جیسے کہ راہن کے ہاتھ سے نہ ہوا ہو تو قرض جاتا رہتا ہے اور جس صورت مین وہ زیادہ ہو قرض سے تو مرتہن ذمہ دار زیادتی قیمت کا نہین ہے لیکن جس صورت مین کم ہو قرضہ سے تو قصور پورا کیا جاوے کا راہن کیطرف سے لیکن اگر مال تلف ہو گیا ہو طرف سے مرتہن کے تو وہ ذمہ دار ہوگا اوس قدر زیادتی قیمت کا جو کہ زیادہ ہو گئی ہو زر قرضہ سے

۲۰ اگر کوئی شخص مر جاوے اور اوس کے بابت سے قرض خواہ ہون اور اوس نے گرو کر دیا ہو کچھ مال ایک کے پاس اون مین سے تو اوس قرضخواہ کو ہی وصول کرنے اپنے زر قرضہ کا مال متوفی سے جو اوسکے قبضہ مین ہی اور قرض خواہ کچھ اختیار ہیکے منع کرنیکا نہین رکھتے +

باب بارہواں درباب دعوون اور فیصلہ کے

١ آئین محمدیؐ مین کچھ قید نہین ہے دعویٰ حق کی

٢ دعویٰ جسکی بنیاد ہو زبانی اقرار پر برابر حکم رکھتا ہی لکھے ہوئے اقرارنامہ کے

٣ بیسرشتگی بیچ ایک کاغذ کے کمزور نہین کرتی معاملہ کو بشرطیکہ معاملہ کرنیوالونکا مطلب اوسکے بہی بالکل ثابت ہو سکے

٤ عام قاعدہ نسبت سب دعوون کے یہ ہی کہ قدیم دعویٰ ترجیح رکھتا ہی جدید پر

٥ جسصورت مین کہ عرصہ دعویکا نہ ثابت ہوسکے تو دعویٰ جسکی بنیاد ہو خرید پر اوسکو ترجیح ہے اوپر دعویٰ ہبہ کے

٦ معاملے اکثر نہین فسخ ہو جاتے بسبب موت ایک کے معاملہ کرنیوالونمین سے لکن وہ قائم رہتے ہین اونکے وارثونمین جہانتک کہ مال ارث کا ہو بشرطیکہ شے معاملہ کی وجود پر منحصر نہو مثلاً درصورت ہونے ایک پٹہ کے اگر مالک زمین یا مستاجر مرجاوے تو معاملہ فسخ ہو جاتا ہی بروقت موت کے

٧ ایسا ہی شراکت مین کسیطورکی شریکو کو لازم نہین شراکتمین رضا ساتھ اپنے شریک متوفی کے وارثون کے نہ وارث کو ساتھ اپنے باپ متوفی کے شریک کے اور معاملہ جاتا رہتا ہی بسبب موت کے یا ایسی موت کے جو سزا مین ہو کسی گناہ کے

٨ قسم نہین دیجا سکتی گواہون کو

٩ دعوون متعلق دیوانی کے بیچ گواہی دو مردونکی یا ایک مرد دو عورتونکی ضرور ہی

١٠ غلام اور صغیر اور ایسے شخص جنپر بہتان ثابت ہوچکا ہو وہ گواہ نہین ہوسکتے

١١ گواہی باپ یا دادا کی بیچ حق بیٹے اور پوتے کے اور برعکس اسکے اور گواہی شوہر کی بیچ حق بی بی کے اور برعکس اسکے اور گواہی نوکر کی بیچ آقا کے اور برعکس اسکے جائز نہین ہے

١٢ نہ گواہی شریک کی جائز ہے ایسے مقدمات مین جسمین وہ دونو شریک ہون

۱۳ ایسی باتوں میں جو کہ خاص عورتوں ہی سے تعلق رکھتی ہوں تو گواہی عورت کی جائز ہے بلا صداقت گواہی مرد کے

۱۴ سماعی گواہی درست ہی واسطے ثابت کرنے پیدائش موت نکاح ہم بستر رہنے اور مقرر کرنے قاضی کے کیونکہ معائنہ کرنیوالے گواہ ایسی باتوں کے اکثر نہیں ہوتے

۱۵ کچھ زیادہ اعتبار نہیں ہو جاتا بسبب زیادہ ہونے گواہوں کے تعداد مطلوبہ سے

۱۶ ایسی گواہی گواہوں کی جسکے سبب سے ثابت ہو دعوی مدعی کا کسی چیز پر جسکا اسنے اپنے ظاہر مین بیان نہین کیا قبول نہین کیجاتی مثلاً اگر گواہوں مین سے کوئی اظہار دیوے کہ مدعیکو زیادہ روپیہ چاہیں بہ نسبت انکے جسکا اوسنے دعوی کیا ہی

۱۷ وہ گواہی گواہوں کی جس سے ثابت ہووے مدعیکا دعوی اور دلیل کے جو مختلف ہووے اظہار مدعی سے قبول نکیجاوے مثلاً اگر مدعی دعوی کرے بسبب ہبہ کے اور اوسکے گواہ اظہار دیوین کہ اوسکا دعوے ازروی بیع کے ہے

۱۸ جس صورت مین قرض کا دعوی کیا جاوے اور بعضی گواہ اظہار دیوین کہ کل روپیہ ادا ہے جسکا کہ دعوی کیا ہی مدعی نے اور بعضی گواہ بیان کرین کہ اوسنے کچھ کم تو مدعی مستحق ہے کم روپیہ کا جو کہ ایسے گواہوں نے بیان کیا ہی

۱۹ جس صورت مین مدعا علیہ دعوی مدعیکا اقبال نکرے تو مدعیکو دعوی ثابت کرنا پڑیگا

۲۰ اگر مدعا علیہ اپنے جواب دعوی مین کچھ روئداد اظہار کرے مثلاً اقرار ادا کرنا زر دعویکا تو اوسکو لازم ہی ثابت کرنا اس بات کا

۲۱ مدعا علیہ کے جواب دعوی مین سوائے انکار کے اگر کسی ایسی بات کا ذکر ہووے کہ وہ بات جواب ہوسکے واسطے ضرور نہین ہو تو مدعیکو اپنا دعوی ثبوت کرنا چاہیے مثلاً ایک آدمی کسی شخص پر دعوی کرے

واسطے انفصال ملکیت کسی شے کی اوسی بنیاد پر کہ وہ حقیقی بیٹا ایک ہی باپ اور ماں کا تو مدعا علیہ جسنے جواب دعوی میں صرف نہیں انکار کرتا لیکن کہتا ہے کہ مدعا علیہ اور خاندان اسکا یہ بات اگر مدعا علیہ ثبوت کرے تب بھی مدعیکو اپنا دعوے ثبوت کرنا چاہیئے

۴۲ ایک دعوی نہیں قبول ہوسکتا جو کہ برخلاف ہو پہلے دعوے کے دونو جنمیں سے جائز نہیں مثلاً ایک شخص نے پہلے مقدمہ میں کہا کہ فلانا شخص میرا بھائی نہیں ہے تو بعدہ وارث نہیں جاہ سکتا اس شخص سے اوپر عذر الارث کے

۴۳ لیکن اگر دعوی مختلف ہو پہلے دعوے سے اور وہ دونو ہوسکتے ہوں تو وہ قبول ہوسکتا ہے مثلاً ایک دعوی کیا گیا ایک مالکا بوجہ خرید کرنیکے تو اوسی مالکا دعوی ہوسکتا ہے اور شخصکی طرف بسبب وراثت کے لیکن اگر دعوی وراثت کا پیشتر ہو گیا ہو تو بعدہ دعوے خرید کا قبول نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ یہ دونو دعوی مناسب نہیں

۴۴ اگر ایک شخص دعوی کرے اور اوسکی ثابت کرنیکے لیے گواہ نہوں تو قاعدہ یہ ہے کہ مدعا علیہ سے قسم لیجاوے اور اگر وہ قسم کہانے سے انکار کرے تو فتوی دیا جاوے بیچ حق مدعیکی لیکن اگر وہ ازرو حلف کے انکار کرے تو وہ بری الذمہ ہے دعوی سے

۴۵ جسصورتمیں طرفین کے گواہ ہوں تو اکثر مدعیکے دعویکو ترجیح ہے اسطرح سے مثلاً جسصورتمیں قرضخواہ اور قرضدار متنازع ہیں بتعداد زر قرضہ کے اور دونو کے گواہ ہوں تو دعوی مدعیکو ترجیح ہے لیکن جسصورتمیں کوئی گواہ نہ رکھتا ہو تو اظہار مدعا علیہ کو ازرو حلف کے اعتبار ہے

۴۶ یہ بھی ایک عام قاعدہ ہے کہ جسصورتمیں گواہی پیش کیجاوے دونو طرفوں سے تو ترجیح دیجاوے گواہوں اوس شخصکو جسکا دعوی زیادہ ہو مثلاً بیچ مقدمہ ایک بیع کے جسصورتمیں تنازع درمیان بیع کرنیوالے اور خریدار کے ہو اور دونو شخصوں کے گواہ ہوں تو گواہ جو اظہار دیتے ہیں کہ زیادہ روپیہ واجب ہے یعنی مدعیکی گواہ مستحق ہیں ترجیح کے

۴۷ جسصورتمیں تنازع ہو درباب قیمت کے اور مال کے بھی اور دونو شخصوں کے گواہ ہوں تو گواہ بایع کے مستحق ہیں ترجیح کے جہانتک کہ قیمت سے علاقہ ہے اور ترجیح ہووے گواہوں خریدار کو جہانتک کہ تعلق ہو قسم اور تعداد مال سے

۲۸ اگر کوئی طرفین سے گواہ نرکہتا ہو تو ان دونوں سے حلف لیا جاوے اور اگر دونوں راضی ہون قسم کہانیکو تو معاملہ فسخ ہو جاوے لیکن اگر ایک انکار کرے قسم کہانی سے تو فتوی صادر ہو بیچ حق قسم کہانیوالیکے

۲۹ لیکن اگر تنازع واقع ہو بلحاظ صرف شرطون بیع کے مثلا درباب عرصہ ادا کرنے روپیہ وغیرہ کے اور طرفین راضی ہون قسم کہانے پر تو حلف سے بیان اوس شخص کا جسپر دعوی کیا گیا ہی مستحق ہی ترجیح کا

۳۰ جس صورتمین ایک شوہر اور بی بی تنازع کرین درباب تعداد زرمہر کے اور دونو کے گواہ ہون تو گواہ زوجہ کیطرف کے معتبر ہین اور اسیطرح جسے بیچ ایک تنازع کے درمیان بیٹہ دینے والی اور بیٹہ لینے والیکے گواہی ایک طرف کی مستحق ہی ترجیح کی جہانتک کہ انکا اپنا فائدہ تعلق رکہتا ہو گواہ بیٹہ دینے والیکے قبول ہونگے درباب تحصول کے اور گواہ بیٹہ لینے والیکے ترجیح رکہینگے درباب میعاد بیٹہ کے

۳۱ جس صورتمین مالکا دعوی کیا جاوے اور وہ شخص جسکے قبضہ مین وہ مال ہووے یا انکار کرے کہ مین صرف امانتدار یا مرتہن ہون غیر حاضر مالک کا اور اس بات کے گواہ ہی پیش کرے تو دعوی ڈسمس ہو جاویگا لیکن دعویکا انکار کیا جاوے فورًا جس صورتمین دعوی کرنیوالا قبول کرے کہ اوسکا حق ملا ہے غیر حاضر مالک سے

۳۲ فتوی نہین جاری کیا جا سکتا ایک جانب سے وجہ یہہ ہی کہ فیصلہ کی بنیاد ہوتی ہی اوپر مدعا علیہ کے اقرار کے یا اگر انکار کرے تو اوپر گواہی گواہون کے اور جس صورت مین وہ غیر حاضر ہو تو یہہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ انکار کرتا یا اقرار کرتا دعوے کا

۳۳ جس صورتمین مقدمہ رجوع کیا جاوے پنچون کو تو یہہ ضرور ہی کہ فیصلہ پنچونکا بالاتفاق ہووے

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

تم تم تم

تم تم

تم

دہرم شاستر

باب اول درباب حق ملکیت کے

اصول دہرم شاستر کے

ملک یا جایداد بموجب دہرم شاستر کے چار قسم کی ہے اول غیر منقول موروثی
منقول موروثی منقول غیر موروثی خواہ وراثت خواہ کسی بخشش سے خواہ
اپنے زر کی خرید سے یہان تحقیق کرنا حق ملکیت جو بسبب وراثت کے حاصل ہوتا
کافی ہے کیونکہ تمام معاملات ہنود اسیطے نقل کرنے ملک کے ہونے مین اسی پر منحصر
مین ایک لاوارث شخص کو اختیار کل اور مستقل اپنی ملک پر ہے اگرچہ وہ ملک کسی
طرح سے حاصل ہوئی ہو ملک غیر منقولہ موروثی مین شخص متصرف کو ویسے
اختیار تام نہین ہے یعنی بیتے پوتے اور پڑپوتے شخص متصرف کے بدر صورتیکہ
وہ برسبب ہون اون عیوب عقلی اور جسمی سے جنسے حقیت ورثہ کی باطل ہوجاتی
ہے اوس ملک مین اپنی شرکت رکھتے ہین جتنی کہ متصرف خود رکھتا ہے اختیار
نقل ملک کا اسکو حاصل نہین الا کسی خاص صورت یا ضرورت مین اور نہ اختیار
زیادہ دینے حصہ کا ایک لڑکے بہ نسبت دوسرے کے ملک منقولہ مین خواہ موروثی
ہو یا حاصل کی ہوئی اور غیر منقولہ مین خواہ حصولی خواہ بقبضہ سے نکل جانے سے

دوبارہ پائی ہوئی اختیار قابل التقسیم کا ہے مصرف اسکی جسطرح وہ
مناسب جانے کرے قانون کو اس امر سے کچھ علاقہ نہین مگر یہ دھرم
سے یہ صرف تعلق رکھتا ہے چونکہ حسب مرقوم الصدر کے باپ کو ملک
غیر منقولہ موروثی مین اختیار تمام نہین سے ہے اور دھرم شاستر مین ذکر
وصیت نامون کا کچھ نہین تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل بیکار ہین اور کا اونکے نمونہ
جب کہ خلاف قانون ہون ملحوظ نہون والا نہ ہر ایک شخص کو اختیار اس
بندوبست کا جو وہ حین حیات نکر سکتا ہو اور چاہتا ہو کہ بعد اوسکی وفات
کے عمل مین آوے سے حاصل ہوتا وصیت نامہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص
موافق قانون کے اپنے ارادے جو وہ چاہتا ہے کہ بعد اوسکے عمل مین آوین
ظاہر کرے لیکن اگر خلاف قانون ہون تو تعمیل اونکی نہوگی یہ ممکن ہے
کہ ایک شخص خیال مرگ سے ملک بخشدے لیکن وہ معانی وصیت
نامہ کے جو وہ انگریزی مین مفہوم ہوتے ہین دھرم شاستر والون کو معلوم
نہین اور اسطرح کی بخشش فقط اونہین صورتون مین درست ہوگی جنمین کہ ایسی
عطیہ درست خیال کیجاتے ہین جو یہہ کہ حین حیات ایک شخص کے بیچ بخشنے
تو وہ بعد مرگ بھی تصدیق سے ہے نا قابل التقسیم ملک غیر منقولہ موروثی اسکی
سے ہے بعض امور جو از روئی آئین ممنوع نہین ہین اگر سرزد ہوجاوین تو موجب قانون
نکالے کے قابل منسوخی گو خلاف دھرم ہون مثلاً ایک باپ کو باوجود
اختیار کل کے اپنے ملک حصولی پر نا برابر تقسیم اوسکی اپنی اولاد پر کرنا لازم
نہین ہے اسطرح سے کہ ایک کو ترجیح دی اور دوسری کی حصیت سے

بعیر باعث تو ہی کے محروم رکہنے مین یات دایا بہاگا مین لکہی ہے کہ خلاف دہرم کے ہے لیکن اونمین یہہ بہی قلم بند ہے کہ ہبہ یا تحویل ایک سے دوسرے کو اس صورت مین خلاف قانون اور نادرست نہین اسواسطے کہ جو بات نفس الامر مین ہے ہزار مسایل یا ایات سے بدل نہین جاسکی گی یعنی ایک امر واقعی یا ایک ہبہ جو ایکبار عمل مین اچکا گو خلاف دہرم ہو مگر خلاف قانون ہو تو وہ قابل منسوخی نہین ہے مرتکب اس امر کا ازروے دہرم کے گنہ گار ہے لیکن بموجب قانون کے مجرم نہین

دہرم شاستر

باب اول درباب حق ملکیت کے

ایک شخص جو سات اور ون کے ایک ملک موروثی مین شرکت رکہتا ہے اپنا حصہ کسی کو بموجب دہرم کے نہین دے سکتا اسواسطے کہ ستاکشرا مین نہین لکہتا ہے کہ یہہ شخص جب تک اپنے شریکون سے علحدہ نہو تب تک اوسے اختیار جدا اپنے حصہ پر حاصل ہے اور یہہ مسئلہ ایک امر واقعی ہزار مسایل سے بدل نہین جاسکتا اوس کتاب مین مذکور نہین ہے مگر موجب دایا بہاگا کے جو مسئلہ مذکور کو تسلیم کرتی ہے اور اختیار علحدہ پیش از جدا ہونیکے شریکون سے بہی جایز رکہتی ہے اختیار فروخت یا دینے اپنے حصہ کا ہر ایک شخص کو شریکون مین سے حاصل ہے جہان متاکشرا جاری ہے وہان یہہ ارادہ خلاف شرع ہوگا لیکن جہان کہ دایا بہاگا جاری ہے وہان البتہ جایز ہوگا بہوانی پرشاد

کو مدعی   سماۃ تارا منی مدعا علیہ کے مقدمہ مین صدر دیوانی عدالت نے یہہ فیصلہ
کیا کہ موافق دھرم شاستر کے جیسا کہ بنگالہ مین جاری ہے ایک شخص شریک
بطور عطایا اور کسی وضع سے اپنا حصہ ملک موروثی غیر منقولہ کا باوجودیکہ
اوسکی خبر یا تو اسے بقید حیات ہون جسکو چاہے دے سکتا ہے لیکن نند رام
وغیرہ کے مقدمہ مین یہہ فیصلہ پایا کہ بموجب قانون ممالک ملک بہار کے ایک عطا سے
مشترک غیر منقسم ملک کے خواہ غیر منقولہ خواہ منقولہ نادرست ہے گو کہ بخشنے والیکے
حصہ سے زیادہ نہین ہو   اگر ایک باپ حین حیات بڑے بیٹے کے تمام اپنے
حصولی ملک منقولہ اور غیر منقولہ اور موروثی منقولہ ملک چھوٹے بیٹے کو عطا کرے
تو بموجب قانون کے جایز ہے مگر وہ شخص بموجب دھرم کے گنہ گار رہے اور اگر
حین حیات بڑے بیٹے کے اپنی ملک موروثی غیر منقولہ چھوٹے کو دیوے تو
جایز ہے   پس اگر ایسی حرکت اچانک ظہور مین آوے تو چاہیے کہ قانون سے
ملحوظ ہو   شہادتین واسطے رائے مرقوم الصدر کے یہہ مین   اول وشنو
دوم باجنی والسیا یہہ دونو دایا بہاگا مین منقول مین   سیوم منو
چہارم وج نیانشوارا جو مدہاتی ہی مین مذکور ہے   اکثر مقدمات مین جو پیش ہوی مین
سوپریم کورٹ نے تائید ہندو دکی وصیت ناموں کی کی اگرچہ وہ خلاف مسئلہ مرقومہ
بالا کے تھے   منجملہ مقدمات منقولہ کے وصیت نامہ راجہ ناب کشن کا عجیب ہے
کیونکہ اس شخص نے باوجود ہونے ایک صلبی بیٹے اور ایک متبنی کے تعلقہ موروثی بہائی
کے بیٹون کو چھوڑا لیکن اس مقدمہ اور بہت سے اور وین عدالت مذکور نے
قانون کو ملحوظ رکہا اسواسطے کہ تخاصین اوس مقدمہ کی حقیقت پر بنیاد رکہتے تھے

اور یہہ قانون پر یعنی مدعا علیہ انکار کرتے تھے تحریر وصیت نامہ سے اور یہہ کہ آیا کہ
مرد متوفی اختیار لکھنے وصیت نامہ کا نہ رکھتا تھا اور کہ درصورت کہ لکھا جاتا تو وہ
ناجایز ہوتا بالجملہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکم دیا جائیگا نسبت اس امر کے
کہ ایک امر واقعی ہزار برس سے ناممکن التبدیل ہے خلاف قانون اختیار
حد اکرنے ملک کا نہین دے سکتا

باب دوم در باب حق وراثت

بموجب احکام دہرم شاستر کے جو بابت وراثت کے اب جو
جاری مین تمام بیٹے اولاد جو بالاتفاق رہتے ہین اپنے باپ اور دادے کی وراثت
تک زمین اور اسکی ملک غیر منقولہ منقولہ موروثی و حصول کے برابر وارث ہوتے ہین
زمان سابق مین حق بڑی اولاد کا بعض مراتب مین زیادہ تھا مگر زمانہ حال
کلجگ مین یہ اور رسم موقوف و منسوخ ہوا حق نیابت کا پڑپوتے تک پہنچتا ہے
یعنی پوتا اور پڑپوتا جس حال مین کہ ایک باپ اور دوسرے کا باپ اور دادا
مرجاتے ہے فرداً فرداً برابر حصہ بعوض باپ اور دادا متوفی کے اپنے
چچا اور بڑے چچا کے شامل لینگے یعنی جو حصہ کہ باپ کو پہنچتا اگر وہ جیتا
رہتا اوسی حصہ کو اونکی اولاد آپسمین تقسیم کر لیگی حقیقت مین لفظ
پُتر کے معنی مین پوتا اور پڑپوتا درصورت ہونے صلبی اولاد کے
مقام اوسکا اور ویسا ہی حقدار بھی ہو شودر کی قوم مین لونڈی کی
اولاد سات اپنے نکاحی بھائیون کے نصف حصہ لے سکتے ہین درصورت

ہونے بیٹے پوتے اور پرپوتے کے نواسے اگر ہوں تو وہ شریک میراث اور برابر حصہ دار ہے
جب بیٹے ہوں تو پوتے یا لڑکے مالک ہوتے ہیں اس صورت میں بموجب دستور قایم مقامی کے
وہ حصہ دار ہوجاتے اپنے باپ کے ہیں یعنی انکو فقط انکے باپ کا حصہ ملتا ہے

دھرم شاستر

باب دوم درباب حق وراثت کے

کو اولاد ایک بیٹے کی زیادہ ہو اور دوسرے کی کم لیکن حصہ کم و بیش نہیں
لے سکتے ہیں جس صورت میں بیٹے اور پوتے نہوں تو پرپوتوں کو ورثہ پہنچتا ہے
اس حال میں بیٹے کتنے ہی ہوں ایک پوتے کے فقط باپ اپنے کا حصہ لینگے
اور باہم برابر تقسیم کرینگے درصورت نہونے بیٹے پوتے اور پرپوتوں کے ورثہ
نسل کے آگے نہیں پہنچتا پس بیوہ موافق قانون متمشیہ بنگالہ کے وارث
ہوتی ہے قطع النظر اس سے کہ شوہر متوفی اوسکا جدا رہتا تھا یا شریک
اپنے لینے کے مگر بموجب قوانین اور جگہوں کے بیوہ فقط صورت اولی
وارث ہوسکتی ہے اسواسطے کہ جو جدا رہتا ہو وارث ہوتا ہے اگر ایک
بیوہ سے زیادہ ہوں تو انکا حق برابر ہے قانون بیوہ کے جانشین ہونے کے
باب میں صاف ہے اور اوس میں جائے تکرار نہیں لیکن کسی شی میں وہ بیوہ
جانشین بھی ظاہر نہیں تو اوسکو حق کامل مالکیت کا حاصل نہیں اور نہ وہ کما حقہ [illegible]
ملکیت دار کہلا سکتی ہے کیونکہ از روے قانون متوفی کے جانشین اور سبھی میں

اسکا اختیار ملک پر بعض مراتب مین ہے وہ بالکل اوس ملک مین سے
بیچ نہین سکتی الا کسی ضروری یا مخصوص مطالب کے لیئے کہ جکی تصریح
شاستر مین ہے پس ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بیوہ بطور امین کے ہے
اور اوسکا اختیار ملک پر جزوی ہے یعنی اگر وہ اوس ملک کو تلف
کرے تو وہ لوگ جو قایم مقامی مین شرکت رکھتے ہین اونہین اختیار باز
رکھنے کا بیوہ کو ایسی حرکت سے صاف حاصل ہے لیکن یہہ امر کس کس
طور سے تلف ہونا ملک کا کہلاتا ہے ہر ایک علیحدہ مقدمہ کی کیفیت
سے تحقیق ہو سکتا ہے ازروی دستور العمل بنارس کے واضح
ہوتا ہے کہ اگر بھائی شوہر متوفی کے شامل ہون اور اس خیال سے کہ
وہ بیشک خبرگیری بیوہ کی کرین گے تو اوسکو حق وراثت کا نہین ملیگا
اگر الگ رہتے ہون اور یہہ گمان بھی کیا جاوی کہ شاید اونمین محبت برادرانہ
نہو تو ایسی جگہہ تعمیل قانون کی واسطے حمایت شرکت بیوہ کے ضرور ہے
اور یہہ بات یہان بیان کرنی مناسب ہے کہ اگر ایک شخص ایک بیوہ سے زیادہ
مثلا تین بیوہ چہوڑ مری تو مالکیت بیوون کی ہوتی ہے اور بعد وفات ایک
یا دو بیوہ کے پس ماندہ خواہ ایک یا زیادہ مالک ہوتی ہین اور قبل از وفات
تمام بیوون کے اور کوئی شوہر کا وارث حصہ دار ملک نہوگا بموجب
مسئلہ سمرتی چندریکا کے جس پر جنوب ہند مین بہت عمل ہے بیوہ جتنے
والی شوہر کے ملک منقولہ اور غیر منقولہ پر ورثہ جبتک اونکا بھائی بہا بیون
سے جدا رہتا ہو قابض ہوتی ہے لیکن لاولد بیوہ صرف ملک منقولہ

بیان بیٹی کا

[illegible]

اگر بیٹے والی اور دوسری لاولد بیوہ ہو تو صاحب اولاد فقط غیر منقولہ جائداد پاویگی اور منقولہ ملک دونون مین برابر منقسم ہوگی اگر بیوہ ہو تو بیٹی وارث ہوتی ہے مگر اوسکی شرکت کا مل نہین * موافق مسلہ بنگالہ کے ناکتخدا بیٹی اول استحقاق جانشینی کا رکہتی ہے اگر یہہ نہو تو وہ بیٹی جو بیٹے والی ہو اور وہ جو اغلب ہے کہ بیٹے والی ہوجاویگی بشمول مستحق جانشینی کی ہین + اور اگر بیٹے والی نہو تو وہ جو اغلب ہے کہ بیٹے والی ہوگی وارث ہے اور بالعکس اسکے لیکن بیٹی عقیمہ یا بیوہ بیتی بغیر بیٹے کے یا یہہ کہ وہ فقط بیٹی والی ہی ہو کسی طرح سے وارث ملک نہوگی بنارس مین قانون اسباب مین مختلف ہے یعنی وہان ناکتخدا بیٹی پہلے حقدار ہے جو یہہ نہو تو کتخدا بیٹی جو مفلوک ہو اگر یہہ بھی نہو تو مشمول بیٹی مگر بیٹے والی بیٹی کو یا اوسے جو اغلب ہے کہ بیٹے والی ہوجاویگی بانجھ بیٹی یا بیوہ بیٹی لاولد پر فوقیت نہین ملتی * بموجب قانون متہی لا کے ناکتخدا کو کتخدا بیٹی پر ترجیح ہے جو کواری ہون تو بیاہی وارث ہین مگر کتخدا بیٹون مین بلحاظ اولاد لاولدی یا بانجھ پن یا مفلسی یا مالداری کے کچھہ فرق نہین ہوتا یہہ بات یہان ذکر کرنی مناسب ہے کہ قانون مرقوم الصدر جانشینی کے باب مین بنگالہ کے ہر ایک مقدمہ مین برتا جاسکتا ہے لیکن اور مقامون مین صرف جبھی برتا جاسکتا ہے جسکا کنبا جدا ہو کیونکہ بموجب مسئلہ بنارس اور اور جگہون کے بھی وہ بیوہ جسکے بعد بیٹی مالک ہو در صورت شمول کنبے کے ہرگز وارث نہین ہوسکتی اور نہ ماں بیٹی نواسہ یا نانی اسماعات مین باپ کی وراثت مالک ہین اگرچہ سب جگہوں مین ان باتون مین اختلاف

لیکن اس بات پر کہ کسطرح ایسی ملک بعد وفات بیٹی کے درصورت نہولے بیٹے کے سبھی
سب متفق ہین بموجب قانون مستعمل بنارس وغیرہ کے وہ ملک بطور استری
دہن کے اوسکے شوہر یا اور وارث کو نہین پہنچتی اور مطابق قانون بنگالہ کے بھی اوسکے
باپ کے وارثون کو پہنچتی ہے بیچ مقدمہ راج چندر داس مدعی اور ... مدعا علیہ
کے یہہ فیصلہ پایا کہ موافق دھرم شاستر کے جیسا بنگالہ مین جاری ہی بعد وفات
ایک بیوہ کے جو دعویدار اپنے شوہر کے ملک کی تھی اوسکی بیٹی وارث ہوگی دیور نہین
ہوگا بشرطیکہ وہ بیٹی بیٹے والی ہو یا اغلب ہو کہ وہ بیٹی والی ہو جاوے گی اور جب
وہ لاولد مر جاوے تو اوسکا چچا وارث ہوگا شوہر نہین ہونے کا بمبئی مین ایک عجیب
مقدمہ درباب بیٹی کے حق کے واقع ہوا اور وہ قابل بیان ہے دو بیوون مین
سے ایک کے دو بیٹے تھے اور دوسری کے ایک بیٹی جب بیٹی والی بیوہ مر گئی تو
تامل ہوا کہ اوسکی جانشین ملک مین اوسکی بیٹی ہو یا بیٹے اوسکی سوکن بیوہ کے
مختلف لوگون سے اس باب مین مصلحت ہوئی سب کی رائے مین یہہ آیا کہ
بیٹی مالک نہین ہو سکتی کیونکہ بیوہ کا حصہ ملک مین بعد وفات کے اوسکے شوہر کے
وارثون کو پہنچتا ہے اونہین مین بیٹی گنی جاتی صرف اگر اوسکے اپنے بھائی نہوتے
حسب قانون بنگالہ اور بنارس کے جو حقدار بیٹیان نہون تو وے مالک ہوتے
ہین لیکن متہی لا کے قوانین مین یہہ بات نہین اوس قانون مین اگر دو بیٹی سے
یعنی ایک بیٹی سے زیادہ کے بیٹے ہون تو وہ فی نفس برابر حصہ لین گے اور
بموجب باپ کے حصہ کے جیسے پوتے لیتے ہین نہ لین گے اگر ایک متعدد لڑکیون
جو ناکتخدا جانشین باپ کے ہوئی تہین مر جاوے بیٹے اور بہنین یا بھانجے چھوڑ کر

نوہوا تو قانون بنگالہ کے بیٹے فقط اپنی ما کا حصہ لیتے ہین بہنین اور بہانجے
نہین پاتے   اگر کتخدا لڑکیون مین سے جو قایم مقام باپ کے ہوتی ہون
بیٹے بہنین بہانجے چہوڑ کر مرجاے تو قانون مذکور سے بہنین فقط وارث ہونگی
اور جو بہنین نہون تو ملک درمیان اوسکے بیٹون اور بہانجون کے برابر تقسیم
ہوجاویگی   یہ فرق سواے بنگالہ کے اور کہین جاری نہین ہے   ایک
مصنف جسنے دہرم شاستر کی شرح لکہی ہے مقدمہ مرقوم الذیل بیان
کرتا ہے اگر تین بہنین شامل باپ کے جایداد پر قابض ہون یعنے آ ب
س فرض کرو آ لاولد ہے اور ب کا ایک بیٹا اور س کے تین بیٹے ہون
اور بالفرض س مرگئی ہو پیشتر آ کے اور ب زندہ رہی ہو تو یہ بالاتفاق
قرار پایا ہے کہ بعد وفات آ کے اوسکی جایداد ب کو ملی مگر بعد ب کے
آیا وہ جایداد اوسکے اکیلے بیٹے کو ملیگی یا درمیان اوسکے اور تین بیٹون س
کے تقسیم ہوجائیگی ایک تامل کا مقام ہے   اس صورتمین خیال کرتا ہون
کہ اگر ملک بیٹون کو جب وہ ناکتخدا ہین ملتی تو بعد وفات س کے اوسکے تین
بیٹون کو ملتی اور بہنون کو نہین   لیکن اگر وہ ملک پانے کے وقت مین کتخدا تہین
تو بہنون کو ملتی اور بعد مرنے آ کے ب کو اور بعد ب کے اوسکا بیٹا اور س کے
بیٹے تہی آدہی لیتے بموجب اس تمام قاعدہ کے کہ ملک جو ایک بیٹی کو ملتی ہے
تو بعد اوسکی وفات کے وارث اوسکے باپ کے لیتے ہین لڑکی کی وارث نہین
پاتے اور اس صورت مین باپ کے وارث اوسکے نواسے ہین جو حقدار برابر
حصہ کے ہین   ایک بیٹی کا پوتا یا اور اولاد بیٹی کی یا بیٹی کی بیٹی یا اوسکا شوہر

کسی صورت مین بیٹی مذکور کا وارث بلا واسطہ اوس ملک مین جو بعد مرنے باپ کے
بیٹی مذکور کو ملی تہی نہین ہو سکتی اس طرح کی ملک موافق قاعدہ سب جگہون کے
اوسکے باپ کے نزدیک وارث کو ملیگی اور بطور استری دہن کے اوسکے
اپنے وارث کو نہین پہنچی کی اگر نواسے نہون تو باپ وارث ہے بموجب
قانون متمشیہ بنگالہ کے مگر بموجب قانون اور جگہون کے فقط ما جانشین ملک
ہوتی ہے اگر باپ نہو تو بموجب سب جگہ کے ما وارث ہے اور اوسکی شرکت بیان ما کا
کامل نہین اور مانند شرکت بیوہ کے ہے جو اوپر مذکور ہوا بیچ ایک مقدمہ
ملک کے جو بسبب وفات بیٹے کے ما کو ملی تہی عہدہ داران صدر دیوانی عدالت
نے کہا کہ قانون درباب ملک کے جو بیوہ کو ملا اور اوس ملک کو جو ما کو ملے
یکسان ہے جب یہہ مرجاے تو ملک بیٹے کے وارثون کو پہنچتی ہے عورت بیان برادران کا
کے وارثون کو نہین درصورت نہونے والدین کے بھائی وارث ہوتے ہین*
پہلے مادرزادہ متفق بھائی بعد ازان نامتفق بہائی ایک ہی والدین سے پہر
متفق سوتیلے بہائی بعد ازان نامتفق سوتیلے بہائی حکم مرقومہ بالا اسی خیال
سے دیا گیا کہ شخص متوفی کے فقط مادرزادہ یا فقط سوتیلے بھائی تھے اور
وہ سب یا شامل یا سب جدا تھے * لیکن اگر ایک شخص ایک مادرزادہ
بہائی جو جدا ہوا اور ایک سوتیلا بھائی متفق یا بعد ازان شامل ہوا چھوڑکر مرجاے
تو یہہ دونو برابر حصہ ملک کے وارث ہونگے بہنین وارثون مین نہین گنی جاتین
ایک مقدمہ مین جو صدر دیوانی عدالت فی حال مین فیصلہ کیا ایک نالش واقع ہوئی تہا
بلحاظ حق ایک بہائی اور بہتیجے کے جو قریب وارث تہے بعد شوہر کے جسکی ملک اوسکی

جوروکو ملی تھی اور اس بیوہ نے بھی وفات پائی تھی ۔ پنڈتون نے پہلے یہہ رای دی
کہ یتیم برادرزادہ معہ چچا کے حقدار وراثت کا ہے مگر یہہ رای بعد ازان غلط
ثابت ہوئی بیچ جانشینی جائداد دادا کے حق نیابت کا بیشک ہے یعنی پوتا
بعد وفات اپنے باپ کے معہ چچا کے وارث ہے لیکن بھائی کی ملک مین ایسا
نہوگا اسواسطے کہ بھتیجے وارث گنے جاتے ہین ایک لاولد شخص کی جائداد پر
بعد بھائی کے اور مستحق جانشینی کے درصورت نہونے بھائی کے ہین *
درصورت نہونے بھائیون کے اُنکے بیٹے اُسی سررشتہ سے وارث ہونگے
لیکن بلحاظ اونکی جانشینی ہونیکے یہہ ایک خاص بات ہے کہ اگر ایک بھائی کے بیٹے
جنکا باپ پیش از پہونچنے ملک کے مرگیا ہو دعوی کرین بسبب حق نیابت کے
تو وہ اپنے باپ کا حصہ لیتے ہین موافق چچا کے کیونکہ اس صورت مین وہ بطور
پوتون کے ہین جو سات ایک بیٹے کے حصہ لیتے ہین لیکن جب قایم مقامی بھائیون
کے بیٹون کو فقط برادرزادون کے پہونچتی ہے تو وہ فی نفس برابر حصہ
لیتے ہین جس طرح بیٹے کے بیٹے لیتے ہین * سبودہنی مین
لکھا ہے کہ جانشینی کسی صورت مین فی مستفس نہین ہو سکتی مگر اس رای کے
کی پیشرفت نہین * مصنف سبودہنی کا اس بات کی تائید کرتا ہے کہ
بھائی کی بیٹیان وارث ہوتے ہین * نندا پنڈت کی بھی یہی رای ہے
مگر یہہ مسئلہ اور سب جگہ علی العموم منسوخ ہے اگر بھائی کے بیٹے نہون تو اونکے پوتے اُسی ترتیب
اور اُسی طور سے وارث ہوتے ہین حسب قانون مروجہ بنگالہ کی لیکن از روے
قانون بنارس متھلا اور اور اضلاع کے بھائی کے پوتے بیچ سلک وارثون کے منسلک نہین اور بعد

بہائی کے بیتیجے کے ورثہ دادی کو ملتا ہے درباب رشتہ وراثت کے بہت سے
اضلاع ان باتون مین سواے مقامات مرقوم الصدر کے متفق ہین لیکن بلحاظ وارثان
بعید کے جیسا کہ بعد ازین بیان کیا جاوی گا اونمین بہت اختلاف ہے درصورت
نہونے بہائی کے پوتون کے ہمشیر زادے وارث ہین بموجب قانون بنگالہ کے
مگر بموجب قوانین اور اضلاع کے جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے بعد برادر زادہ کے
دادی وارث ہوتی ہے اور ہمشیر زادہ وارثون مین سے خارج ہے
صدر دیوانی عدالت نے ایک مقدمہ مین یہہ کہا ہے کہ درباب ملک غیر منقولہ ایک
متوفی ہندو کے بنگالہ مین نام اوسکے چچا کے بیتیجے کے فیصلہ کیا اور یہہ ظاہر ہوا
کہ مدعی حسب دستور العمل بنگالہ کے وارث ہوتا ہے لیکن موافق ائین متہی الیکے
مدعاعلیہ چچا ہے کہ ہوتا درباب حقیقی اور سوتیلے رشتہ داری کے اقسام بنگالہ
مین اختلاف راے بہت ہے بعض کی یہہ راے ہے کہ مادر زادہ بہن
کا بیتا سوتیلی بہن کے بیتیجے پر فائق وراثت مین ہے مگر حسب نہایت پسندیدہ
اسناد کے کچھہ فرق نہین جاہیے ہمشیرہ زادی بیچ سلسلہ ورثے کے بہین
نہین درصورت نہونے بہانجون کے وراثت بطور مفصلہ ذیل جاری رہتی ہے
بموجب بنگالہ کے جیسا کہ دایا کرما سنگرہا مین لکہا ہے
بہتیجے کا بیتا دادا دادی چچا اوسکا بیتا اور پوتا پہوپہیرا بہائی پہپہیری
بہن کا بیتا پردادا پردادی دادا کا بہائی اوسکا بیتا اور پوتا
پردادا کا نواسہ اور اوسکی بہتیجی کا بیتا جو یہہ نہون تو وراثت مادری
ذیل مین نانا کو پہونچتی ہے ماموا سکا بیتا پوتا اور نواسہ پرنانا

بیان اور وارثون کا

اوسکا بیٹا پوتا پڑپوتا اور نواسہ سکڑ ناتا اوسکا بیٹا پوتا پڑپوتا
اور نواسہ اگر ان مین سے کوئی نہو تو ملک بعید رشتہ داروں سلف اور خلف
کو چودہوین درجہ تک پہونچتی ہے تب اچارج کو شاگرد کو ہم مکتب کو
ہم گوتی کو ایک ہی فرقہ کے سردار کی اولاد کو برہمنان بیدخوانان کو اور
آخر کار راج کو لیکن ملک برہمن کی نزول مین نہین رہتی بلکہ چاہیے کہ براہمون
مین تقسیم کی جاوے ترتیب کورہ جانشینی کو راقمان نگالہ سب نہین قبول کرتے
بعد بہانجے کے سرکشن نارکا لنکرا اپنی شرح دیا بہاگا مین حقیقی چچا کو جانشین
لکہتے ہین بعد ازان سوتیلا چچا حقیقی چچا کا بیٹا اور اونکے پوتون کا علی
سبیل الترتیب پہیرا بہائی دادا دادی دادا کا مادرزادہ بہائی اوسکا
سوتیلا بہائی اونکے بیٹے اور پوتے بہ ترتیب پردادا کا نواسہ سے
پنڈا یعنی ساتوین درجہ تک کا رشتہ دار ناسو اور وہ جو نذر و نیاز عوض
متوفی کے وفا کرتے موسیرا بہائی ماموکے بیٹے اور پوتے اور
سکڑ پوتے اور اور اولاد تین پشت تک علی التواتر اور اولاد دادا کے
دادا کی اور اور بزرگون کی تین پشت تک سمانودا کا چودہوین درجہ
تک کا رشتہ دار اور آخر کار اچارج وغیرہ مولفان دیوادارنا و اسیتا
اور دیوا بہانکارنا و اسنے سلسلہ ورثی کا یون بیان کیا ہے بعد
بہانجے کے دادا بعد ازان دادی اوپر موافق تفصیل ذیل سے چچا اوسکا
بیٹا پوتا اور پڑپوتا پہیرا بہائی پردادا پردادی اونکا بیٹا
پوتا پڑپوتا نواسہ نانا ماموں اوسکا بیٹا اور پوتا متوفی کے پوتے کا اتا

اوسکا پرپوتا مسکر پوتا تب پڑدادا اوسکا باپ اوسکا بیٹا پوتا پرپوتا اسناد
مرقوم الصدر ضلع بنگالہ مین بہت معتبر ہین اور جس باب مین اونکی احکام مختلف ہو
تو دایا کرما سنکرا ما سرنکرشتا پر اعتماد کرنا چاہیئے کہ اسمین کچہہ قباحت نہین
ہے ظاہر ہے کہ یہہ سب پوتھیان بیچ ترتیب ورتی کے یہانتک متفق ہین اور
یہین تک شاید ضرورت استعمال بہی ہوا ور مباحثہ کرنا بیچ اختلاف رای راقمان
کم رتبہ کے صرف تضیع اوقات ہے بموجب قانون بنارس کے درصورت
عدم وجود بیٹے پوتے اور پرپوتے کے بیوہ جانشین ملک حسب سند مرقومہ
پہلی کے ہوتی ہے بشرطیکہ جائداد شوہر کی علیحدہ ہو والا وہ مستحق وجہ معاش
فقط ہوگی بیوہ نہو تو ناکتخدا بیٹی یہہ نہو تو کتخدا مفلس بیٹی جو یہہ بہی نہو تو
کدخدا متمول بیٹی بعد ازان نواسہ لیکن جب دیوداچندرا دیوادارات
اور دیوادا چن تامنی کے جو متہیلا مین جاری ہین نواسہ وارثون کے سلسلہ
منسلک نہین ہوتا بعد کتخدا بیٹی کے جانشینی ماکو اور پہر باپ کو جو باپ نہو
تو حقیقی بھائی ورنہ سوتیلے بہائی کو پہنچتی ہے * جو یہہ نہون تو
اونکے بیٹے علی سبیل الترتیب وارث ہوتے ہین بعد ازان دادی
پہر دادا پہر چچا حقیقی سوتیلا چچا اونکے بیٹے بترتیب پردادی پردادا
اوسکا بیٹا اور پوتا ترتیب سے پردادا کی ما اوسکا باپ بھائی
اور اوسکا بہتیجا جو یہہ نہون تو سپنڈا ایمان ترتیب تا درجہ ہفتم
جسمین ایک درجہ زیادہ شامل ہے بیچ سلف کے بنسبت وارثون مرقوم الصدر
کے اگر سپنڈا نہون تو سمانودا کا جو شامل کرتی ہین وارثان مذکورہ بالا کو اوسی ترتیب سے

درجہ تک اگر سمانود اکا ہنون تو ہندہو وارث ہین یہہ ہندہو تین قسم کے ہین
شخصی پدری اور مادری پہپہی کے اور ماسی کے بیتے شخصی ہندہو کہلاتے ہین
باپ کی چاچی مامی اور ماموکے بیتے پدری ہندہو کہلاتے ہین ماکی چچی مامی اور
اوسکے ماموکے بیتے مادری ہندہو کہلاتے ہین جو یہہ نہون تو اچارج شاگرد ہمدرس
ویدانت مین اور ویسی علم برہمن جانشین ہین اور بعد ان سب کے سوا سیاہ ملک
برہمن کے حاکم وقت کو ملتی ہے سلسلہ جانشینی کا جو منتہی لامین جاری ہے
ترتیب مرقومہ بالاسے مطابق ہو بیچ مقدمہ گنگاوت جہا مدعی اور سری نراین
اور سماۃ لیلا وتی مدعا علیہا کے یہہ فیصلہ ہوا کہ حسب قانون متمتشیہ متہی لا
کے دعویداران وراثت کو ساتوین درجہ تک یعنی بیپے پن ڈا اور بہی چودہوین
درجہ تک یعنی سمانود اکا نسل مذکور سے بشرط ہمجدی کے مالک متوفی کے
دوسیری بہائی پر ترجیح ہے اگر یہہ مقدمہ حسب قانون بنگالہ کے فیصلہ
پاتا تو ہوسی کا بیتا ترجیح پاتا کیونکہ یہہ شخص موجب قانون بنگالہ کے بیچ سپین
پن ڈا اور سمانود اکا کے گنا جاتا ہے جیسا کہ بیچ مقدمہ روپ چرن مہاپتر
مدعی اور راجہ لعل خان مدعا علیہ کے مثال دی گئی تھی اس مقدمہ مین یہہ
فیصلہ ہوا تہا کہ موجب تفسیر قول دہرم شاستر کے جیسا بنگالہ مین رایج
ہے ماموکے بیتے کو جو ایک ہندہو ہی وراثت مین اوپر نسلی اولاد ہمجدی
کے بعد تیسرے درجہ کے سلف مین ترجیح ملتی ہے ترتیب جانشینی کی
حسب قانون متمتشیہ جنوب ہند کے قانون بنارس سے مختلف نہین معلوم
ہوتی بیچ دائی آوا ہارا مایوکہا کے جسکی توقیر اور اعتماد مغرب ہند مین

بہت سے ہے بلحاظ ترتیب مرقوم الصدر کے بہت فرق نہین دریافت ہوتا اور وارث
بعد ماں کے حسب تفصیل ذیل ہین حقیقی بھائی اوسکا بیٹا دادی ہمشیرہ
دادا سوتیلا بھائی باہم وارث ہین جو یہہ نہون تو سپنڈ اسمانود اکا
اور بندہو

دھرم شاستر

باب سیوم بیچ بیان استری دھن کے

علی سبیل الترتیب بموجب درجہ قرابت کے یہہ کہا جا سکتا ہے بطور
عام بنیاد قانون کے واسطے تمام ہوں کے کہ تجہیز اور تکفین کرنے والے کو استحقاق
جانشینی مرتبہ ترجیح ہے مگر یہہ قاعدہ کلیہ نہین مثلا ایک بیوہ بھائی اور بیٹی
چھوڑ کر مرجاوے تو بیٹی فقط مالک ہے اگرچہ رسوم میت بھائی کو ادا کرنی
ہونگی وہ فقرے دھرم شاستر کے جنمین یہہ ذکر ہے کہ جانشین اور
حق تجہیز و تکفین متفق ہین یہہ معنی رکھتے ہین کہ جانشین پر جیسے دولت متوفی
کی پہونچتی ہے ویسا ہی ادا کرنی رسوم میت کی کما حقہ فرض اور لازم ہے لیکن
معنی اسکے یہہ نہین ہین کہ فقط تجہیز اور تکفین سے وارث ہوجاوے

باب سیوم بیچ بیان استری دھن کے

اس قسم کی ملک میں رسمی قوانین وراثت کے مستعمل نہیں ہوتے یہہ
ایک ملک مخصوص اور علیحدہ ہے اور اس ملک پر قایم مقام ہونے میں اختلاف
بسبب موقع یا حال مالک کے یا باعث ان طوروں کے جنسے وہ مال حاصل
ہوئی ہو واقع ہوتا ہے تو لہجہ ایک عورت نے وراثت خرید تقسیم ترکہ
یا پانے سے حاصل کیا ہو اسکو شاستر اس ملک زن کہتے ہیں مگر داخل استری
دھن کے نہوں ہے [illegible] اقسام استری دھن کے مصنفوں میں اختلاف
ہے [illegible] کے نزدیک چھ قسم کے کمان میں
[illegible] نہایت عام تعریف ملک مخصوص
ایک [illegible] مرقوم ہے کہ جو [illegible]
یا وقت رخصت یا بطور نشان محبت کے ملا ہو یا ہو [illegible] یا والدین سے
عطا کیا ہوا [illegible] استری دھن کہتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ استری دھن
[illegible] قانون جانشینی کے جسکی تفصیل اسطرح کی ملک پر وہ ہست
ہے استری دھن نہیں رہتا ہو اوسمیں قوانین مروجہ وراثت کے استعمال
پاتے ہیں مثلاً وقت شادی کے ملک ایک عورت کو ملے تو وہ استری
دھن کہلاتی ہے اور بعد وفات مالکہ کے اوسکی بیٹی کو ملی گی لیکن بعد بیٹی کے بطور
اور رسمی وراثت کے بیٹی کے پوتی کو پہنچے گی اگر یہہ بیٹی بیوہ اور لاولد ہو تو فوت
بیٹی کے ماں کو وراثت میں پہنچے اگر مالکہ متوفی ناکتخدا ہو تو اوسکے بھائی
باپ اور ماں علی سبیل الترتیب وارث ہونگے جو یہہ نہوں تو باپ کے قرابتی
حسب درجوں کے اگر مالکہ متوفی ناکتخدا ہوا اور یہہ ملک وقت شادی کے

اوسیے ملی ہو تو اوسکی بیتیان وارث ہونگے پہلے ناکتخذا بیتی حسب قواعد
مرسوم وراثت کے بعد ازان وہ کتخذا بیتی جو اغلب ہے کہ بیتی والی ہووبگی
یہہ نہون تو عقیمہ اور بیوہ بیتیان وارث مین بالاتفاق بعد انکے بیتا پہر نواسہ
پوتا پڑپوتا بیتا ہمعصر قبیلہ کا اوسکا پوتا پرپوتا   اگر اتنی اولاد مین سے کوئی
نہو اور شادی بموجب ایک سے پانچ قواعد اول مین سے ہوئی ہو تو شوہر
پہر بہائی پہر ما اور پہر باپ وارث ہونگے   اور جو موافق ایک سے
تین اخیر قواعد سے شادی ہوئی ہو تو بہائی کو شوہر پر ترجیح ہے اور
یہہ دونو بعد والدین کے وارث ہونگے   اگر یہہ بہی نہون تو ورثا حسب
ترتیب ذیل ہونگے شوہر کا چہوتا بہائی اوسکے بہوتے بہائی کا بیتا اوسکے
بڑے بہائی کا بیتا نند کا بیتا داماد   سسرا بڑا سالا سے ین ذا
سیکہولیا اور سما تو دا اکا وارث اوس ملک کے جو کتخذا عورت چہوڑ مری
ہو اور پیش از وقت شادی کے باپ نے دی ہو بہ ترتیب ذاتوں مین
ناکتخذا بیتی بیتا وہ بیتی جو بیتے والی ہے یا اغلب ہے کہ بیتی والی ہووبگی
نواسہ پوتا پڑپوتا   اور سکڑ پوتا بیتا ایک ہمعصر قبیلہ کا اسکا پوتا پڑپوتا
درصورت انکے نہونے کے بانجھ اور بیوہ بیتیان متفق جانشین ہین بعد ازان
بطور پنج اقسام اول بیاہ کے وراثت ہوتی ہے   وارث استری
دہن کے جو کتخذا عورت چہوڑ مری ہو اور نہ تو باپ کی دی ہو اور نہ بیاہ کے
وقت ملی ہو بترتیب مرقوم الصدر ہوتے ہین مگر یہہ فرق ہے کہ اسمین
بیتا اور ناکتخذا بیتی متفق وارث ہوتے ہین ایک بعد دوسرے نہین اور

کہ پوتہ کو نواسہ پر فوقیت ہے یہہ بات یہان بیان کی جاتی ہے کہ از روئے دہرم شاستر کے اختیار کل منکوحہ عورت کو اپنی جدا اور ملک مخصوص پر ہے اوسمین جو چاہے سو کرے الا اوس زمین مین جو شوہر نے دی ہے اختیار حاصل نہین

دہرم شاستر

باب چہارم بیچ بیان تقسیم ملک کے

باوجود اختیار کل منکوحہ کے اپنی ملک مخصوص پر در صورت تکلیف کے شوہر کو اختیار استعمال اور صرف اوس ملک یعنی استری دہن کا بہی ہے

باب چہارم بیچ بیان تقسیم ملک کے

چونکہ حصہ مال اوس ملک کا جو جانشینی سے حاصل ہوتی ہے بیان کر چکے اب اوسکا ذکر کرین گے اوس ملک کا جو بسبب تقسیم کے حین حیات بزرگ کے اور بسبب تقسیم کے وارثون مین بعد جانشینی کے حاصل ہوتی ہے رضا باپ کے واسطے تقسیم کے لازم ہے اور اوسکی حین حیات تک بموجب قانون بنگالہ کے بیٹون کو اختیار تقسیم کروانیکا حاصل نہین الا اس صورت مین کہ باپ کا حق مالکیت باطل ہو جاوے مثلاً وہ بیچ قوم مین شامل ہوا سنیاسی

ہیں باپ سے جگن ناتھ نے یہ بات کہی ہے کہ بیٹے جنکو سوتیلی ماں وغیرہ سے
تکلیف پہونچتی ہو راجہ سے درخواست کر کے اپنے باپ سے تقسیم
میراث کی جو دادا سے چلی آتی ہے کروا سکتے ہیں مگر تقسیم و انتقال حصہ کی
باپ کی نہیں کروا سکتے ایک شخص کو اختیار تقسیم کرنے ملک موروثی یا غیر منقولہ
کا درمیان اوسکی اولاد کے اس شرط سے ہے کہ بی بی اوسکی زیادہ کو جنا
نہ سکتی ہو لیکن شخص مذکور کو حصولی جائداد ہو جو منقولہ یا غیر منقولہ اور
موروثی ملک میں کسی قسم کی ہو جو ایک بیٹے سے اوسنے اپنے زور
بازو سے دوبارہ حاصل کیا ہو فقط اوسکی ہی رضا پر تقسیم ہوسکے
مطلوب ہوگی لیکن قوانین متعلقہ بنارس اور اور صوبجات میں جو
بنگالہ کے اختلاف ہے بلحاظ تقسیم موروثی جائداد کے جو بموجب
قانون بنارس کے لڑکے جب چاہیں کرا سکتے ہیں بشرطیکہ ماں حاملہ ہو سکتی ہو
ہی اگرچہ باپ کو صحبت دنیوی رہے اور تقسیم کرنے میں صحت ہو بموجب
قانون بنگالہ کے نابرابر تقسیم اپنی ملک حصولی بھی موروثی منقولہ ملک کی اور ہر
طرح کی املاک کی جو اوسنے حاصل کی ہوں کر سکتا ہے اور اور اختیار
میں جسقدر چاہے رکھے نابرابر تقسیم کرنا یا حق خارج کرنا ایک
بیٹے کا تقسیم سے اگرچہ خطا ہے مگر تو بھی جائز رکھا گیا ہے لیکن موروثی
منقولہ ملک اور جائداد میں نہیں باین خیال کہ شاید بیٹوں نے بھی اسکے حصول
میں مدد کی ہو تو وہ برابر حصے کے حقدار ہونگے باپ البتہ دو چند حصہ اس ملک
کا اور ملک حصولی بیٹوں کا لے سکتا ہے بموجب قانون بنارس کے

تقسیم غیر مساوی ملک موروثی کی کسی قسم کی ہو اور غیر منقولہ جایداد اپنی
حاصل کی ہوئی کی باپ نہین کرسکتا اور تقسیم اپنی حصولی املاک منقولہ
مین بموجب آئین مذکور کے دو حصہ سے زیادہ رکھنے کا اپنے لیئے اسے اختیار
ھے اور بسبب عدم استعمال اس مسئلہ کے بنارس مین کہ ایک امر واقعی
ھے قرار دالیل سے بدل نہین سکتا نا برابر تقسیم ملک غیر منقولہ کے گناہ بلکہ خلاف
شرع اور قابل منسوخ خیال کی جاوے گی بحث بیچ اس بات کے کہ غیر مساوی
تقسیم باپ کی ضلع بنگالہ مین کس مرتبہ تک جایز ھے ایک مقدمہ مین
دیوانی عدالت نے ۱۸۱۶ء مین فیصلہ کیا بدرجہ کمال ہوئی یہہ قرار پایا تھا کہ
نا برابر تقسیم ملک غیر منقولہ موروثی کی خلاف قانون اور نا درست ھے
لیکن غیر مساوی تقسیم باپ کی ملک حصولی اور موروثی منقولہ کے مطابق شرع
اور درست ہوگی بشرطیکہ تقسیم اوس حالمین ہوئی ہو جسمین قانون کی
رو سے اختیار تقسیم کا اوسے حاصل ہو یعنی غصہ وغیرہ سے اگر
باپ نے ملک تقسیم کردی ہو اور بعد اسکے لڑکا پیدا ہو تو وہ تنہا وارث
اوس ملک کا جو باپ نے رکھہ لی تھی ہوگا اور جو باپ نے اپنے پاس
نہ رکھی ہو تو اور بیٹون کو لازم ھے کہ اپنے حصون مین سے اوس لڑکے کا حصہ
پورا کردین بموجب جیمونا واہنا اور نارایکہ تن دہ ہاپا اور سریکشن اور اودگالی
مصنفون کے جب باپ تقسیم ملک کی کرے تو ایک حصہ برابر حصہ بیٹے کے
بیوی اولاد قبیلہ کو چاھیے دیوے اور بیٹے والے قبیلہ کو نہین
لیکن مسئلہ بریتی ناتہہ کا یہہ ھے کہ اگر باپ دو یا زیادہ حصہ رکھہ لیوے

تو بیویون کو کچھ حصہ نہ مقرر کیا چاہیے کیونکہ اونکی پرورش رکھنے والے حصہ
مین سے ہو سکتی ہے دیلو ادارنا و استنیا مین مرقوم ہے کہ اگر
باپ برابر حصہ بیٹیون کو دے تو ایک مساوی حصہ بیوی کو چاہیے
لیکن جو نابرابر تقسیم کرے اور اپنے لیئے زیادہ حصہ رکھے تو اوسپر فرض ہے
کہ برابر اوسط حصہ بیٹے کے اونمین سے ہر ایک بیوی کو دے یہہ حصہ
بیویون کو در صورتیکہ پیشتر ملک ملی ہو ملین کے بعض راقمون کی یہہ راے ہے
کہ اگر بیوی نے کہین اور ملک پائی ہو نصف بیٹے کے حصہ کا اوسکو ملے
لیکن بعض راقم یہہ کہتے ہین کہ جو اوسنے ملک پائی ہو تو اوسکی کمی نسبت
بیٹے کے حصہ کے پوری کردی جاوے مگر ناتہہ کا مقولہ یہہ ہے کہ اگر
بیوی نے کہین سے ملک پائی ہو تو نہو نے لی لی کے شوہر کو ملتی تو وہ
دولت عورت کے حصہ مین گنی جاوے لیکن اگر عورت نے ملک اپنے
باپ یا اور رشتہ دار سے پائی ہو یا ماموں یا کسی اور قرابتی شوہر سے
تو اوسکے حصہ مین شامل نہین گنی جاوے گی کیونکہ شوہر کو اوسمین کسی طرح سے
شرکت نہین ہے قانون جو بنارس متہلا وغیرہ مین جاری ہے اس
باب مین قانون بنگالہ سے مختلف ہے اور اپنی ذات مین یکسان اور موافق
نہین خلاصہ انہین جگہون سے کے مضمون کی دلایل کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
اس صورت برابر تقسیم کرنے باپ کے ملک کو بیٹون مین
وہ بیویان جو بیٹے والی نہین ہین برابر حصہ لیتی ہین اگر باپ
زیادہ حصہ اپنے واسطے رکھے تو اوسکی بیویان حقدار کسی خاص حصہ کے

نہین ہونگی مگر شوہر کو بیر ورثش اونکی لازم ہے اگر غیر مساوی حصہ
بیٹون کو ملے ہون تو واسطے دریافت حصہ بیویون کے بیٹون کے حصہ
کو تخمین کیا جاتا ہے درصورت تقسیم ملک موروثی کے یہی قواعد داوی
کے باب مین مستعمل ہوتے ہین بعد وفات یا ایسی حرکت باپ کے جس سے
اوسکی حقیت ملک پر باطل ہو جاوے بہائیون کو اختیار تقسیم ملک منقولہ غیر
منقولہ موروثی اور حصولی کا درمیان اپنے حاصل ہے بموجب قانون
بنگالہ کے بیوہ سات اپنے دیورون کے حقدار فقط ایک جایداد غیر منقسم
ہی کی نہین بلکہ اونسے تقسیم اوسکی کروا سکتی ہے اگرچہ اوسکا حصہ بعد
اوسکی وفات کے اوسکے شوہر کے وارثون کو پہونچیگا جین حیات
والدہ کے بھی تقسیم ممکن ہے یہ قاعدہ باوجود اختلاف کے مسئلہ
جی ہوتا و امانا ہے ہر کہین مستعمل ہے اور تمام حال اسکی بہت تائید
کرتے ہین بھتیجے اور بہانجے جو یتیم ہون حقدار شرکت کے بہائیون کے ساتھ
جو تیسرے درجہ تک ہین یہ اپنے باپ کا حصہ لیتے ہین اور اونمین سے ہر ایک
شریک کو اختیار علیحدہ کروانے اپنے حصہ کا حاصل ہے مگر ایسی صورتمین
ہر ایک بیوی صاحب اولاد کو حصہ مساوی بیٹے کے حصہ کے جاتا ہے اور
لا ولد بیوی کو کافی وجہ معاش بموجب متاکشرا اور یونیون کے جو
بنارس اور جنوب مین جاری ہین لا ولد بیوی بھی حقدار حصہ کی ہے
کیونکہ اطلاق لفظ ماتا کا دونو حقیقی اور سوتیلی ماں پر ہوتا ہے صرف
از روے سمرتی چندریکا کے ماں شرکت سے خارج ہے تاکتحذا

قانون بنگالا

لڑکیون کو حصہ موافق مصارف اونکے بیاہ کے ملتا ہے جو مطابق چہارم
حصہ بہائی کے مقرر ہوا ہے یعنی فرض کرو کہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو
جایداد کو دو حصہ کرکے ایک حصہ کو انمین سے چار قسم کی چاہین ان چار
مین سے ایک بیٹی کو ملیگا اگر دو بیٹے اور ایک بیٹی ہو تو جایداد کے تین حصہ
کرکے ایک حصہ کو چار حصہ کرنا چاہیے بیٹی ان چار مین سے ایک یا بارہوان
حصہ کل مین سے لیویگی اگر ایک بیٹا اور دو بیٹیان ہون تو اول تین حصہ
کرکے پہر دو حصہ کو چار کرنا چاہیے اسمین سے ہر ایک بیٹی ایک حصہ پاویگی
لیکن بموجب نہایت پسندیدہ اسناد کے یہہ تقسیم حصون کی جو اوپر مذکور ہوئی
سب جگہہ نہین ہوسکتی اسواسطے کہ اگر جایداد ایسی کم ہو کہ اسطرح کے
حصے بے تکلف نہوسکین یا اگر جایداد بہت بڑی ہو کہ اوسمین ضرورت ایسے
حصون کے واسطے انصرام کار بیاہ کے متصور نہو تو اس صورت مین بہنین
حقدار اتنی جایداد کی ہونگی جسمین کہ خرچ اونکے بیاہ کا بخوبی بنہہ جاوے
فقط یہہ تدبیر واسطے بہنون کے باین لحاظ کہ نام خاندان کا شریف بنا
رہے از راہ حقیت کے نہین بلکہ از راہ سلوک کے ہے اگر ایک بہائی ملک
مشترک مین کچہہ اصلاح و ترقی کرے تو اوسکو حق زیادہ حصہ کا نہین ہوتا
مگر بموجب قانون متمشیہ بنگالہ کے دوہرا حصہ وقت تقسیم کے مل سکتا ہے
اگر اوسنے فقط اپنی تنہا کوشش سے ملک حاصل کی ہو صدر دیوانی عدالت
نے مقرر کیا ہے کہ اگر ایک چار بہائیون متفق مین سے بمدد زر شراکت
خواہ فقط بہائیون کی مدد سے ایک ملک حاصل کرے تو وہ دو حصہ پانے کا

[illegible]

پاویگا اور پانچوان حصہ اونکا ہرایک کو تین بہائیون مین سے ملیگا لیکن بموجب
قانون شمشیہ بنارس کے اوس بہائی کو جسنے اپنے قوت بازو سے
کوشش نکری ہو امتیاز نہین ہے
مدد کی ہو اوس بہائی پر جسنے
اگر مال موروثی اوسمین صرف ہوا ہو تو سب بہائیون کا حصہ مساوی ہے
اگر مشترک صرف نہوا ہو تو جسنے فقط جہد وسعی سے ایک
حاصل کی ہوگی وہی مستحق اوسکا ہوگا اگر ملک بمدد زر شرکت کے لبب
مشقت ایک ہی شخص کے غیر منقسم خاندان مین حاصل ہوئی ہو تو اور اشخاص
اوس خاندان کو اوسمین کچھ حق شرکت نہین اگرچہ وہ لوگ اوس وقت مین
اوسکے سات بشراکت رہتے ہون یہی قاعدہ درباب ملک دوبارہ حاصل

بیان اراضی دوبارہ حاصل کردہ

کی ہوئی کے مستعمل ہے الا درباب اراضی کے جسمین کہ حاصل کرنیوالا نسبت
اور بہائیون کے چوتھے حصہ سے زیادہ کا مستحق ہے یہہ بھی مقرر ہوا ہی
کہ اراضی ایک بہائی کی محنت اور دوسری بہائی کے زر سے حاصل ہوئی
ہون تو ہر ایک نصف حصہ کا حقدار ہے اور جو ایک کے زر اور محنت اور دوسری کی
فقط مشقت سے حاصل ہوئی ہون تو پہلے کو تین حصون مین سے دو اور دوسری کو
تہائی ملیگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کسی خاص قاعدہ دہرم شاستر پر
نہین ہوئی بلکہ قاعدہ عدل پر تحایف یا نذرانہ جو وقت بیاہ کے ملے ہون

بیان غیر قابل تقسیم

بہی جو کچھہ کہ لبب علم شجاعت کے حاصل ہوا ہو بہائیون علی العموم ہنگام
تقسیم کے اوسپر دعوی نہین اور بعض چیزین ایسی ہین کہ اونمین تعمیل رسمی
قانون تقسیم کی نہین ہوتی دراسطے دریافت کرنے زیادہ مفصل حال کے

ناممکن التقسیم ور ممکن التقسیم ملک بیگی طالب کو یا ہے کہ خلاصہ مرقومہ ممکن التقسیم
کو حوالہ کرتے ہے جس باب میں کہ بیان حال ممکن التقسیم اور غیر ممکن التقسیم کا
قلمبند ہے مطابق زیادہ صحیح رائے کے ایک غیر منقسم بقیہ ملک مین
تعمیل قانون رسمی کی جو تقسیم ملک مشترک مین مستعمل ہوتا ہے نہین
ہولی یعنی تقسیم عام مین اگر کوئی حصہ ملک کا اشتراک رہ جاوے تو بیوہ یا وارث
شریک ہوگی باوجود جدائی کے [illegible] غیر منقسم بقیہ خاص بھائی کو ملیگا
تقسیم ملک کی تحریر اور بدون اور رسوم مقررہ کے بھی ممکن ہے
درصورتیکہ اس تقسیم مین ثانی الحال بحث کا مقام ہو تو اصل حقیقت از روے
شہادت قوی کے واضح ہو سکتی ہے حال تقسیم اور غیر تقسیم کا
صرف متفق رہنے بھائیوں کے سے [illegible] تحقیق نہین ہوتا اسواسطے کہ
شاید وہ بظاہر باہم [illegible] اور [illegible] مین ہر ایک منقسم
علیحدہ ہوجاوے یا بالعکس اگر [illegible] مقسوم [illegible] ایک خیالی
طریق واسطے دریافت شمول یا [illegible] ایک خاندان [illegible] ملک کے
ہے جبکہ حال مقدمہ کا [illegible] تحقیق ہو سکتا [illegible] ایک تحقیقات
قرارواقعی کا یہ ہے کہ وہ لوگ یا علیحدہ علیحدہ معاملہ کرین یا ایک دوسرے کی
ضمانت دین یا یہ کہ معاملات بکلی علیحدہ برتین تو اس صورت سے معلوم
ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کے یا بدا و متعلق نہین ہین ۔ یہ مقدمہ ایک غیر منقسم
[illegible] کے صدر دیوانی عدالت کی رائے مین یہ آیا کہ اونکی ملک حصولی تا
[illegible] دریافت حال اونکی جدائی کی مشترک مقصود کی جاوے اس صورت مین

تحقیقات کے ساتھ اوس شخص پر منحصر ہے جو دعوی حقیت خاص کا کرے ایک اور مقدمہ مین ایک شخص ہندو خاندان کا جہان کچہہ جدائی کا معاملہ تھا صرف اوس بات سے کہ وہ اور اوسکا والد گہر سے علیحدہ کہانا کہاتے تہے اور نفع و نقصان تجارت مین شراکت نتہی اگرچہ وہ شخص بسبب کام کرنے کنبے کے کچہہ واسطے خرچ اپنے ذات کے پاتا تہا جدا تصور کیا گیا اور بیچ کاہی اور لوگون اوس خاندان کے حصہ پایا قانون مین واسطے حمایت حق ایسی اولاد کے جو بعد تقسیم کرنے باپ کے ملک کے پیدا ہوئے بہت احتیاطین مین لحاظ ملک موروثی کے اغلب نہین کہ حق واقعی کسی وارث کا باطل ہوجاوے کیونکہ جب تک والدہ ہو سکتی ہے تب تک تقسیم ملک قانون کی رو سے ممنوع ہے اگر احیانا ایسی بات ظہور مین آوے تو اسکے لیئے یہ مقرر ہے کہ باپ وہ حصہ رکہہ لیوے جو فقط بیٹے کو ملینگے اگر وہ بعد تقسیم پیدا ہو ایسی اولاد کے لیئے اور بہی ایک بات معین ہے

دہرم شاستر

باب پنجم در باب بیاہ کے

وہ بہ سبب کہ در صورت ضرورت کے باپ کو اختیار مسترد کرنے ملک تقسیم کا حاصل ہے

باب پنجم درباب بیاہ کے

بیاہ قوم ہنود مین فقط ایک معاملہ دنیوی ہی نہین ہے بلکہ دیوتاؤن کا جگ ہے منجملہ رسوم مقررہ تین قوم شریف کی یہہ آخیر رسم ہے اور قوم شودر کے واسطے فقط ایک ہے ایک شخص نابالغ کو قابلیت ادای فرائض مذہب کی حاصل نہین یہہ بات خوب ظاہر ہی کہ صغر سن مین نسبت یعنی منگنی عورتون کی ہو جاتی ہی اور حقیقت مین یہی بیاہ ہے یہہ عقد بہر صورت مضبوط اور مستحکم ہے بیاہ پکا ہو جاتا ہے ہر وقت ادای رسوم مقررہ کے گو اتمام کو نہ پہونچا ہو بعد وفات شوہر اول کے ذکر دوسرے بیاہ کا دہرم شاستر مین مطلق نہین اگرچہ نیچ قوم مین اس حرکت سے زیادہ کوئی اور امر استعمال مین نہین آتا از روی شرع کے متعدد بیویان کرنی لی باعث قوی کے منع ہین الا اوس صورت مین کہ وہ عقیمہ یا مریض ہو تو البتہ سبب واسطے شکست پہلے عقد کے ہوگا یہ نصیحت بہت استعمال مین نہین آتے چنانچہ زمان حال مین متن منو کا جس کے رو سے متعدد بیویان کرنی ممنوع ہین برخلاف اوسکے متعدد نکاح کی تائید کرنیکو پیش لاتے ہین منو کہتا ہے کہ واسطے اول بیاہ تین قوم شریف کے عورت اوسی قوم کی چاہیے مگر جو اپنی خواہش سے دوبارہ بیاہ کرنا چاہین تو موافق درجہ قومون کے بیاہ کرنا لازم ہے اس متن سے زمان حال کے آدمی یہہ تقریر کرتے ہین کہ چونکہ اس زمانہ مین بیاہ عورتونکی

عورت سے منع ہے پس بالضرور ثابت ہوا کہ متعدد بیویان ایک ہی
فرقہ کی کرنی جایز ہین لیکن استخراج اس نتیجہ کا صاف نہین اور ارتکاب
ایسی حرکت کا سب پنڈتون کے نزدیک قابل الزام ہے اگرچہ یہہ بات
بیشتر ہوتی ہے خصوصاً کُلین برہمنون مین اگر ایک شخص بغیر سبب معقول کے
اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری بیاہی تو پہلے کو برابر خرچ اپنے دوسرے
بیاہ کا روپیہ دیگا بشرطیکہ اُسنے استری دہن نپایا ہو اور جو پایا ہو تو اوسے
حوالہ کر دے مگر کسی نہج سے زیادہ تہائی حصہ اپنے ملک سے ضرور نہین ہے
جبکہ کسی سبب سے بیوی کو چھوڑ دیا ہو شوہر کو پرورش اُسکی بخوبی کرنی
ہوگی متاکشرا مین اس باب مین فرق مذکور ہے کہ جب در صورت اعتراض
قوی کے نسبت پہلی بیوی کے دوسرا بیاہ ہو تو پہلی بیوی حقدار روپیہ کی برابر زر
مصارف اوس بیاہ کی ہے لیکن جب بلحاظ اول بیوی کے کچھہ حاجی
حجت نہو تو سیوم حصہ ملک شوہر کا بطور عوض کے اوسے دینا چاہیے
بموجب استعمال حال کے شوہر کھانا اور پوشاک دینے کو کافی واسطے پہلے
بیوی کے خیال کرتا ہے بیاہ کی قسمین اٹھہ ہین برہما دیوا آرشا
پراجاپت یا آسورا گندہروا راکھشاسا اور پیساچا پہلی چار
قسمین مخصوص برہمنون کے ہین بنیاد ان عقود کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ
طرفین باہم راضی ہون اور باعث طمع نہو قسم پنجم مخصوص ویشیا اور
شودر کی ہی مگر یہہ قسم بسبب اسکے کہ باپ لڑکیکا نقدی لیتا ہے مطعون ہے
قسم ششم اور ہفتم مخصوص چھتریون کی ہے انمین اتفاق یا محبت طرفین یا حق

رفع بیہ ہوتا ہے قسم ہشتم لیبیا ایکے کہ وہ دغا اور فریب سے عمل مین آئی ہے سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اول طور بیاہ کا یعنی برہمسہ بہتا جاتا ہے اس قسم مین باپ فقط لڑکیکو موافق اپنے حوصلے سنگار کرکے نوشتہ کو جسکی اوسنے دعوت کی ہے سپرد کرتا ہے اور لوازمہ عروسی کا البتہ بطور معمولی عمل مین آتا ہے بعد اوسکے قسم آسورا بہت مروج ہے اس طور مین لڑکی کا باپ روپیہ لیتا ہے اور میں سنا ہے کہ بیاہ پیاچا کے طور سے بہی اکثر ہوتے ہین اور کہ جوان متمول اور خوبصورت عورتون کو اکثر فیلسوفی سے پہسلا کر بیاہ کر لیتے ہین لیکن جب رسوم اسکی ایکبار ہو جاوین تو پہر فریب یا جبر کے عذر سے یہہ عقد شکست نہین پاتا ان آٹہہ قسم بیاہ کے مین سے گندہروا کی درستی کو کچہہ رسوم ضرور نہین معلوم ہوتا ہے کہ ہم بستر ہی جسکے معنی حسب مضمون شرع کے عاشقانہ اتحاد ہین واسطے تقرر ایسے بیاہ کے

دہرم شاستر

باب ششم بیان متبنی کا

کافی ہو بشرطیکہ مرد زبان یا لکہنے سے اس اتحاد کی تائید کرے وہ رشتہ دار جنسے بیاہ کرنا منع ہے منو نے یون بیان کئے ہین اوس عورت کو جو مرد کی پدری اور مادری بزرگون کی نسل سے چہٹے درجہ تک ہو اور اوسے جو ارروے

گوت کے اوسکے والدین کی قدیم نسل سے بیچانی گئی ہون مرد تینون قوم شوہر
مین سے بیاہ کر سکتا ہے زنا ایک قصور قابل سزای عدالت فوجداری
ہے عدالت دیوانی سے کچھہ تعلق نہین اگر شوہر فاسق پر نالش زر تاوان
کی عدالت دیوانی مین کرے تو مسموع نہوگی زانی ہونا خاوند کا کافی
سبب عورت کو واسطے ترک کرنے شوہر کے نہین اور نہ بہت سی صورتین اسطرح
کی ہین کہ ایسی حرکت بیوی کی یعنی ترک کرنا شوہر کا درست ہو در صورت ویوانگی
یا نامردی اور تنزل ذات کے شاید ایسی حرکت بیوی کی قابل سزا نہین ہے
کسیطرح عورت کو اختیار کسی طرح عہد کرنے کا نہین کوئی عہد جو اوسنے کیا ہو تو
وفا کرنا اوسکا نہ شوہر اور نہ اوس عورت پر ضرور ہوگا الا اوس صورت مین
کہ وہ عہد عورت کی ملک مخصوص کے باب مین ہو یا شوہر نے سر انجام اپنی
امور کی اوسکو تفویض کی ہو یا یہہ کہ وہ عہد واسطے حصول ما یحتاج کے کیا گیا

باب ششم بیان تبنی کا

ہنو کہتا ہے کہ جو بیٹے والا نہو تو واسطے دعوت میت کے اپنے نقائی نام اور
کریا کرم کے واسطے اوسکو لڑکا گود لینا چاہئے زمانہ حال مین دو باتین
طور گود لینے کے جاری ہین دتا کا یعنی دیا ہوا لڑکا اور کرتی تریما یعنی تبنی لڑکے
کا بہت رواج ہے کرتی تریما کا دستور فقط متہلا مین ہے
کا گود لینا شاید چاہیئے کہ منسوخ ہوا سو اسطے کہ اس زمانہ مین فرزند

ہوائی مولودنکا حی یا گود دیئے ہوئے کی متروک ہے لیکن موافق ایک متن
درسی یا سیتی کے سبب طور درست ہیں جو مدت مدید سے برتے گئے ہیں اونمیں بعض
شرائط ضروری گود لینے کی متن مفصلہ ذیل منومین مشتمل ہین جس لڑکے کو
اوسکا باپ یا ما شوہر کی رضا سے دوسرے شخص لاولد کو بطور فرزند دیے
اور وہ لڑکا ہمقوم ہوا ور محبت بھی رکھتا ہو تو وہ دیا ہوا فرزند خیال کیا
جاتا ہے اور سنکلپ کرنے سے یہ دیا ہوا ستھکا م پاتا ہے جس
لڑکے ہمقوم کو ایک شخص فرزندی میں لے اور وہ لڑکا سپوت ہوا ور فرض
کریا کرم کے واسطے گود لینے والے باپ کے جاتا ہوا ور گناہ نہ بجالانے
اون رسوم کے سے بھی واقف ہو تو وہ پسر متبنی خیال کیا جاتا ہے
سوا اون شرائط مستحکمہ کے اور بہت شرطین ہیں جو بہ مختصر بیان قواعد
کی صحت اور مقبول عام کے ہین اون قواعد مین جو مشکوک ہین مباحثہ کرونگا
اور ہر ایک قاعدہ کی تائید کے واسطے سندین لاکر جو قواعد کی تحقیق ہین
اونکو اثبات کو پونچاؤنگا بلحاظ اس خاص فرع قانون کے بیچ مسئلہ
اور جگہوں کے بہت اختلاف نہین کیونکہ دتا کا چندریکا اور دتا کا میمانسا
جو بڑے معتبر ہو تہیان اس مضمون پر ہین سب اوپ کرتے ہین متن اول
مذکور الصدر حق اون شخصون کا جو گود دیسکتے ہین خوب واضح ہے صرف
استثنا جو اس باب مین مفسرین نے بیان کیا ہے دتا کا میمانسا مین مندرج
ہے بلحاظ بخشنے ایک بیوہ کے اپنے بیٹے کو تکلیف کے وقت مین یہ
ایک شک کی بات ہے کہ آیا ایک بیوہ رضا ہی شوہر متوفی سے بھی گود لے

ہو کر کسی قرابہ کا

سکتی ہے یا نہیں لیکن بموجب ہدایات مخطوطہ اسناد کے وہ لے سکتی ہے
یہہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ اگر ایک بیوہ بے اجازت شوہر متوفی کے متبنی لیوی
اور اوس لڑکے کو ماں باپ نہ دیے بلکہ اوسکا بہائی دیوے تو یہہ نادرست ہے
لازم ہے کہ گود لینے والے کو بیٹا پوتا اور سکڑپوتا نہو اور کہ گود لیا ہوا ایک ہی
بالڑکا بیٹا ہو بایت دار [illegible] اور [illegible] اور یہہ نہیں مقوم ہوں اور نہی
اون دونوں قرابت [illegible] [illegible] ہو مثلاً بھانجا یا نواسہ
یہہ قاعدہ اخیر فقط اعلے تین قوم شریف کے مرعی ہے قوم شودر کے لئے
نہیں یہہ بھی مقرر ہوا ہے کہ جب ایک عورت متبنی لیوے اوسے قبولیت
شوہر کی اور بموجب بعض راؤن کے اجازت رشتہ داروں کی بھی لینی فرض
ہے جو بہائی کا فرزند ہو تو بعض از اوروں کے اوسیکو گود لینا چاہیے لیکن
یہہ قاعدہ کلیہ نہیں اس سے غیر لڑکے کا گود لینا چاہیے کہ گود لینا نادرست
نہیں ہوتا بیچ مقدمہ اودن دت مفلس مدعی اور کنہیا سنگہ مدعا علیہ کے یہہ تقرر
کہ جب تک بہتیجا ہو غیر کا گود لینا خلاف شرع ہے اور یہہ بیشک مطابق
مسئلہ مرقومہ داتا کا میمانسا کے ہے لیکن داتا کا چندریکا مین اس بات پر
بہت حجت و تکرار لکہی ہے یہہ معلوم ہوا کہ بموجب قانون بنگالہ وغیرہ کے جہان
کہ مسئلہ داتا کا چندریکا کا بہت مستعمل ہے اور یہہ امر کہ ایک حقیقت
ہزار مسایل سے بدل نہیں سکتی یہی مانی جاتی ہے غیر کو با وجود ہونے
بہتیجے کے گود لے سکتے ہیں بنارس اور اور جگہوں مین بہی جہان میمانسا
ناذر ہی ہے اور جہان کہ قاعدہ واسطے ممانعت کے بیشتر اکثر قانون کا

[illegible]

[illegible]

اس قاعدہ سے گود لینا غیر کا ناجائز نہیں

لکھا ہے اسطرح سے کہ نادرست کر دے ایک کام کو جو اوسکے برخلاف
ہو تو وہان بھتیجے یا کسی اور قریب رشتہ دار کا گود لینا ضرور نہین اور درستی اس
امر کی اگر حقیقت مین ہو چکا ہو اوس قاعدہ کی تعمیل پر منحصر نہین پسند متبنی کی
متبنی لینے والے کی خوشی طبیعت پر موقوف ہے پس دریافت ہوا کہ حکم
گود لینے اپنے سے بڈا کا جسمین بھتیجا ہی مقدم اور جو وہ نہون تو اپنے گوت سے
کچھ ایسا فرض نہین ہے کہ اگر خلاف اس حکم کے کوئی گود لے تو نادرست ہو یہہ
ضرور ہے کہ متبنی موافق مقرری رسوم کے بیچ نام اور خاندان گود لینے والے کے
داخل کیا جاوے جب متبنی بن چکا تو اوسکا دعوی ملک حقیقی خاندان پر جاتا رہتا
مگر وہ اپنے خاندان سے بالکل الگ نہین ہوتا شادی اور غمی وغیرہ مین وہ
بیگانہ نہین تصور کیا جاتا اور درجہ ممانعت کے واسطے بیاہ کے اسکے باپ مین
ویسے ہی رہتے ہین گویا کہ وہ کبھی علیحدہ نہوا تھا جس ملک پر وہ جانشین ہوا ہو
دوسرا اسکا اپنے خاندان کا کچھ دعوی نہین پہونچتا اگر ایک متبنی اپنی گود لینے
والے باپ کی ملک پر جانشین ہوا ہو اور لاولد مرجاوے تو اس ملک پر
اوسکے اصلی باپ کا دعوی شرعاً نہین پہونچتا بلکہ وہ اسکے گود لینے والے باپ
کی ملک ہوگی وہ متبنی سوائے استثنا مذکورۂ الصدر کے ہر صورت سے
گود لینے والے باپ کے گھر کا ایک آدمی ہوجاتا ہے اور وارث اسکے ملک کا
اسی طرح ہے سوائے صورت گود لینے کے اطرد وارث تنہا یا ایک
حصہ لینے سے اصلی باپ کے ملک مین خارج ہے اگر بعد متبنی لینے کے کوئی
بیٹا پیدا ہو تو یہ بشمول وارث ہوتے ہین لیکن متبنی بموجب قانون بنگالہ کے تہائی

اور موافق مسئلہ اور متقاموں کے چہارم حصہ پاتا ہے اگر دو نکاحی بیٹے بعد متبنی
کے پیدا ہوں تو حسب قانون بنارس کے ملک کے سات حصہ کرنے چاہئیں جسمیں
سے ہر نکاحی بیٹے چھ حصہ لیویں اور موافق قانون اور متقاموں کے پانچ حصہ کیے
چاہئیں جسمیں سے نکاحی بیٹے چار حصہ لیویں اور علی ہذا القیاس اسی اندازہ سے
جتنے نکاحی بیٹے بعد متبنی کے مولود ہوں اگر ایک بیوہ نے باجازت شوہر متوفی
لڑکا گود لیا ہو تو جو حق کہ پس ماندہ بیٹے کا ہوتا ہے وہی اوسکا ہے یہاں
تک اگر اوس بیوہ نے ملک شوہر کی بھی پیشتر از گود لینے کے فروخت کی ہو جسمیں
نقصان لڑکے کا متصور ہو تو وہ فروخت نادرست ہوگی الا اگر کسی بڑی
ضرورت کے لیے فروخت کری ہو   اگر ایک لاولد ہندو بنگالہ کا جسمیں حیات
باپ کے وفات پاوے مگر بہم اختیار متبنی لینے کے جو وہ باطلاع اور
رضامندی اپنے سسر کے کسی وقت پیشتر از اوسکے کسی اور مذ ولبست کرنے
ملک کے مطابق شرع کے پاس پیشتر پیدا ہونے تو اسکے گود لیے تو بہ سند وراثت
یا دلالت اوس متبنی کے حق کی مانع ہوگی   قواعد مرقومہ بالا اوس متبنی سے
تعلق رکھتے ہیں جو بطور دتا کا کے ہو لیکن ایک خاص قسم گود لینے کی اور ہے
اوسکو دوامی اشتاپوتا کہتے ہیں   اس صورت میں متبنی اپنے خاندان کا آدمی
تصور کیا جاتا ہے اور دونوں اصلی اور گود لینے والے باپ کی ملکات کا
حصہ لیتا ہے اور فرض ہر ایک باپ کا ادا کرنا ہوتا ہے   اشتاع والے
گود لینے کے لیے اس قسم میں غیر مستعمل ہے   یہ گود لینا یا خاص عہد
درمیان سب کے ممکن ہے کہ لڑکا دونوں باپ کا بیٹا رہے اس صورت میں

تبنی کو نی تیا د وا ئی امشا یو نا کہتے ہین یا جب موتر اشی او سکے اصلی باپ کے
گھر مین ہو چکی ہو تب اسکو انی تیا د وا ئی امشا یو ا کہتے ہین پچھلی صورتمین
رشتہ طرفین مین صرف تا دم زیست متبنی کے جا ری رہیگا او سکی اولاد پھر اصلی
کنبے کو پہر جا ئیگی د وا ئی امشا یو اکو سا نکا حی بیٹے کے باپ کو دلینے کے
متولد ہوا ہو نصف حصہ گو د لینے والے باپ کے ملک کا ملتا ہے در باب
عمر متبنی کے بہت تکرار او ر مباحثہ ہو چکا ہے او ر نہایت درست ا سے یہ
معلوم ہو تی ہے کہ کو ئی معین قاعدہ جو سب جگہ مستقل ہو سکے در باب
عمر کے جس سے اگے گو د لینا منع ہو نہین ہے جب تک پہلے رسم مو تر ا
شتی کی بموجب را ئی بعض کے اور زنار بندی کی بموجب را ئے ا ورون
اصلی باپ کے گھر مین نہو ئی ہو د اتا کا سی ما نسا مین وقت معین گو د لینے کا جسکے
بعد یہ امر نا ممکن ہے پانچ برس کی عمر ہے اگر موتر اشی درمیان پانچ
سال کے اصلی باپ کے گھر مین ہو ئی ہو تو متبنی بطور رشتی د اتا کا نہین ہو تا
بلکہ انی تیا د وا ئی امشا یو نا یعنی دو باپ کا بیٹا خیال کیا جا تا ہے یہ فقط
لب جگ کے جسکو پتر شٹی کہتے ہین ممکن ہے اسکے رو سے وہ
دو نو خاندان کا فرزند بنتا ہے سبب د اتا کا چندریکا کے لحاظ تین
قوم شریف کے وقت معین گو د لینے کا تا بہ زنار بندی ہے جسکو اوپنا
یو نکر ا کہتے ہین او ر یہہ بعوض موتر اشی کے جسکو چو ر اکر ا نا کہتے ہین عمل مین آتا ہے
قوم شو در مین وقت معین تا بیاہ کرنے کے ہے لیکن زنار بندی کی
صورت مین ا ور بیاہ دو سرے مین گو د لینے والے باپ کے گھر مین ہو جائے

کیا جاوے اوقات معینہ واسطے زنار بندی کے تین قوم شریف مین
مختلف ہین برہمنون مین تو عمر اٹھہ برس کی اسمین دونو باتین ہین خواہ
روز حمل سے خواہ روز ولادت سے چھتریون مین گیارہ برس کی عمر اور
ولیش مین بارہ ١٢ سال کی مگر اور بھی وقت دوسرے درجہ کے اس
بات مین ہین سنسکار زنار بندی ایک برہمن کی سولہ برس تک ابتدا پیچ حمل کے
ملتوی رہ سکتی ہے چھتریون مین بائیس ٢٢ برس تک بعد حمل کے اور
ولیش مین چوبیس ٢٤ برس تک یہہ جاننا چاہیے کہ جب یہہ رسم اپنیا
پوتا کی ایک بار ہو چکی ہو تو یہہ فورا مانع گود لینے کے ہو جاتی ہے عمل اسکا
جبکہ بیچ باپ موتر اشی کے پیش از عمر پانچ برس کے بموجب سند داتا
کامی مانا کے اسقدر باطل نہین ہو سکتا کہ بعد بنتر لیتی کے وہ رسم دوبارہ
کی جاوے چونکہ مختلف اضلاع ملک مین جمیع اسناد برابر معتبر ہین لیس باعث
فوقیت دینے ایک سند کا دوسرے پر چاہیے کہ اوپر مختلف دستورون کے
جو مختلف مقامون مین جاری ہین منحصر ہو بیچ صوبہ بنگالہ اور جنوبی ملکون کے
وقت معین واسطے گود لینے کے چاہیے کہ جو اونمین سے زیادہ محدود کیا
جاوے یہہ مطابق استعمال پسندیدہ کے ہے بنارس مین دانا کامی
نا جو وقت گود لینے کا محدود کرتا ہے عمل مین آتا ہے بموجب مائی
کہا کے جو مرہٹون مین بہت معتبر سند ہے تعداد عمر کی فقط اوس صورت مین
ہے جبکہ رشتہ داری ہو لیکن جبکہ رشتہ دار یا سگوترا کو گود لین تو بڑی
ہونا کتخدا ہونا یا کنبے والا ہونا کچہہ امر مانع نہین مثنی لامیہ جبانکہ لیلو

ستر گود لیتے ہین کوئی مانع بجز قومیت کے نہین یعنی قومیت طرفین کی یکسان
ہر کچھ عمر کی حد اور نہ کچھ شرائط واسطے ادائے رسوم کے ہین جنکے کرنے سے
باعث درمیان دونی تابیوری شنس تاکے ہیچ اس قسم کے گود لینے کے بیان
کہ ایک شخص اپنے بھائی بلکہ بہی اپنے باپ کو متبنی کر سکتا ہے لیکن وہ اور اسکی
اولاد بعد گود لینے کے آدمی اسیکے خاندان اصلی کے خیال کیئے جاتے ہین اور وہ
ورثہ اپنے کنبے کا اور گود لینے والے باپ کے کنبے کا لیتا ہے ایک اور
خصوصیت اسطرح کے متبنی کرنے مین یہہ ہے کہ اگر ایک بیوہ اسطرح سے
متبنی کرے تو وہ شوہر کا اوسکے متبنی نہین ہوگا گو اس امر کی اجازت شوہر نے
دی ہو خاص قبولیت اس شخص کی جسکو واسطے گود لینے والے کے حاصل
کرنے چاہیئے یہہ رشتہ داری کرتی ترہا بتیے کی جیسا کہ ابھی
مذکور ہوا تا بہ نسبت متبنی اور متبنی کرنیوالے کی رہتی ہے اسطرح کا متبنی
بیٹا گود لینے والے باپ کا پوتا خیال نہین کیا جاتا اور نہ متبنی کا بیٹا گود
لینے والے باپ کا پوتا خیال کیا جاویگا اور چونکہ بموجب باجبی اد
لیا کے وہ شمار مین نو اون ہی تو گود لینے والے باپ کے رشتہ دارو
کا وارث نہین ہوتا یہہ بات ابھی بیان ہو چکی ہے کہ جس شخص کو
پوتا یا بیٹے کا پوتا ہو تو اوسکو اختیار متبنی لینے کا حاصل نہین از روئے
کے اسکا نتیجہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص کا ایک بیٹا ہو اور
بیٹے متوفی کا بھی بیٹا ہو تو وہ پہلے کو گود دے سکتا ہے کیونکہ وہ
ایک ہی بیٹے کا باپ نہین خیال کیا جا سکتا کسو اسطیکہ متوفی

ایک شخص بیتے کو

جائز داری
وارث نہین ہوتا

بیٹا اسکی طرف علاقہ فرزندی کا بصورت رکہتا ہے اور قایم مقام برنے بیٹے کا ہے دانا کامی ان مین ممانعت واسطے گود دینے کے ہے جو صرف دو ہی بیٹے ہون مگر یہ نصیحت محض باز رکہنے کے لیئے ائی ہے کچہہ حکم قطعی نہین دو شخص ایک کو متبنی نہین کر سکتے اکثر یہہ لوگون نے خیال کیا ہے کہ دو بہائی ایکہی شخص کو گود لے سکتے ہین لیکن یہہ بالکل لغو ہے بسبب غلط فہمی متن مرقوم الذیل منو صاحب کے یہہ خیال لوپیدا ہوا ہے اگر کئی حقیقی بہائیون مین ایک بیٹا پیدا ہوا ہو تو صاحب موصوف بوسیلہ اس لڑکے کے اون سب کو باپ ایک لڑکے کا کہتا ہے مگر اس متن سے اختیار متبنی کرنے کا بہتیجے کو دیا تین بہائیون کو حاصل نہین البتہ ایک بہائی کا متبنی لڑکا سب بزرگون کی نذر و نیاز کر سکتا ہے اور اسی باب مین اونکی طرف بہی حق فرزندی بجا لاویگا مگر درصورت ہونے قریب وارث کے یہہ متبنی اپنے گود لینے والے باپ کے بہائیون کے املاک پر تصرف نپاویگا ایک اور بات جسمین بہت مباحثہ رہا ہے یہہ ہے کہ ایک متبنی بطور دتا کا کے خواہ بطور نسل خواہ جانب داری سے جانشین ہو سکتا ہے ازین ادہسم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ فیصلہ ہوا ہے کہ اوسکی جانشینی دونو صورت سے ممکن ہے یہہ سچ ہے کہ جیمونا داہانی دایا بہاگا مین دلایل لائے ہین کہ متبنی بطور دتا کا کے اپنے گود لینے والے باپ کے رشتہ دارون کے ملک پر جانشین ہو سکتا ہے لیکن بسبب اختلاف اس مسئلہ کے منن منو صاحب کیسے اسکی توقیر کچہہ نہین لیکن البتہ جاننا چاہیئے کہ اسطور کا متبنی کوئی دعوی شرعاً بندہو کے ملک پر نہین رکہتا

مثلاً ایک عورت جیسے ملک باپ کی ملی ہو شوہر کی اجازت سے لے پالک لے
تو وہ بعد وفات عورت کے مستحق اس ملک کا نہوگا اور درصورت نہونے
زیادہ قریب وارثون کے اُس عورت کے باپ کی برادرزادہ کو وہ ملک
ملی گی یہہ بات ایک مقدمہ مین جو صدر دیوانی عدالت نے غالباً فیصلہ کیا
معین ہو چکی ہے یہہ بات خوب ظاہر نہوئی کہ بیٹی کا متبنی بیٹا ورثہ جایداد
گود لینے والی ما کے باپ سے کسواسطے خارج کیا جاوے جبکہ بیٹے کے متبنی کا
حق جانب داری سے مانا گیا ہے یہان تک کہ نانا کو رشتہ دارون
مین سب ہندو قانون بنانے والے گنتے ہین لیکن متبنی پچھلی صورت مین ہوجاتا ہے پوتا
اپنے گود لینے والے باپ کے باپ کا اور صورت اول مین وہ نواسہ ہے
اختلاف رایے کا اس بات مین کہ آیا ایک شخص جو متبنی کیا گیا ہے موجب رسم
داتاکا کے خیال کیا جاوے وارث گود لینے والے رشتہ دارون کا نہین پیدا
ہوتا ہے بسبب اختلاف کے ترتیب شمار مین بیچ بارہ[۱۲] اقسام بیٹون کے
بعض واضع القانون کہتے ہین کہ منو نے داتاکا کو پہلے چھہ[۶] مین شامل کیا جو حقدار
وراثت جانب داری سے ہوتے ہین اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ منو نے اوسکو
چھہ[۶] اخیر مین ملایا جو صرف بموجب نسل کے وارث ہوسکتے ہین دوئی تانرنا
یا مین سب رائین بیان ہین اور اسکے مصنف نے اپنی رایے داتاکا کے حق مین
دی ہے بیچ ترجمہ سر ولیم جونز صاحب کے جو ائین منو کا کیا ہے داتاکا پہلے
چھہ[۶] مین شمار کیا گیا ہے اور بہت سے پنڈتون نے تمام ملک مین جیسے اس
باب مین صلاح ہوئی تھی جبکہ یہہ معاملہ سوپریم کورٹ مین پیش ہوا تھا اپنی

رائی یہہ دی کہ داتا کا حقدار وراثت کا جانبداری بیبے ہے یہہ بات
صاف ظاہر ہے کہ حین حیات ایک تبنی کے ایک شخص دوسرے کو تبنی
نہین کرسکتا داتا کامی مانا مین لکہا ہے کہ اپوترا یعنی بے فرزند وہ شخص
ہے جسکی کوئی بیٹا نہوا ہو یا جسکا بیٹا مرگیا ہو اور سوناکا کے متن مین بھی
مرقوم ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جایز ہے کہ جس شخص کو حقیقی بیٹا ہو
تو وہ نہین صرف

دھرم شاستر

باب ہفتم بیان نابالغی کا

اختیار گود لینے کا ہے درصورت مرجانے حقیقی بیٹے کے بیوی کو دی
سکتا بلکہ اگر تبنی مرجاوے تو دوسرے کو گود لینے کا بھی دیتا ہے اسکے
عوض مین اور یہہ بھی قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ اجازت شوہر کی بیوی کو واسطے
گود لینے کے درصورت ناچاقی کے درمیان اوس بیوی اور نطفے بیٹے شوہر زندہ
کے نامفید ہے اگرچہ اجازت درصورت وفات اوس بیٹے کے درست ہے
اس بات پر تکرار ہے کہ آیا ایک بیوہ جسنے باجازت شوہر تبنی
کیا ہوا اور وہ مرجاوے تو وہ دوسرے کو بے اجازت شوہر کے گود لے
سکتی ہے یا نہین بموجب مسئلہ داتا کامی مانا کے یہہ حرکت
محض خلاف شرع ہوگی مگر جگن ناتھ کہتا ہے کہ دوبارہ گود لینا ایسی

صورتمین درست ہوگا کیونکہ پہلے سے تو مطلب براری نہوی بموجب اسناد
کے جن پر بنگالہ اور بنارس مین اعتماد ہے بعد وفات شوہر کے عورت
کو اختیار تبنی لینے کا بشرطہ اجازت شوہر کے اوسکے حین حیات حاصل ہے
اور بموجب قانون اضلاع مغربی کے بعد وفات شوہر کے باجازت اوسکے
اقربا کے ان اسناد مین تکرار ہے کہ اگرچہ ایک عورت خود رسوم تبنی
کرنے کی نہین کر سکتی پھر بہی اگر وہ ذی علم برہمنون کی مدد مانگے جیسا کہ عشودر
ایسے وقت کرتے ہین تو کچھہ اعتراض کی جائے سخن نہین لیکن بموجب مسئلہ دی جس
بنیٹ کے جسکی توقیر متہی لاؤ مین ہے ایک عورت باوجود پیشتر حاصل کرنے
رضا شوہر کے تبنی بعد اوسکے وفات کے نہین لے سکتی بطور داتا کا کے اور
بسبب اسی قاعدہ ممانعت کے کرتریما کا گود لینے کا طور وہان عمل مین آیا ہے
اسطور مین کچھہ ضرورت رسوم کی اسکے اتمام کے لئے نہین اور فوراً
دینے والے کے دینے اور لینے والے کی قبولیت سے کامل ہوجاتا ہے
ہر ایک شخص وارث کی آسانی بہ اپنی تندرستی اور زندگی کے کرتا ہے اور
اسی سبب سے لوگ فقط وقت بیماری کے اجازت گود لینے کی اپنی بیویون کو دیتے
ہین لیکن متہی لا مین جہان کہ یہہ اجازت غیر مفید ہے شوہر خود گود لیتا ہے
اوس طور سے جو نہایت آسان ہے تا کہ حین حیات اوسکے رسم تبنی
کرنیکی پوری ہوجاوین اور اندیشہ اوس مقدمہ مین نہ ہے بنگالہ و بنارس
مین یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ بے پیشتر حاصل کرنے رضا شوہر کے عورت
بچہ گود لے اور نہ اپنا بیٹا بطور تبنی دے سکتی ہے مگر یہہ جایز نہین ہوتا

مسئلہ جگہوں بنگالہ اور بنارس کا

مسئلہ اصطلاح متوفی

مسئلہ تبنی کا

سبب تبنی کرنے کا [illegible]

[illegible]

ممانعت جو متہی لا مین جاری ہے واسطے عورت کے گود لینے کو بطور د ا تا کا
کے بھی باوجود پیشتر حاصل کرنے رضا شوہر کے جو مر گیا ہو اسکے گود لینے
کو بطور کری تریما کے بھی رہتی ہے اور اسطرح کا متبنی اسکے رسوم ست
کریگا اور اس عورت کے ملک خاص پر جانشین ہوگا اگرچہ اسکے شوہر متوفی
کے ملک پر نہین ہو سکتا صوبہ متہی لا مین یہہ بات نرالی نہین ہے
کہ شوہر ایک کری تریما بیٹا اور بیوی دوسرا متبنی کرے مین لیے
یہہ بات بطور قاعدہ کے بیان کی ہے کہ زمان حال مین متبنی لینا فقط بطور د ا تا کا
ہے
دو ا ئی اشیا لونا اور کری تریما طور سے جایز ہے لیکن اگرچہ یہہ کہا جا سکتا
کہ پیشتر تین اقسام متبنی کرنیکے جایز ہین پھر بھی اس قاعدہ مین استثنا ہو سکتا
ہے بسبب کسی خاص استعمال کے جسکا ہونا مدت مدید سے ثابت ہو
پس ظاہر ہوتا ہے کہ گا سن واسن اور عابد جو مجرد رہتے ہین لڑکے خریدنے
مین متبنی کرنیکو انھین بطور کرتیما یا فرزند خریدے ہوی کے اور کہ دستور بقرار
کرنے بھائیون کا اولاد پیدا کرنیکو متوفی کم قوت یا غیر حاضر شوہر کے لیئے اودیٹھ
مین جاری ہے اسطرح کا بیٹا کشترا جایا بیوی کا بیٹا کہلاتا ہے
اور بیشک یہہ تمام اقسام بیٹون کے حقدار میراث گود لینے والے
باپ کے چاہیئے ہون وہان جہان کہ قانون اس جگہہ کا اسطرح کی فرزندگی
کو درست رکھے زمان سابق مین درصورت نہونے بیٹے کے بیٹون کو فرزندی
مین اختیار کرتے تھے مگر یہہ دستور اب ممنوع ہے اور اقسام متبنی
لینے کے جو منو صاحب نے شمار کیئے ہین زمان حال مین بالکل متروک ہین پس

بحث اونکی خوبی یا برائی کی علیحدہ علیحدہ خلاف ارادہ اس کتاب کیے ہے

باب ہفتم بیان نابالغی کا

بموجب دھرم شاستر کے جیسا کہ بنارس اور متھلا مین جاری ہے نابالغی تا اتمام شولہ[16] برس کے رہتی ہے اور حسب مسئلہ بنگالہ کے انجام پندرہ[15] سال کا حد نابالغی کی ہے اگر باپ زندہ ہو تو وہ شرعی والی اپنی اولاد کا ہوگا جو باپ نہو تو والدہ یہہ عہدہ لی سکتی ہے لیکن جہان متھلی اور والایت مشتمل ہون تو والدہ وہان متھلی مین مطیع حکم اپنے شوہر کے اقربا کے بالضرور ہے اور ولی ذات صغیر کے اسی طرح بعضی امور مین جنکی اوسی قابلیت نہین مثلاً سبھا آوری مرسوم زنار بندی کی سربراہی بنکی باپ کے رشتہ دارون پر منحصر ہے درصورت نہونے والدہ کے برا بھائی طفل صغیر کا اوسکا والی ہو سکتا ہے جو یہہ نہو تو رشتہ دار باپ کے علی العموم حقدار عہدہ وصی کے ہین جو یہہ بھی نہون تو عہدہ وصی ما کے رشتہ دار کو ہوتا ہے بموجب درجہ نزدیکی کے مگر موافق قاعدہ کلیہ کے تقرر والیون کا حاکم کے اختیار مین ہے والی ہونا عورت کا خواہ نابالغ خواہ بالغ ہو تا باوسکے بیاہ کے اوسکے باپ سے متعلق ہے اگر اوسنے وفات پائی ہو تو اوس عورت کے نہایت قریب رشتہ دارون باپ کے سے تعلق کو رکھیگا بعد بیاہ کے عورت مطیع حکم شوہر کے خاندان کی ہے اول شوہر اوسکا والی ہے جو وہ نہو تو عورت کے

ضمیمہ دوم

نابالغی کی ... وراثت

ولایت باپ کا

ولایت ماں کا

پدری رشتہ دارون کا بیان

مادری رشتہ دارون کا بیان

تقرر اختیار حاکم وقت کے

والی ہونا عورت کا

است ...

بیٹے پوتے اور پڑپوتے درصورت نہونے انکے شوہر کے وارث علی العموم یا وہ جو حقدار اسکی وراثت کے بعد وفات عورت کے ہوسکین کے قابلیت والی ہونگی اوس عورت اور اوسکے مال پر رکہتے ہین جو شوہر کے وارث نہون تو اسکے باپ کے اقربا اسکے والی ہین جو یہہ نہون تو اوسکی ماکے قرابتی عورت حقیقت مین ہمیشہ ایک حالت اطاعت مین رہتی ہے حاکم وقت سے ہے ہر صورت مین حقیقی اور بڑا والی مال صغیر کا خواہ مرد ہو یا عورت قطع نظر اس سے کہ اصلی اور شرعی والی زندہ ہون یا نہون اور یہہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ بموجب قانون گورنمنٹ کے صغر سن تا انجام اٹھارہ سال کے ہے دربابِ اختیار والیون کے اوپر مال صغیر کے مین خیال کرتا ہون بہت غلط فہمی ہے از روئے قاعدہ اس مطلب کے جیسا کہ دہرم شاستر مین مندرج ہے مین سمجھتا ہون کہ قانون حامی صغیر دن کا ہے اور وہ حاصل رکہتے ہین سب چیز جو اونکے فوایدکی ہین اور کسی چیز مضر سے نقصان نہین پاتے جو جایداد لیتا ہے خواہ نزدیک خواہ دور ہو سلسلہ وراثت مین اوسپر ادائی قرض متوفی کا بموجب جایداد متروکہ متوفی کے بشرط بلوغ کے ضرور ہے لیکن جو وارث نابالغ ہو تو قرضخواہ کو تا اتمام صغر سن صبر کرنا چاہیے پیش از دست اندازی کرنے کے جایداد پر واسطے ادائی قرضہ کے اس شرط بموجب بیٹے کو قرض باپ کا مع اور ضروری قرض کے جو اوسکے صغر سن مین بسبب اس لڑکے کے لیا ہو دینا ہوگا موافق قانون بنارس کے ادا قرض باپ کا بیٹے پر فرض ہے خواہ وہ ملک چھوڑ مرا ہو یا نہو اور قرض دادا کا

سمی
وارث جنکی
ہین

دینا لازم ہے مگر سود اوسکے قرض کا دینا اوسپر ضرور نہین ہے یہہ قرض
ادا کرنا باپ یا دادا کے قرض کا درصورتیکہ اونکے مرجانیکے بعد اوسسے کچہہ
جایداد نہ ملی ہو بموجب دہرم کے واجب ہی اور نہ ازروی قانون کے
مقدمہ مفصلہ ذیل صرف تہوڑا عرصہ ہوا کہ صدر دیوانی عدالت مین پیش ہوا تہا
زید ایک رئیس زمیندار رنبگالہ نے ایک بیع نامہ ایک حصّہ اپنی جایداد کا واسطے
عمر کے بنایا اور عمر نے ایک علیحدہ قرار کیا کہ شئے مبیعہ قابل رہائی ہوگی روپیہ
واپس کرنے سے مع سود درمیان عرصہ ایک سال کے پیش از تمام ہونے
میعاد کے زید ایک بیوہ اور ایک متبنی صغیر لڑکا یا یون کہی کہ ایک لڑکا جو بعد
اوسکی وفات کے بیوہ نے اوسکی اجازت سے گود لیا تہا چہوڑ کر مر گیا *
درمیان چند روزہ عرصہ تمام ہونے میعاد کے جبکہ فروخت مضبوط اور ناقابل
استرداد کے ہو جاتی بیوہ نے بطور والی طفل صغیر کے کہین اور بکر سے روپیہ قرض
لیکر اوس سے عمر کا قرض ادا کیا اور رہن کو چہوڑایا عاریت دینے والے کو
ایک ویسی ہی دوسری بار کی فروخت اوسی زمین کی کی جو ایک وقت تہوڑی
مین چہوٹ سکے لیکن وہ وقت بغیر اوس عورت کے ادا کرنے کے گذر گیا
پس سوال اول یہہ تہا کہ آیا کس قاعدہ دہرم شاستر سے زمین
پر عمر کا مالک ہونا منع ہے جبکہ میعاد پہلی فروخت کی بغیر ادا کرنے کے
گذر گئی ہو دوسرا یہہ کہ اگر اسطرح کا قاعدہ تہا اور بیوہ نے واسطے ایک
وقت کے زمین کو بسبب دوبارہ شرطی فروخت کے بچایا ہو تو کیا وہ
حالت ضرورت نہ تہی اسطرح کی کہ یہہ حرکت عورت کی درست ہو صغیر کے

[illegible]

حق میں بسبب مفید ہونیکے   تیسرا یہہ کہ اگر باپ اپنی زمین میں سے ایک حصہ
فروخت کرے معہ شرط رہائی کے اور اوسکا وارث صغیر ہو اور اوسکو والی نہ
چھوڑا ہو تو بیع زمین کیا جاتی نہ ہوگی اسطرح سے کہ وہ پھر حاصل
ہوسکے   چہارم یہہ کہ درصورت صغیر ہونے وارث کے قرضہ باپ کے
ادا ہونا … ہے اور اگر نہ ہوتے ہیں وقت طلب کرنیکے وہی ہے

مضمون جواب پنڈتوں کا ہے اس باب میں مشورت ہوئی یہہ تہا کہ کوئی صورت
واسطے فروخت کے دریافت ہوئی تھی یہان تک کہ ملک متوفی کی شرعاً بیع
نہیں ہوسکتی تھی واسطے قرضہ اسکے بزرگون کے جب تک کہ وارث صغیر بلوغ کو
نہ پہونچے لیکن حکم واسطے مشتری کی دیا گیا اور دلائل مفصلہ ذیل عمل میں
آئین   اول یہہ کہ قرض کرنے کو شرطی فروخت باپ کے … میعاد مقرری
اور معمولی میعاد اشتہار کے بیچ … قرضہ ادا
کو ملتی   دوم یہہ کہ صحبت کرنی … ہوتی ہے کہ … اسوقت
وقت کے اور حاصل کرنا زیادہ وقت کا اچھا تھا واسطے فایدہ صغیر کے
جب کہ بغیر اسکے نیا قرض لینے کے بطور الی شرطی … قرضخواہ کو
پوری ہوئی تھی   سوم یہہ کہ بسبب غیر … دستور … القانون کے کوئی
غدر نابالغی کا مسموع نہ ہوتا اور نہ کوئی … تسلیم کیا جاتا … اسکا
نکالنے … کی اور اوسکی … کے واسطے … قرضہ
وارث … اپنی زمین …
سکتا ہو   اور اوسکا … فروخت … شرطی … ملک

کوئی اعتراض نہین ہوسکتی چہارم یہہ کہ اگر کوئی اور مسئلہ جاری ہوتا تو عدالت
کے لیے کا ہوا تو بہت سے سالہا ئی گذشتہ تک انتیری مین ڈالنا کیونکہ بہت
کم معاملہ فروخت کے ہین جہان وہ طور معاملہ کا جاری ہے جنمین بعضے بہت سے
متفق حصہ دارون مین سے نابالغ تھے جب فروخت کامل ہوگئی
اور اگر ادنکی نابالغی ایسی صورت مین ایک مزاحمت واسطے پورا کرنے
فروخت کے خیال کی جاوے اور واسطے جاری رکھنے کے معاملہ او اور
پندرہ سال تک تو اغلب ہے کہ ایسے معاملات بالکل منع ہو جاوین اور روپیہ
قرض لینا ناممکن ہوا الا زیادہ سخت شرطون سے بہ نسبت ابکی پنجم یہہ کہ مسئلہ
جسکی تائید عدالت نے کی ظاہر ہوا کہ جگن ناتہہ مفسر کی رائی کے مطابق ہے
اور سوائی اسیکے اگرچہ درباب قانون کے مختلف رائین ثابت ہون
مگر دستور اور استعمال مقرری چاہیے کہ غالب رہین مختصراً یہہ کہ اصلی
مسئلہ دھرم شاشتر کا اس مضمون پر کچھی ہو صاحبان عدالت کو پیروی
اسکی صرف بیچ مقدمات وراثت بیاہ قوم اور مذہب کے دستورون کے
ضرور ہے مقدمات قول و قرار مین نہین مقدمہ ہذا اسی قسم اخیر کا ہے بعض
جواب مین دلایل مذکور الصدر کے یہہ کہا جا سکتا ہے کہ بالفرض جایداد صغیر
کی سزاوار ترقی نہو تو وہ بیوہ کو کوئی ضرورت واسطے شرطی فروخت کے
نہ تھی یہہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بموجب قوانین انگریزی کے شرط
بیع کی نسبت صغیر کے کامل نہین ہوتی اور کہ وہ بروقت بلوغت کے رہن سے جدا ہو
سکتا ہے پس اسکا کچھہ مضایقہ نہین کہ آیا میعاد رہن کی قریب اتمام تھی

کسی عاریت دینے والے کو جو کہ ہون ہے رہن لینے مین جب مین قرضدار
کا حق اختتام پا سکتا ہے پیشتر تمام ہونے میعاد رہن کے — از روی کا
کسی متن کے وصی پر ادا کرنا قرض کا اب تک بھی کہین دریافت نہوا
دو متون کا تیانا اور نارد (۱۸۷ اور ۱۸۸) مین یہہ ہی کہ بعد وفات
باپ کے کسی صورت مین ادا کرنا اوسکے زر قرضہ کا بیٹون پر فرض نہین جو
بسبب صغر سن کے سر براہی اپنے امور کی نکر سکتے ہون — ہر وقت پورے
ہونے پندرہ سال کے بموجب اندازہ اپنے حصے کے ادا کرین گے والا عقبی
مین اونکا مقام خوفناک جگہ مین ہوگا — منو بھی اگرچہ وہ مطلق العنان ہو
مگر نسبت کوتاہی عمر کے ادا

دھرم شاستر

باب ہشتم بیان غلامی کا

نہ قابل ہونے سر براہی اپنے کامون کی وہ فور آزاد اسیطرے ادا قرضے کے
ناچار نہین کیا جا سکتا — یہہ دریافت ہوگا کہ جگن ناتھ شرح ان فقرون
کی مین فرق درمیان نابالغی اور طفولیت کے کرتا ہے اور یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ فقط
طفولیت کی صورت مین بیٹا ادا کرنے قرض باپ کے سے بری ہے لیکن متن اصلی مین
اپراتیا دیا زار ا ہے جس سے صاف یہہ مراد ہے کہ اوسکی عمر اسقدر
نہو جتنی واسطے سر براہی اپنے امور کے مقرر کی گئی ہے — پس دریافت ہو

اور بسبب نابالغی بیتے کے جایداد باپ کی بیچ ڈالے اور شخص لینے والا
وہ شخص بموجب شرع کے کچھہ اسمین بیچ اور اگر بیٹے قرضہ باپ کے
نہ دے سکتا ہے اور اگر قرضہ سابق کا جایداد موروثی سے ادا ہو سکے
بنسبت
صورتون مذکورہ سے کہ ایک شخص قابض ہو ملک کا انتقال سے لیکن وہی
کچھہ اوسمین سے واسطے پرورش صغیر کے فروخت کرسکتا ہے لیکن کوئی ضرورت
ممکن نہین کہ ہووا سطے فروخت کے ادا کرنے قرضہ صغیر کے باپ کا کیونکہ نسبت
لازم ادا قرضہ کی وہ چاہیے کہ نابالغ نہو اور نہ اس عہدہ مین کچھہ سختی
دریافت ہوتی ہے احکام قانون انگریزی سے سختی بہت زیادہ تر اوس
کرتی ہے اسواسطے کہ موجب اوسکی غیر منقولہ جایداد سے تمام قرضہ صرف
عہد و پیمان سے نہین دیا جاتا اگر یہ عہد وصیت نامہ مین نکیا ہو تمام ملک
غیر منقولہ از روی دھرم شاستر کے ایک قسم ہبہ کی ہے حق لڑکے بیٹے کا
برابر حق والد کے ہے بالفرض کہ ملک موروثی ہو اور یہہ بات نہایت نامناسب
ہے ایسی حال مین کہ نادانی باپ کی بیٹے کو تباہ کرے کیونکہ اوسے موجب
قانون اور دھرم کے اوسکا قرض دینا واجب ہے یہہ بات شاید منصفی کی ہو
کہ وقت واسطے طلب کرنے زر کے جب ادا کرنا ہے تا ہوشیار ہونے لڑکے
کے ملتوی رہے کہ اوسکو تمیز ادا کرنے قرضہ کا بدون اپنے نقصان کے حاصل
ہووے اس عرصہ مین صغیر جایداد کو الگ نہین کرسکتا اور قرضخواہ کی خاطر
خاطر جمعی سے ہے کہ جہان جایداد ہے اوسکا زر قرض معہ سود ملیگا خصوصا
رہن کے مقدمہ مین جسمین حاصل ملک عوض سود کے قرضخواہ کو مل سکتا ہے

[illegible]

اور اسمین لڑکون کیلیے نقصان نہین ہوتا اور دھرم شاستر کا قاعدہ
منسوخ ہوتا ہے کیونکہ حاصل ایک ایک قسم شرعی سود کی ہے جسے ہوتا
ایا یا سود لیب ہندو کہتے ہین پندتون سے ایک مقدمہ مین جو حال مین
عدالت مین فیصل ہوا ایسی بات پیدا ہونے تشریح قانون کے گفتگو ہوئی
اونہون نے جواب دیا کہ عورت جو لورا ثت اپنے باپ متوفی کے مال پر
قابض ہوئی ہو تو اوس ملک مین سے قرض اپنے شوہر کا نہین دے سکتی
الّا اوس صورت مین کہ اوسکا بیٹا عمر تمیز کو یا سولہ برس کی عمر کو پہنچا ہو اور اس
امر کی اجازت دے ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ بہ نسبت مقدمہ مرقومہ بالا کے
زیادہ مضبوط ہے اسواسطے کہ بیٹے پر ادا کرنا قرض باپ کا فرض ہے
قطع نظر اس سے کہ جایداد اوسے باپ سے ملی ہو یا نہو اس فیصلہ سے یہ قرار پایا
کہ وہ ملک جسکا وہ دعوی صرف توقع مین رکھتا تھا نہین جدا ہو سکتی واسطے
ادا قرضہ کے جب تک وہ بڑی عمر کا ہو یہ بھی مقرر ہوا ایک مقدمہ مین جو
بیچ بنارس مندراس کے فیصل ہوا تھا کہ اگر باپ وفات پاوے تو اوسکے بیٹے کو
قبل از پہونچنے سترہ برس کی عمر کے اوسکا قرض ادا کرنا کچھ ضرور نہین

باب ہشتم بیان غلامی کا

غلامی قوم ہنود مین منجملہ قوانین مذہبی کے شمار نہین کی جاتی سنہ ۹۸ اصلی میں صدر
دیوانی عدالت بلحاظ مقرری اور جایز استعمال غلامی کے ان صوبوں مین اپنی
راے یہ دیا ہو گی کہ فحوا ای قانون سے جو واسطے تعمیل دھرم شاستر

اور آئین محمدی کے مروج ہے استعمال اونکا رجع مقدمات غلامی
اگرچہ مطلب عبارت قانون مین صریحاً مندرج نہین بارہوین تاریخ ماہ اپریل ۹۸
کو یہ تاویل گورنر جنرل بہادر نے اجلاس کونسل مین منظور فرمائی اور اوسی وقت
یہہ بھی منظور کیا کہ قانون مذکور مین رجع مقدمات ازادی اور غلامی جسمانی کے کچھ حکم
صریحاً نہین پس اس مقام مین ایک انتخاب اس مطلب کا جو زیادہ تر شرح
الفاظ مین بہ نسبت الفاظ مستعملہ کولبرک صاحب کے نہین ہوسکتا کافی ہوگا
عبارت صاحب موصوف کی یہہ ہے کہ دہرم شاستر کا حقہ غلامی کو روا رکھتا
دہرم شاستر مین مختلف طور جس سے ایک شخص دوسرے کا ہووے
بتفصیل مذکور ہین اور اونکے اقسام موافق تفصیل ذیل کے یہہ ممکن ہین اول جو
کارزار مین اسیر ہوا ہو دوم جو غلامی اختیار کرے چند سببوں سے
(مثلاً روپیہ کے واسطے یا رحم معاش کے سبب تنگسالی مین) سیوم جو بعوض
ادائی قرض کے یا بطور سزا واسطے خاص خطاؤن کے چہارم ولاد
سے یعنی کنیز کی اولاد ہو پنجم بخشش ز رحمت یا انتقال سے جو آقا سے
اول دوسرے کو کر دیوے ششم یہہ کہ والدین اولاد کو بخش دین یا فروخت
کرین بموجب دہرم شاستر کے غلام اپنے آقا کی ملک مطلق ہے کیونکہ
اوسمین ذکر اس قسم کی ملک کا مویشی کی ذیل مین شامل روا رکھا ہے
غلام کی حمایت کے لیئے ایک بے رحم آقا کی بدسلوکی سے دہرم شاستر مین
کچھ تدبیر مرقوم نہین نہ کچھ معین اختیار آقا کی غلام کے جسم پر اور نہ کچھ
خاص حد اوسکے اختیار کی اور نہ تشریح اس امر کی کہ وہ اختیار جسم و جان

اپنی بھی رکھتا ہے کچھ اسمیں واضح نہیں   اگر یہہ بات ثابت ہو کہ ایک
شخص نے ایک بچہ کو چورا کر یا بہلا کر بعد ازان دوسرے کے پاس فروخت کیا یا
یہہ کہ ایک شخص نے دوسرے کو بزور و تعدی غلامی کی حالت مین لایا تو حاکم وقت
تب حکم آزادی ایسے غلام کا دے سکتا ہے   اگر آقا کوئی اور شخص آقا کی
اجازت سے ساتھ کنیز کے ہم بستر ہو پیش ازاوسکے بالغ ہونے کے تو حاکم وقت
اسے گنہگار پر فتوی نقدی جرمانہ کا جاری کر سکتا ہے لیکن کنیز کو آزاد نہین کر سکتا
جب کبھی کنیز سے لڑکا آقا کے نطفے سے تولد ہوا ہو تو وہ کنیز معہ لڑکے کے
آزاد ہو جاتی ہے اور حاکم وقت کو چاہیئے کہ اونکی آزادی جاری رکھے
بموجب پنڈتون صدر دیوانی عدالت کے جنہون نے زیادہ تر حسب اپنے دھرم کے
نسبت قانون کے اپنی رائے دی ہے درصورت نافرمانبرداری اور خطا غلام کے
آقا کو اختیار جسمی سزا دینے کا ساتھ رسی یا چھوٹی چھڑی یا تشہیر کے حاصل ہے
لیکن جو آقا اختیار سے زیادہ سزا دے یا زیادہ سخت سزا بہ نسبت مرقومہ
بالا کے اوسپر نازل کرے تو وہ قابل جرمانہ حسب تجویز حاکم وقت کے ہوگا یہہ بات
مطابق رائے کاتیانا کے جو جج رتناکار ادیواد اچینتامنی اور دوسری پوتھیون مین منقول
ہی ہے   آقا کو اختیار غلام سے خواہ مرد یا عورت ہو اور کام لینے کا بجز جاروب
کشی خانہ و دروازہ اور رستہ کے اور دور کرنے خاک و خاشاک اور نجاست کے
اور حاضر ہونے کے آقا پاس جب وہ طلب کرے اور جمع کرنے کے حاصل نہین
سوائی کامون مذکور الصدر کے اور سب کام پاک خیال کیئے جاتے ہین   اونہین
زیادہ ترکیب بیان کی گئی ہے اپنے بردہ کو سزا دے سکتا ہے   اگر خیانت

ایسی حرکت اوس سے صادر ہو تو وہ مستوجب نقدی جرمانہ کا سب تجویز حاکم وقت کے ہوگا ازروی دھرم شاستر کے غلام کو حق مالکیت بجز ملک حصولی بر لے رضا مندی آقا کے حاصل نہین اور نہ کوئی صورت خلاصی کی خصوصاً حسب صورتین غلام پیدائش سے ہو ازروئے [illegible] ذیل کے ایک یہہ کہ آقا خود بخود آزاد کر دے [illegible] غلام آقا کی جان بچا وے اس صورت مین وہ طلب خلاصی کا کر سکتا ہے اور حصہ ایک بیٹے کا مانگ سکتا ہے [illegible] حاملہ ہو اوس صورتمین وہ اور بچہ دونو [illegible] کوئی اولاد نکاحی نہو چوتھا یہہ کہ جو شخص واسطے [illegible] کے جا دین تو بعد دور ہونے اون بواعث کے وہ مستحق آزادی کے ہین مثلاً تفصیل سبھون جزو [illegible] کی یہہ ہے کہ وہ شخص یا [illegible] جرمانہ دھر آتے ہون یا کنیز سے ہم بستر ہوے ہون یا واسطے وجہہ معیشت کے غلامی اختیار کی ہو وہ لوگ جو کہ موروثی غلام ہین اور جو بموجب اوسی سند معتبر کے ہندوستان مین بیشتر ہوتے ہین اون پر [illegible] غیر منقولا ملک کی ہوتی ہے

تمت بالخیر

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible] [illegible] کو ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] جاری کی جائیں گی

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] جاری کی جائیں گی

[illegible] دو کتابیں [illegible] ایم اے، ایل ایل بی [illegible] جاری کی جائیں گی

۳- طلبا [illegible] کتابیں [illegible] ایک ہفتہ [illegible] جاری کی جائیں گی

۴- [illegible] کتاب [illegible] لیا جائے گا

۵- بشرط [illegible] کتابیں [illegible] کتاب [illegible]

۶- کتابیں [illegible]

۷- کتابوں [illegible] نقصان [illegible] کیا جائے گا

۸- قلمی نسخے [illegible] جاری نہ کیے جائیں گے۔ فقط